فاتح فرات

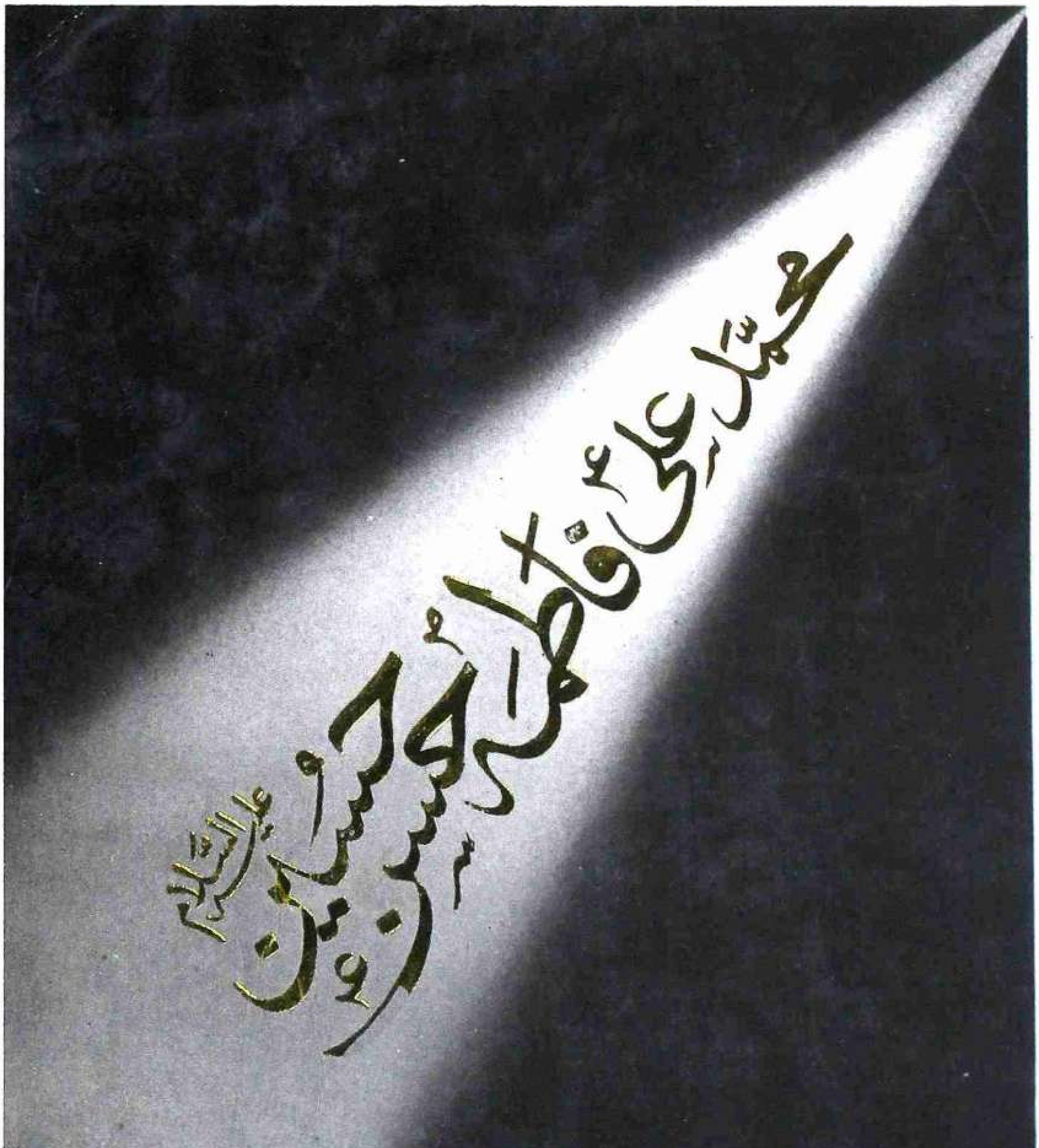

With Best Compliments From

PROMPT SERVICE IS OUR BUSINESS

NAYANI PLASTICS

Manufacturers of
All kinds of Plain & Printed Poly bags

C-116, Qadri Store, Kagzi Bazar, Karachi.
Pager # 8645

Mobeen Sajjad Hussain

NAJAFI BOOK LIBRARY
Managed by Khuwaja... Welfare Trust (R)
Shop No. 11 ... Heights.
...
Karachi, Pakistan

فاتح فرات

مجموعۂ مناجات

بندھے تھے ہاتھ رسن میں نہ کرسکی بھائی کا ماتم
پوچھے کوئی زہراؑ کی بیٹی سے کہ ماتم کیا ہے

Acc No. 19072 Date 29/01/04
Section شاعری Status
D.D. Class
NAJAFI BOOK LIBRARY

زیرِ سرپرست

سیّد مہدی حسینی

ایک سورۃ فاتحہ برائے ایصالِ ثواب
مرحومہ زینب غلام حسین
والدہ مہدی شاہ

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	نام عباسؑ وسیلہ ہے ہر دعا کے لئے	۷
۲	دربار ہے کاظمؑ کا جو مانگنا ہے مانگو	۸
۳	سب نے یہی کہا ہے اللہ بہت بڑا ہے	۸
۴	فریاد کو پہنچوں یہ ، امداد کو پہنچوں	۱۰
۵	کرم مانگتی ہوں دعا مانگتی ہوں	۱۲
۶	اے مادرِ مُطلق تو حاجت میری بر لا	۱۳
۷	اے مولا علیؑ اے شیرِ خُدا میری کشتی پار لگا دینا	۱۷
۸	اے شہہِ دُلدل سوار جلد مدد کیجیئے ۔	۱۹
۹	فریاد در پہ آپ کے لائی ہوں یا علیؑ	۲۰
۱۰	مُشکل کُشا علی میری مُشکل کو حل کرد	۲۰
۱۱	یا بنتِ نبی فاطمہؑ تشریف لے آؤ	۲۳
۱۲	بن کر سائل آئے ہیں در پہ تمہارے یا حُسینؑ	۲۵
۱۳	حاضری عباسؑ کی کرتے ہیں مِل کر مومنین ۔	۲۶
۱۴	حاضر ہیں حاضری میں ہزاروں کی حل عطا	۲۷
۱۵	حل کیجئے مشکل میری اب دیر ستم ہے	۲۹
۱۶	ہے عاشقِ سُبحان اِمام جعفر صادقؑ	۳۳
۱۷	مالک کیا ہے تُو نے جسے مشرقین کا	۳۶
۱۸	یا حضرت عباسؑ علمدار مدد کر	۴۲
۱۹	عباسؑ کٹے ہاتھوں کا اعجاز دکھادو	۴۵

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
۵۰	ابوالفضل کا ہے یہی آستانہ	۲۰
۵۱	مرتضیٰؑ ہے قلب ملت، اس کی دھڑکن ہے بتولؑ	۲۱
۵۳	جو مانگنا ہے تجھ کو قمر بنی سے مانگ	۲۲
۵۴	ماں فاطمہ زہرہؑ کا سفرا سجا ہے	۲۳
۵۶	ہم ہاتھ اٹھا کے مانگتے ہیں سیدہ کے پاس	۲۴
۵۹	یا علی مشکل کشا آپ سے فریاد ہے۔	۲۵
۶۰	اے بیٹی محمدؐ کی مدد کرنے کو آؤ یا فاطمہ زہرہؑ	۲۶
۶۲	شبیرؑ تمہیں اپنا علمدار مبارک	۲۷
۶۳	اب سر پہ مرے ٹوٹ پڑا کوہ الم ہے	۲۸
۶۷	ہوں میں حیراں بہت اے نائب حیدر مدد دے	۲۹
۷۱	اے راحت جان اسد اللہ مدد کر	۳۰
۷۴	بانی ہے جو مجلس کے شامل ہے جو مجلس میں	۳۱
۷۵	کرتے ہیں لوگ بازوئے سرور کی حاضری	۳۲
۷۶	طوفان کی خطرناک ہواؤں سے بچانا عباسؑ علمدار	۳۳
۷۷	مشکل میں اُن کی کیجئے امداد یا علیؑ	۳۴
۸۰	سو راگ تشنگئ شوق پا گئے عباسؑ	۳۵
۸۰	جانِ دین عباسؑ ہیں جانِ وفا عباسؑ ہیں	۳۶
۸۱	ہے خوشا قسمت یہ حُسن انتظام عباسؑ کا۔	۳۷
۸۲	صلوٰۃ و سلام عباسؑ پہ ہو مشکل کر دحل عباسؑ علی صلوٰۃ	۳۸

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۳۹	عباسؑ جانِ مرتضیٰؑ باب الحوائج المدد	۸۳
۴۰	یا حضرت عباسؑ مدد کے لئے آؤ شبیرؑ کا صدقہ	۸۴
۴۱	عبّاس کی وفا کو کیا پوچھتے ہو ہم سے	۸۵
۴۲	عباسؑ علیؑ شہ کو ایک پل نہ جُدا کرنا	۸۶
۴۳	تشنہ لب دریا پہ سقّا رہ گیا	۸۷
۴۴	عباسؑ کو علیؑ کی نیابت پہ ناز ہے	۸۸
۴۵	غریبوں کا والی علیؑ ہے علیؑ ہے	۹۰
۴۶	کہدے تو صبا حیدرؑ کرار سے جا کر	۹۳
۴۷	آفت میں ہوں پھنسا مجھے مولا بچایئے	۹۴
۴۸	مبتلائے غم دلِ ناشاد ہے	۹۹
۴۹	پیدا کئے ہیں نور سے حق نے یہ پنجتن	۱۰۰
۵۰	یا رب شفیعِ عرصۂ محشر کا واسطہ	۱۰۴
۵۱	یا شاہِ خراساں میری امداد کو پہنچو یا ضامن وثامن	۱۰۶
۵۲	ہوا نجف کو اگر ہو جانا	۱۰۷
۵۳	میرے مولا مجھے دو سہارا	۱۰۹
۵۴	اے خالقِ آفاق و خُداوندِ سماوات	۱۱۲
۵۵	ملتی ہے بھیک مولا تیرے حضور سے	۱۱۶
۵۶	عباسؑ کے حضور میں نذرانہ لائے ہیں	۱۱۷
۵۷	یا حیدرِ کرّارؑ حاجت کے طلب گار ہیں ہم، یا حیدرِ کرّار	۱۲۰

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۵۸	لو مومنوں کو اپنی حفاظت میں یا حسینؑ	۱۲۰
۵۹	مومنو! رو کے پکارو پنجتن آؤ مدد کرو	۱۲۱
۶۰	اے خُدا تجھ کو رسولِؐ دوسرا کا واسطہ	۱۲۲
۶۱	بابا نے ترے اُمّت عاصی کو بچایا	۱۲۳
۶۲	ہم نام ذوالجلال کی توقیر کی قسم	۱۲۸
۶۳	خود جو نسبت حیدرِ کرار سے ہے	۱۲۹
۶۴	زینبؑ کو فاطمہؑ کی نیابت پہ ناز ہے	۱۳۱
۶۵	فاطمہؑ کی لاڈلی کیا کیا ستم سہ کر گئی	۱۳۲
۶۶	فاتح شام پیغمبر کی دلاری زینبؑ	۱۳۳
۶۷	یہ ہے جناب خاتونِ جنّت کا واقعہ	۱۳۵
۶۸	مشکل کشائی کیجئے یا صاحب الزماں	۱۳۹
۶۹	مولا کی بارگاہ میں گنہگار آئے ہیں۔	۱۴۰
۷۰	یا کردگار تجھ کو پیمبر کا واسطہ	۱۴۱
۷۱	لحد میں روشنی کے واسطے سامان لائی ہوں	۱۴۳
۷۲	یا فاطمہ زہرہؑ میری امداد کو آؤ	۱۴۳
۷۳	یا حضرت زہراؑ اپنے امداد کو آؤ یا فاطمہ زہرہؑ	۱۴۴
۷۴	قمر بنی ہاشم کے روضے پہ جا کر	۱۴۵
۷۵	آئے ہیں گنہگار علمدار کے آگے	۱۴۷
۷۶	قمر بنی ہاشم کی حاضری رکھی ہے	۱۴۹

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۷۷	آقا میرے ہیں مولا میرے ہیں صدقے جاؤں	۱۵۰
۷۸	یارب دعا قبول ہو زینبؑ کا واسطہ	۱۵۲
۷۹	در پہ تمہارے آئی ہوں بی بی میری زینبؑ	۱۵۳
۸۰	بھائی پہ صدقے ہوگی میں آپ پہ قربان	۱۵۳
۸۱	خدائے برتر بنی اکرم سکینہؑ بی بی	۱۵۴
۸۲	ذیابیطس کے مریض کی دُعا	۱۵۵
۸۳	مناجات جعفر جن	۱۵۶
۸۴	دِل کے امراض سے بچنے کی دعا	۱۵۷
۸۵	معجزہ جناب سیدہؑ	۱۵۸
۸۶	معجزہ حضرت امیرالمومنین علیؑ	۱۶۹
۸۷	معجزہ حضرت اِمام جعفر صادقؑ	۱۷۸
۸۸	معجزہ باب الحوائج حضرت اِمام کاظمؑ	۱۸۲
۸۹	معجزہ حضرت عباسؑ علمدار	۱۸۶
۹۰	دُعائے حاجات	۱۹۰

مناجات

نامِ عباس وسیلہ ہے ہر دُعا کے لیے
اسمِ اعظم ہے یہ مومن کی التجا کے لیے

منشاء زہرا ارادہ علی حکم جلی
ثانی جعفر طیّار ہے غیرت کا ولی
خود چنا خالقِ اکبر نے ہے وفا کے لیے

خون اسد اللہ کا جوہر ہے یہ عباس علی
کعبۂ صدف کا گوہر ہے یہ عباس علی
خاص تحفہ ہے خدا کا یہ مرتضیٰ کے لیے

باب پہ شیر شہادت کے جو بھی آئے گا
جو بھی مانگے گا قسم حق کی مل جائے گا
چشمہ فیض ہے یہ گھر ہر اک عطا کے لیے

کوئی مانے یا نہ مانے یہ ہے ایمان میرا
نام عباس تو بخشش کا ہے سامان میرا
نسخۂ کیمیا ہے نام یہ اک شفا کے لیے

دید کرتی یوں علم پر تو سانس رکتا ہے
یاد آجاتا ہے غازی مجھے یوں لگتا ہے
اب بھی روتا ہے یہ زینبؑ تیری ردا کیلئے

مناجات

دربار ہے کاظم کا جو مانگنا ہے مانگو
رحمت کا ہے خزانہ جو مانگنا ہے مانگو
اُمید لے کے آئے مہمان بن کے آئے
جعفر کے ہیں دلارے جو مانگنا ہے مانگو
دل کی تمنّا پوری رہ جائے نہ اُدھوری
پھیلا کے ہاتھ دونوں جو مانگنا ہے مانگو
محتاج فقیر آئے کوئی غریب آئے
بھر دی ہے سب کی جھولی جو مانگنا ہے مانگو
جگمگاتی یہ زری ہے پروانہ ہیں شمع پر
دکھیوں کی یہ جگہ ہے جو مانگنا ہے مانگو
روضہ دکھاؤ مولا ہم کاظمین آئے
زوّارِ لقب دے دو جو مانگنا ہے مانگو
سائل تمہارے در پہ آئے ہیں موسیٰ کاظم
خوش ہو کے در سے لوٹے جو مانگنا ہے مانگو

مناجات

سب نے یہی کہا ہے اللہ بہت بڑا ہے
قرآن میں لکھا ہے اللہ بہت بڑا ہے

اتنا کریم ہے وہ اتنا رحیم ہے وہ
اے بد نصیب بندے تجھ کو خبر نہیں ہے
اس کے کرم پہ گویا تیری نظر نہیں ہے
انسان ہوش میں آ نادان ہوش میں آ
کرلے خطا سے توبہ وہ تجھ کو بخش دے گا
مایوس کیوں کھڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے
باندھے کفن یہ لے کے شبّیر گھر سے نکلے
بیمار بچّی اُن کی دامن پکڑ کے بولی
میں صدقے جاواں بابا چھوڑو نہ مجھ کو تنہا
مظلوم ابنِ حیدر بولے یہ اشک پی کر
جاتا ہے کون لے کر بیمار کو سفر میں
اے میری بچّی تجھ کو راحت ملے گی گھر سے
چاروں طرف ہے صحرا چھایا ہوا اندھیرا
میں جانتا ہوں بیٹی کوئی نہیں ہے تیرا
لیکن مجھے پتہ ہے اللہ بہت بڑا ہے
گو ہوا ہے ایسا اِس آرزو میں سکینہ
کب آئے گا بلاوا کب جاؤں گی مدینے
جب ہجر میں نبی کے دشوار ہو گا جینا
طوفاں میں چھوڑ دوں گی یہ کہہ کے میں سفینہ
ارشادِ مصطفیٰ ہے اللہ بہت بڑا ہے

مناجات

فریاد کو پہنچو پہ، امداد کو پہنچو
یا موسیٰ کاظم
حسنین کا صدقہ میری بگڑی کو بناؤ
یا موسیٰ کاظم
جو فکر و مصیبت میں پریشان ہو ہر حال
ہر چشم میں رُسوا
صدقہ شہہ مظلوم کا روزی پہ لگاؤ
یا موسیٰ کاظم
ہر اک کی اولاد پھلے پھولے رہے شاد
اور ہوئے نیک و کار
شاہ عمر و دولت و اقبال بڑھاؤ
یا موسیٰ کاظم
اولاد نہ ہو جن کے وہ ہو صاحبِ اولاد
گودی بھی ہو آباد
پھر سایۂ ماں باپ میں پروان چڑھاؤ
یا موسیٰ کاظم
ہوں لڑکے یا لڑکیاں جو بن بیاہ کے آقا
ہوں شادیاں سب کی
قاسم کی قسم اِن کو دُلہن و دولھا بناؤ
یا موسیٰ کاظم

ہر اک سہاگن کا سلامت رہے والی

ناصر و عالی

زینب کے تصدّق سے سہاگ اس کا بچاؤ

یا موسیٰ کاظم

کل مومنوں کی عقدہ کشائی کرو پیہم

اے حافظ و عالم

ہر اک مصیبت سے ہمیں آ کے چھڑاؤ

یا موسیٰ کاظم

ہم گھِرے ہیں طوفان میں اور رنج و الم میں

دُکھ درد و ستم میں

صدقہ علی اکبر کی جوانی کا بچاؤ

یا موسیٰ کاظم

ہے التجا یہ آپ سے مولا کنیز کی

زوّار بناؤ

تُربت دکھاؤ فاطمہ کے نورِ عین کی

یا موسیٰ کاظم

مُحتاج تنگ دستی سے دل تنگ ہے مولا

پھیلاتی ہوں دامن

درگاہِ خُدا سے درِ امید دلاؤ

یا موسیٰ کاظم

جتنے ہیں مریض مومنوں کو جلد شفا دو

دُکھ درد مٹاؤ

سجاد کا ہے واسطہ اعجاز دکھاؤ
یا موسیٰ کاظم
مسلم بیچارے قید میں ہے اُن پہ نظر ہو
لِلّٰہ کرم ہو
فرزند علی آکے تم زنجیر کو چھوڑ آؤ
یا موسیٰ کاظم
تکلیف مسافر کو بھی ہو نہ سفر میں
ہر شام وسحر میں
گھر خیر سے پھر آکے عزیزوں سے ملاؤ
یا موسیٰ کاظم

بارگاہِ الٰہی میں

کرم مانگتی ہوں دُعا مانگتی ہوں
الٰہی میں تجھ سے دُعا مانگتی ہوں
عطا کر تو شانِ کریمی کا صدقہ
دلا دے الٰہی رحیمی کا صدقہ
نہ مانگوں گی تجھ سے تو مانگوں گی کس سے
تیری ہوں تجھ ہی سے دُعا مانگتی ہوں

الٰہی تجھے واسطہ پنجتن ؑ کا
ہو شاداب غنچہ دلوں کے چمن کا
یہ دامن ہمارے مُرادوں سے بھر دے
کرم کی نظر سے دُعا مانگتی ہوں

جو مفلس ہیں ان کو تو دولت عطا کر
جو بیمار ہیں اُن کو صحت عطا کر
غریبوں پہ تو رحم کر یا الٰہی
مریضوں کی خاطر شفا مانگتی ہوں

الٰہی ہمیں شاد و مسرور رکھنا
بلاؤں سے ہم کو صدا دُور رکھنا
پریشانیاں ہم کو گھیرے ہوئے ہیں
پریشانیوں سے پناہ مانگتی ہوں

ہُوا ہے نہ مایوس تیرا سوالی
نہیں تیرے در سے پھرا کوئی خالی
نہیں التجا ایک میری ہی خاطر
میں سب کے لیے یہ دُعا مانگتی ہوں

بہ حقِ علی و بہ حقِ پیغمبر
بہ حقِ بتول اور شبیّر و شبر
قسم تجھ سے دِلی مُدعا مانگتی ہوں
قسم چودہ معصوم کی دے کے یارب
کرم مانگتی ہوں دُعا مانگتی ہوں
الٰہی میں تجھ سے دُعا مانگتی ہوں

اے قادر مطلق

اے قادرِ مُطلق تو حاجت میری برلا
ہے واسطہ سرور کا اور زینب کا خُدایا

میں مدح خواہ ہوں ان کی جو ہیں دُخترِ امام
اے بادِ صبا عرش تک پہنچے میرا پیغام
مقبول میری مدح ہو اے خواھرِ امام
ہو باعثِ نجات میری حشر کے ہنگام
اے قادرِ مُطلق

اب نام خذادی کا میری لینے سے پہلے
بس رُعب سے تھراتی قلم اور زبان ہے
تعظیم کر رہی ہیں میرے دل کی دھڑکنیں
ہر سانس منتظر ہے اسی مدح کے لیے
اے قادرِ مُطلق

ہے نام خذادی کا میری ثانی زہرا
خاتونِ قیامت کی وہ ہے آنکھوں کا تارا
اُس باپ کی زینت ہے جو ہے علم کا دریا
بھائی حسن حسین کے وہ دل کا سہارا
اے قادرِ مُطلق

تعلیمِ رضامندیٔ ربّ ماں سے لیا تھا
بابا علی نے علم کا میراث دیا تھا
اخلاقِ حسن کا وہ مجسّم تھی نمونہ
ثابت قدمی حق یہ توُ نے شبّیر سے سیکھا
اے قادرِ مُطلق

اُس صبر پہ مخلوق پکاری تیرے صدقہ
تطہیر کی آیت بھی پکاری تیرے صدقہ
احمد کی رسالت بھی پکاری تیرے صدقہ
حیدر کی امامت بھی پکاری تیرے صدقہ
اے قادرِ مُطلق

ارواحِ انبیاء کی صدا تھی تیرے قرباں
صد مرحبا احمد کی نواسی تیرے قرباں
اسلام پکارا میری حامی تیرے قرباں
قرآن پکارا میری حافظ تیرے قرباں
اے قادرِ مُطلق

کیا مجلسِ حسین تھی دربار سے پوچھو
ذاکر تھا کون عابدِ بیمار سے پوچھو
خطبہ کا اثر کوفہ کے بازار سے پوچھو
کیوں اشک ٹپکتے تھے ستمگار سے پوچھو
اے قادرِ مُطلق

ہوئے نصیب مجھ کو پیغمبر کی زیارت
یارب مجھے نصیب ہو سرور کی زیارت
عباسؑ ابنِ ساقیٔ کوثر کی زیارت
ہوئے نصیب زینبِ مضطر کی زیارت
اے قادرِ مُطلق

دو لال کیے نذرِ خدا دین کی خاطر
اکبر کا بھی تو داغ سہا دین کی خاطر
اصغر کے غم میں صبر کیا دین کی خاطر
شبّیر کو دی رن کی رضا دین کی خاطر

اے قادرِ مطلق

مولا کو اپنے ہاتھوں سے گھوڑے پہ بٹھایا
صبرِ بہن پہ بھائی نے تب اشک بہایا
ماں جائے نے جب آخری تسلیم بجایا
تعظیم سے خواہر نے سر و چشم جھکایا

اے قادرِ مطلق

پہنچے سلام میرا شہنشاہِ اُمم کو
شاہِ شہیدِ راہ خدا شاہ ضمن کو
مولا کو اور اس کی عزادار بہن کو
احمد کی نواسی کو گرفتار محن کو

اے قادرِ مطلق

بعدِ شہادتِ شہِ دیں وہ ستم ہوئے
زینب پہ ٹوٹ ٹوٹ کے کوہِ اَلم گرے
خیموں میں آگ بازو میں انکے رسن بندھے
کیا صبر تھا جو صبر پہ پتھر بھی رو دیئے

اے قادرِ مطلق

دربارِ حسینی میں ہماری ہے اِلتجا
صابر بہن کا واسطہ دو دِل کا مُدعا
ناچیز گنہگار ہوں اے میرے آقا
عزّت بھی ہو جہاں میں حاجت بھی ہو روا اے قادر مطلق

مناجات

اے مولا علی اے شیرِ خدا میری کشتی پار لگا دینا
تم نے سنی فریاد سبھی کی تم نے مدد کی بندوں کی
اب میری بھی سُن لو بہرِ خُدا میری کشتی پار لگا دینا

تم نے درِ خیبر کو اکھاڑا دین کا جھنڈا گاڑ دیا
اسلام کو روشن تم نے کیا میری کشتی پار لگا دینا

پیدا ہوئے اللہ کے گھر میں پائی شہادت مسجد میں
کیا شان تمہاری صلِّ علیٰ میری کشتی پار لگا دینا

حق نے تمہیں تلوار عطا کی دختر دی پیغمبر نے
ہم تم پہ فدا محبوبِ خدا میری کشتی پار لگا دینا

جان بڑی مشکل میں پڑی ہے آؤ مدد کو شیرِ خُدا
کہتے ہیں سب مشکل کشاء میری کشتی پار لگا دینا

ولیوں کے سردار تمہیں ہو دینِ نبی کے حامی ہو
اللہ کے پیارے شیرِ خُدا میری کشتی پار لگا دینا

With Compliments From

CLEVEDON

T.C.M. SPARES (PVT.) LTD.

OFFICE :

C. L. 9/101 Dr. Ziauddin Ahmed Road, Civil Lane,
Karachi-75530 (Pakistan)

FACTORY :

Plot No. 3-B, Sector 17, Karachi Industrial Area, Karachi-Pakistan.

KODWAVWALA # 202681

یا علی مدد کیجئے

اے شہہ دُلدل سوار جلد مدد کیجئے
آئی ہُوں اُمیدوار جلد مدد کیجئے

قومِ نو میری کے ربّ کیجئے جلدی مدد
سہتی ہوں رنج و تعب کیجئے جلدی مدد

آپ ہیں مشکل کُشا آپ کا ہے آسرا
کس سے کہوں حالِ زار جلد مدد کیجئے

خاصۂ غفّار ہو ، خلق کے مختار ہو
اے شہہ خیبر کُشا ، جلد مدد کیجئے

آپ ہیں شاہِ عرب آپ سے راضی ہے ربّ
آپ کو ہے اختیار جلد مدد کیجئے

واسطہ اُس شاہ کا شام میں جو قید تھا
دوشِ نبی پہ سوار جلد مدد کیجئے

سخت یہ مشکل پڑی آیئے حضرت علیؑ
دل ہے بہت بے قرار جلد مدد کیجئے

یا علیؑ فریاد ہے ، یا نبیؐ فریاد ہے
دیجئے جلدی مُراد جلد مدد کیجئے

بارگاہِ مولا علیؑ

فریاد در پہ آپ کے لائی ہُوں یا علی
سُن لیجئے فلک کی ستائی ہُوں یا علی

اندوہ وغم کی چار طرف چھائی ہے گھٹا
شکوہ یہ کرنے آپ سے آئی ہُوں یا علی

عباس کے ہیں دستِ بریداں کی دوں قسم
رنج وغم والم کی ستائی ہُوں یا علی

مشکل میں آپ سُنتے ہیں اکثر کنیزوں کی
اس واسطے میں آپ تک آئی ہُوں یا علی

دل کی مُراد لیکے میں جاؤں گی شاد شاد
ارمان اپنے دِل میں یہ لائی ہُوں یا علی

دے دے کے خُونِ شاہِ شہیداں کا واسطہ
آؤ مدد کو کہنے یہ آئی ہُوں یا علی

بارگاہِ حضرت علی علیہ السلام

مُشکل کُشا علی میری مُشکل کو حل کرو
وقتِ مدد ہے آج مدد بر محل کرو

بے کل ہے میرا جی میرے مولا سو حل کرو
ہے ناخوشی زیادہ خوشی سے بدل کرو
مشکل میں آپھنسی ہوں یہ مشکل سہل کرو
آئی ہوں بخشنے کی نظر ایک پل کرو
مُشکل کُشا علی

لاچار ہوں مدد میری یا مرتضےٰ کرو
مشکل کُشائی میری برائے خدا کرو
بحرِ رسول آج مدد برملا کرو
بنتِ نبی کے واسطے حاجت روا کرو
مُشکل کُشا علی

دشمن بہت ہیں اور یہاں ایک تن ہوں میں
حاکم ہے سر پہ سخت غریب وطن ہوں میں
دل میں کلک غضب ہے شکستہ دہن ہوں میں
کہتی جنابِ پاک سے اب یہ سخن ہوں میں
مُشکل کُشا علی

پہنچو میری مدد کو پیغمبر کا واسطہ
صدقہ حسن حسین کا اکبر کا واسطہ
قاسم کا واسطہ علی اصغر کا واسطہ
بنتِ رسول فاطمہ اطہر کا واسطہ
مُشکل کُشا علی

گھیرا ہے دشمنوں نے ستاتے ہیں نابکار
سختی بہت ہے جی پہ کلک دِل پہ بے شمار
آزردگی کو دُور کرو بحر کردگار
کرتی ہوں عرض خدمتِ عالی میں بار بار
مشکل کُشا علی

دشمن سے مجھ کو بچاؤ مرتضےٰ علی !
دل کا کلک مٹایئے شیرِ خدا علی
ہے نامِ پاک آپ کا مُشکل کُشا علی
اِس واسطے یہ عرض ہے فدوی کی یا علی
مُشکل کُشا علی

فرمایئے خیال ذرا میرے کام پر
سختی بہت ہے آج تمہاری کنیز پر
سو جان سے نثار ہُوں حیدر کے نام پر
تکیہ کیا ہے آج فقط اِس کلام پر
مُشکل کُشا علی

جو کچھ کے آج گزُری ہے دل پر میرے یہاں
تم آپ غیب داں ہو نہیں حاجتِ بیاں
آفت میں آ پھنسی ہُوں بچاؤ شہہ زماں
ہر دم یہی سخن ہے یہی وِرد بر زباں
مُشکل کُشا علی

آفت سے سینکڑوں کو چھُڑایا ہے آپ نے
مُشکل میں ہر کسی کو بچایا ہے آپ نے
روتے ہُوئے کو جلد ہنسایا ہے آپ نے
ٹھوکر سے میتّوں کو جلایا ہے آپ نے
مُشکل کُشا علی

یا مرتضےٰ علی مجھے شرمندگی نہ ہو
شرمندگی جو ہوئے تو پھر زندگی نہ ہو
غیروں کے سامنے غرض افگندگی نہ ہو
ہر حال میرے حال پر افسردگی نہ ہو
مُشکل کُشا علی

بخش دو مجھ پہ فاطمہ زہرا کے نام سے
رکھ لیجئے آبرو میری اللہ کے نام سے
اب اے کنیز امید ہے مولا کے نام سے
کہتی ہوں برملا میرے آقا کے نام سے
مشکل کشا علی

بارگاہِ جناب فاطمہؑ

یا بنتِ نبی فاطمہ تشریف لے آؤ
بیٹھے ہیں عزا دار عزا خانہ میں آؤ
وقت ہو چکا مجلس کا تشریف لے آؤ
عرض قبول کیجئے تشریف لے آؤ

کہتے ہیں عزا دار یہاں آئیں گی زہرا
ممبر پہ خطبہ ہو گا شہیدوں کا تذکرہ
جنّت یہ گھر ہو جائے گا اور فرش حریرا
آئیں گے ملائک یہاں سننے کو تذکرہ

ہم نے دھری ہے سامنے شبیر کے نظر
ہو دیر نہ آنے میں پئے اکبر و اصغر
اور وہ زری ہے سامنے فرزندِ پیغمبر
بحرِ حسن حسین کرد لطف کی نظر

عباس کے علم سے لپٹ کر کے روئیں گے
مل کر کے یا حُسین کی آواز دیویں گے
ماتم کی صف بچھائیں گے اور خُوب رُوئیں گے
یادِ حُسین سے کبھی غافل نہ ہوئیں گے

پیاسے تھے کربلا میں جو سہ روز تک اِمام
اس یاد میں شربت کا کیا ہم نے انتظام
در پہ سبیل کا ہے کیا پُورا اہتمام
پیاسا نہ گزُرے کوئی بھی اس در سے خاص و عام

یا مادرِ شبّیر نہ اب دیر لگاؤ
بیٹھے ہیں انتظار میں تشریف لے آؤ
ہے تم کو قسم قاسم و عباس کی آؤ
زینب کا واسطہ ہمیں دیدار دکھاؤ

ہم واسطہ دیتے ہیں شہِ مشرقین کا
اور واسطہ ہے فاتحِ بدر و حُنین کا
کر دو سبب مُحبّوں کے آرام و چین کا
مل جائے ہم کو صدقہ حسن و حُسین کا

زینب کا واسطہ ہمیں کچھ درد و غم نہ ہو
جو جو کہ ہیں بیمار اُنھیں جلد شفا ہو
لا ولد کو اولاد ہو اور رفع بلا ہو
بس اِک غمِ حُسین سے دل سب کا بھرا ہو

مانگا جو کچھ حضور سے مقبول ہو دُعا
ہم واسطہ دیتے ہیں شہہ کرب و بلا کا
جو بانیٔ مجلس ہے رہے سُرخرو سدا
سرور کے عزاداروں کو بس دیجئے دُعا

جو ماتم شبیّر کرے ہو نہ غمزدہ
سر پہ رہے چادرِ تطہیر کا سایہ
تقصیر گر ہو جائے تو سب معاف ہو خطا
لُطف و کرم کنیزوں پہ ہو بنتِ مصطفیٰؐ ہو

آفت میں پھنسی آپ کی لونڈی یہ عزادار
پردیس میں ہے بے کس و بے یار و مددگار
دُشمن بنے ہیں میرے یہاں سب یہ شربار
کوئی نہیں جو ہو آپ سوا میرا مددگار

یا فاطمہ زہرا اب تشریف لے آؤ
لبیک کی آواز ابھی بی بی سُناؤ
مجلس قبول کیجئے تشریف لے آؤ
لینے کو پُرسا جلد سے تشریف لے آؤ

یا حُسین

بن کر سائل آئے ہیں در پر تمہارے یا حُسینؑ
آج پورے کیجئے ارماں ہمارے یا حُسینؑ
فاطمہ کے دل کے چین اور مرتضیٰ کے نور عین
ہو رسول اللہ کی آنکھوں کے تارے یا حسینؑ

بے کسوں کے دستگیر حق نے بنایا آپؑ کو
کیوں نہ پھر کوئی مصیبت میں پکارے یا حسینؑ

مالکِ کل نے بنایا ہے تمہیں مختارِ کل
آپ مخلوقِ خدا کے ہو سہارے یا حسینؑ

گود ہاں بھر دیجئے سرکارِ بحرِ فاطمہ
منتظر ہیں دیر سے دامن پسارے یا حسینؑ

آپ کا در چھوڑ کر جائیے کہاں فرمایئے
ہیں یہ خادم آپ کے مولا ہمارے یا حسینؑ

آپ جو فرمائیں گے مقبولِ حق ہو گا وہی
آپ ہیں اللہ کے پیاروں کے پیارے یا حسینؑ

حاضری حضرت عباسؑ

حاضری عباس کی کرتے ہیں مل کر مومنین
چاند ہے اُمّ البنین کا جانثارِ شاہ دین

قوتِ بازوئے سرور کے کٹے بازو کہیں
بازوئے زینب میں رسی اب بندھیگی بالیقیں

مر گیا عباس سا ماہ بنی ہاشم جوان
تھام کر اپنی کمر بیٹھے نہ کیوں کر شاہِ دین

مُرتضیٰ کو بھیجنا تھا اپنا نائب کربلا
بیاہ کر لائی گئی تھی اس لیے اُمّ البنین

زینب و کلثوم کی ڈھارس تھی بس عباس سے
فاطمہ کی بیٹیوں کا ہائے اب کوئی نہیں

بولی بچوں سے سکینہ اب نہیں پانی کی راہ
ہاں علم آیا علمبردار تو آیا نہیں
یا الٰہی ہاتھ بچ جائیں علم بردار کے
دھیان مشکیزے کا ہے اور جنگ کی پرواہ نہیں
عصر عاشورہ عطش سے یوں مرے دو خورد سال
ہچکیاں یادِ علم بردار میں آتی رہیں
جانے والو! کیوں گئیں کلثوم دریا کی طرف
لاشۂ عباس سے ہوتی ہیں رُخصت دل حزیں
کمسنی، مقتل، اندھیرا آؤ جلد عباس آؤ
ایک یتیما جس میں بے سر باپ کا پاتی نہیں

حاضری عبّاس علم دار

حاضر ہیں حاضری میں ہزاروں کی حل عطا
فریاد ہے ہم پر بھی کرم کیجئے آقا
بھائی حسن و حسین کہ وہ جان مُرتضیٰ
عباس علم دار وہ سقّۂ سکینہ
تعریف ان کی کیا کروں کیا مجھ سے ہو ثنا
صدقہ انھیں کے نام کا ملتا ہے مرحبا

حاضر ہیں

آقا کو آج اپنی مصیبت سناؤ تم
پہلے تو اپنی آنکھوں سے آنسو بہاؤ تم
رو رو کے آگ آتشِ غم بجھاؤ تم
دِل میں انھیں کی یاد کو مہماں بناؤ تم

حاضر ہیں

اک روز ایک ہمسایہ کے گھر میں جو میں گئی
تھی حاضری عباس علم دار کی وہاں
جتنا بھی دل میں رنج تھا وہ سارا مٹ گیا
آ کر کسی نے کانوں میں چپکے سے یہ کہا

حاضر ہیں

جو حاضری عباس علم دار کی کرے
اللہ اس کی مُشکلیں آسان سب کرے
دن رات جو عباسؑ کے نعرے سے دم بھریں
کیا غم اسے دُنیا کا کسی سے وہ کیوں ڈریں

حاضر ہیں

ہے حاضری عباسؑ کی تشریف لائیے
یعنی علیؑ کے لال پر قُربان جایئے
رو کر ادب کے ساتھ یہ پڑھ کر سنایئے
سرکار آپ کا ہمیں روضہ دکھایئے

حاضر ہیں

میں جاؤں لوٹ آؤں وہاں جا کے اب کے سال
قدموں میں سر جھکاؤں وہاں جا کے اب کے سال
میں حاضری مناؤں وہاں جا کے اب کے سال
سب کو یہی سناؤں وہاں جا کے اب کے سال

حاضر ہیں

بارگاہِ حضرت عباسؑ

حل کیجئے مشکل میری اب دیر ستم ہے
عباس علی تم کو سکینہ کی قسم ہے
اب سر پہ میرے ٹوٹ پڑا کوہ الم ہے
اور چرخ بھی لحظہ میرے در پے غم ہے
افلاک کی گردش سے میرا ناک میں دم ہے
میں قطرۂ ناچیز ہوں تو بحرِ کرم ہے

حل کیجئے مشکل میری

گردشِ سے زمانے کی میرا حال ہے تغیر
ذلّت مجھے دکھلاتا ہے ہر دم فلک پیر
محتاج سمجھ کر کوئی کرتا نہیں توقیر
فریاد ہے فریاد ہے اے بازوئے شبیر

حل کیجئے مشکل میری

اس وقت میں ہوئے گا میرا کون خبردار
مونس ہے نہ ہمدم نہ کوئی یار نہ غم خوار
آقا میرے اب کس سے کروں دردِ دل اظہار
سن لیجئے اب بہرِ خدا یہ میری گفتار

حل کیجئے مشکل میری

احوال میرا آپ پہ روشن ہے سراسر
دن رات غم و رنج میں رہتی ہے یہ مضطر
جس دکھ سے ہوئی ہوں میں سراسیمہ و مضطر
وہ رنج کرو دور تم از بہرِ پیغمبر

حل کیجئے مشکل میری

اب واسطہ دیتی ہوں تمہیں شیر خدا کا
سن لیجئے صدقہ حسن سبز قبا کا
بعد اس کے جو میدانِ ستم میں مرا پیاسا
صدقہ اسی مظلوم کا اور زین عبا کا

حل کیجئے مشکل میری

پھر باقر و جعفر کی قسم دیتی ہوں شاہا
اور موسئے کاظم کا دلاتی ہوں میں صدقہ
اب بہر رضا حل کرو مشکل میری مولا
مر جاؤں گی گر دیر کی اے میرے مسیحا

حل کیجئے مشکل میری

از بہرِ تقی رحم کرو حال پہ میرے
از بہرِ نقی سرورِ دین دیر نہ کیجئے
اور عسکری کے واسطے مہدی کے کرم سے
اے ثانی جعفر تیرے دلدار کے صدقے

حل کیجئے مشکل میری

بن آپ کے کونین میں کوئی نہیں یاور
ہے عار اگر غیر سے سائل ہو یہ مضطر
برگشتہ زمانہ ہے کہوں کس سے میں جاکر
اب جلد خُدا کے لیے ابنِ شہ صفدر

حل کیجئے مشکل میری

عبّاس علم دار تیری شان کے قربان
کیا عرض کروں کہتی ہوں ناچار پریشان
حل کر دے میرا عقدہ لاحل کو تو اس آن
از بہرِ بتول اے شہ مرداں کے دل وجاں

حل کیجئے مشکل میری

عبّاس، علی، قاسم و اکبر کے لیے اب
اب عون و محمّد کے اور اصغر کے لیے اب
حر کے لیے اور مسلم بے پر کے لیے اب
ہاں جلد حبیب ابن مظاہر کے لیے اب

حل کیجئے مشکل میری

With Best Compliments From

SUZUKI ENGINE
VALVES & GASKIT

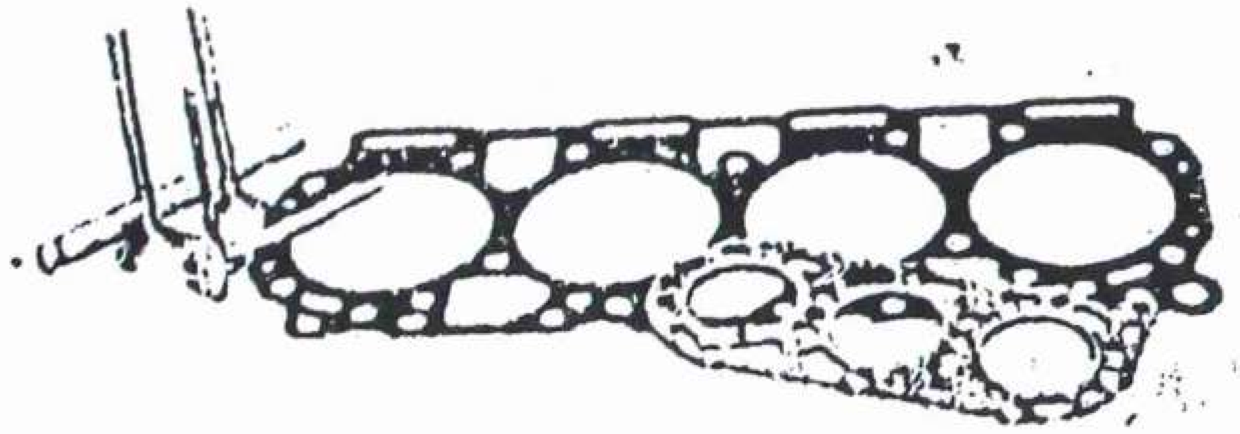

Gabriel
SHOCKS & STRUTS

agriauto
INDUSTRIES LIMITED

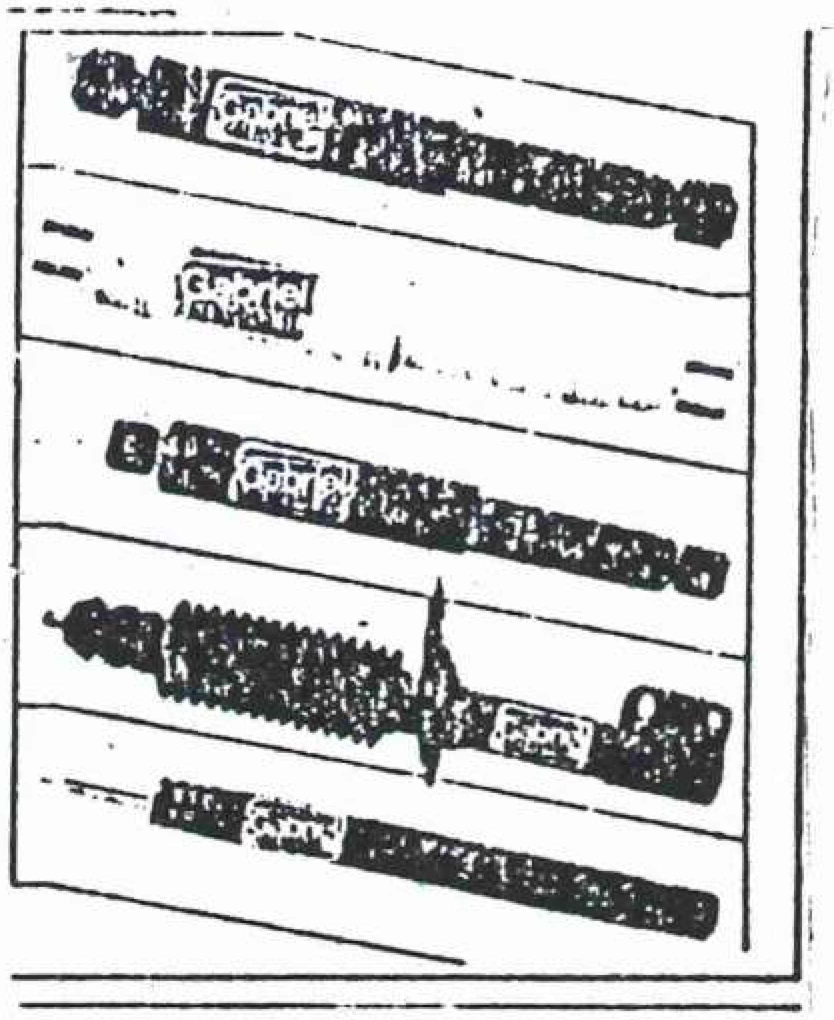

AUTHORISED DEALERS :

ZAIN AUTOS
MCLEAN STREET,
PLAZA QUARTERS,
KARACHI.
TEL: 7724578-7762208

دو ٹکڑے کیا حیدر کرار نے اژدر
طفلی میں انھیں حق نے کیا حیدر صفدر
سلمان کو چھڑا شیر سے کاٹا سر عنتر
تم ان کے پسر ہو میں غلام شہ قنبر

حل کیجیے مشکل میری

ہے دل سے ثنا خواں یہ نحیف اے مرے مولا
میں تم پہ فدا صدقہ یہ گھر بار ہے سارا
بہر حسنؑ و حسینؑ و نبی حیدرؑ و زہراؑ
ہو عرض یہ مقبول میری اے شہ والا

حل کیجیے مشکل میری

بارگاہِ حضرت امام جعفر صادق

ہے عاشقِ سبحان امام جعفر صادق
ہے دین کے سلطان امام جعفر صادق

صلوٰۃ پڑھو ذکر ہے چھٹے امام کا
نورِ خدا شہنشاہِ عالی مقام کا

یارب تو مجھ کو جذبہ دے مدح امام کا
صدق دے مجھ کو حضرتِ صادق کے نام کا

ساقی پلا دے جام دلائے شہ زماں
تسنیم و سلسبیل کی تاثیر ہو عیاں
دِل میں ہو روشنی اور فصاحت ہو بر زباں
آبِ طہور پی کے میں کچھ کر سکوں بیاں

کیا صلّی اللہ شان ہے مولا کی ہمارے
اللہ کے پیارے ہیں پیغمبر کے ہیں پیارے
گر وقت مصیبت کوئی حضرت کو پکارے
فی الفور مدد کرتے ہیں زہرا کے دلارے

یا جعفرِ صادق تیری مدحت محال ہے
قابو نہ دل کو ہے نہ زباں کو مجال ہے
میں ہوں غلام ایک میری کیا مجال ہے
حیدر کا جگر فاطمہ کا نونہال ہے

ہیں احمدِ مرسل کے خلف حضرتِ صادق
گلزارِ امامت کے شرف حضرتِ صادق
ہے بحرِ سخاوت کی صدف حضرتِ صادق
نورِ جگر شاہِ نجف کے حضرتِ صادق

یا شاہِ ھُدا ذاتِ ضیاء نور کبریا
یا صادق و یا صدیق و یا شاہِ تمکیاں
بدعت کو توڑا دینِ خدا کو جِلا دی
باطل اور حق کا فیصلہ حضرت نے کر دیا

بابل مُراد آپ ہیں قل کے ہیں مقتداء
حاجت روائی کیجئے اے رحمتِ خُدا
خالی کوئی حضور کے در سے نہیں پھرا
مقبول بارگاہ ہماری ہو البقاء

آقا تمہیں ہے احمد و حیدر کا واسطہ
زہرا کا اور شبیر و شبر کا واسطہ
باقر کا اور عابدِ مضطر کا واسطہ
دکھ درد اور رنج و الم سے کر رہا

مولا سوال لائے ہیں خالی نہ پھیرنا
دامن ہمارے گوہر مقصود سے بھرنا
نذریں منائیں ہم نے جو مقبول ہی کرنا
دربار سے مایوس کسی کو نہ پھیرنا

ہر صبح شام میری دعا ہے مولا
ہے عشق مدینہ سے میرا دل تڑپ رہا
یا صبتِ مصطفیٰ مجھے بلواؤ کربلا
چوموں زری پاک شہنشاہِ کربلا

اور کاظمین و سامرہ کا شوق ہے بڑا
مشہد میں اور نجف میں زیارت کروں ادا
یا جعفر صادق میری عرضی ہو پذیرائی
روضہ میں دیکھوں زینب اُولیٰ مقام کا

یا جعفر صادق میری عرضی بحال ہو
فیاض ہو کریم ہو حیدر کے لال ہو
شیعوں کو دو جہاں میں نہ رنج و ملال ہو
جو دشمنانِ دین ہیں ان پر زوال ہو

ہیں آپ سخی ابنِ سخی اے میرے آقا
جو جو کہ ہیں بیمار انھیں جلد ہو شفاء
اولاد لاولد کو ہو اے خاصۂ خُدا
ہو شاد دو جہاں ہیں محیب آپ کی صدا

پروردگار جعفر صادق کا واسطہ!
مانگا جو کچھ حضور سے وہ جلد ہو عطا
ہم واسطہ دیتے ہیں تجھے آلِ عباؑ کا
سب شیعوں کی مقبول الٰہی ہو التجا

مہزدوں کی یہی عرض ہے یا خالقِ امجد
شیعان علی ہوئے سدا شاد اور فرحد
اور ہوئے سدا ورد زباں اللّٰہ الصمد
صلوٰۃ بر محمدؐ و برآلِ محمدؐ

ساماں شتاب کردے

مالک کیا ہے تُو نے جسے مشرقین کا
لختِ جگر ہے فاتح بدر و حنین کا
جس کے لیے ہے غلغلہ یہ شور و شین کا
صدقہ جنابِ فاطمہ کے نور العین کا

سامانِ شتاب کر دے میرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حُسین کا
یا رازق العباد یا خالق النجوم
یا دافع البلاء و یا کاشف الغموم

بندوں پہ تیرا فضل وکرم ہے بالعموم
گردش میں میرا آج کل ہے بخت نحس وشوم

سامان شتاب کردے میرے

مختارِ کائنات ہے اے ربِ کائنات
مُردے کو بخش دیتا ہے تو خضر کی حیات
تیرے سوا نہیں ہے کسی کو کہیں ثبات
صدقہ رسولِ پاک کا دے رنج سے نجات

سامان شتاب کردے میرے

تو بادشاہ خلق ہے اے ربِ مشرقین
تسکین تجھ سے ہوتی ہے دِل جگر کو چین
یارب ادا ہو میرے سر سے سب کا دین
مطلوب ہے ملادے پئے فاتح حنین

سامان شتاب کردے میرے

تو سب کا کارساز ہے اے رب بے نیاز
محمود تیرا نام ہے بندہ ہوں میں ایاز
ظاہر ہے تجھ پہ جو کہ ہے بندہ کے دل میں راز
تیرے سوا ہے کون کروں آج جس پہ ناز

سامان شتاب کردے میرے

حاجت روائی کر میری اے رب دوسرا
صدقہ نبی کی روح کا کر رنج سے رہا
معبود تیرا عبد ہے آفت میں مُبتلا
تیرے سوا میں کس سے کروں دل کا مُدعا

سامانِ شتاب کر دے میرے

جیسا تو بادشاہ ہے ویسا ہی ہے وزیر
تیرے وزیر کی نہیں کونین میں نظیر
رحمت سے تیری پایا ہے کیا رُتبہ کثیر
اُمت کا خیر خواہ رسولوں کا دستگیر

ساماں شتاب کر دے میرے

محبوب کبریا ہے لقب شافع امام
گردوں پہ قدسیوں نے کیا ہے جسے سلام
جبریل در پہ لاتے تھے جس کے سدا پیام
صدقہ میں اس کے بخش دے میرے گنہ تمام

ساماں شتاب کر دے میرے

یا رب تیرے نبی کا وصی بھی ہے لاجواب
وہ آفتابِ دیں ہے تو حیدر ہے ماہتاب
تیری جناب سے اسے کیا کیا ملے خطاب
خیبر کُشا امیرِ عرب اور ابوتراب

ساماں شتاب کر دے میرے

رُتبے علی کے سب پہ ہیں عالم میں آشکار
زوجہ ملی بتول سی حیدر کو غم گُسار
بنتِ رسول مریم و حوّا کا افتخار
دیتی ہوں واسطہ اسی بی بی کا کردگار

ساماں شتاب کردے میرے

یارب میں تجھ کو دیتی ہوں شبیر کا واسطہ
جس کو خطاب سیدِ معصوم کا ملا
جو زہر سے شہید تیری راہ میں ہوا
صدقہ حسن کی رُوح کا امداد کر خُدا

ساماں شتاب کردے میرے

اے کردگار بہر شہنشاہِ کربلا
مداح کو حُسین کے کر رنج سے رہا
یارب ہوا ہے جو کہ تیری راہ میں فدا
دیتی ہوں واسطہ میں اسی روحِ پاک کا

سامانِ شتاب کردے میرے

جس نے کہ تیری راہ میں سب گھر کیا نثار
شانے ہوئے ہیں جس کے تہِ تیغ آبدار
نوکِ سناں سے جس کا کلیجہ ہوا فگار
بہرِ جنابِ زینب و کلثوم کردگار

ساماں شتاب کردے میرے

یا رب ہوا ہے جو کہ تیری راہ میں اسیر
نوکِ سناں سے جس کو ستاتے رہے شریر
دادا کو جس کے تُو نے کیا خلق کا امیر
زین العبا کا واسطہ لے قادرِ قدیر

ساماں شتاب کر دے میرے

اے کردگار طفلی میں جو قید میں رہا
بابا کے ساتھ شام میں جس پہ ہوئی جفا
حلقہ رسن کا جس کے گلے میں بندھا رہا
صدقہ امام باقرِ عالی مقام کا

ساماں شتاب کر دے میرے

یا ربّ ہمارے جعفرِ صادق جو ہیں امام
جس نے تیری جناب سے پایا ہے احتشام
روضے پہ جس کے آتے ہیں قدسی پہ سلام
حاصل ہوں دل کے مقصد و مطلب میرے تمام

ساماں شتاب کر دے میرے

اے ذوالجلال موسیٰ کاظم ہے جن کا نام
جن کو جہاں میں ساتواں تُو نے کیا امام
اور اپنے قربِ خاص میں تو نے دیا مقام
دنیا میں مومنین رہیں مسرور شاد کام

ساماں شتاب کر دے میرے

بہرِ رضا نجات دے اے کل کے بادشاہ
خشکی میں میری ہوتی ہے کشتی یہاں تباہ
روضہ کو جس کے تُو نے کیا عرش بارگاہ
اس کے غلام پر بھی رہے لُطف کی نگاہ

ساماں شتاب کر دے میرے

یارب تقی ہے جو کہ دو عالم کا مقتداء
تقویٰ بھی جس کے نام سے ممتاز ہو گیا
مذکور جس کا آیا ہے قرآں میں جابجا
اس دامِ قرض سے مجھے اب جلد کر رہا

ساماں شتاب کر دے میرے

دے کر نقی کا واسطہ کرتی ہوں یہ دُعا
جو دل سے ہو غنی مجھے وہ دوست کر عطا
کھٹکا نہ ہو صراط کا نہ خوف حشر کا
برکت دے میرے رزق میں یارب دوسرا

ساماں شتاب کر دے میرے

بہر امام عسکری اے خالقِ انام!
دنیا کے رنج دُور ہوں اور دل ہو شاد کام
حاصل ہو مجھ کو دولت واقبال واحتشام
اعدائے دیں ذلیل رہیں خلق میں مدام

ساماں شتاب کر دے میرے

یا رب ہمارے مہدی ہادی جو ہیں امام
دینِ نبی کا جن سے کہ ہووے احترام
جو مشرکوں سے خلق میں لیویں کے انتقام
سو گندان کی دیتی ہوں اے رب خاص و عام

ساماں شتاب کر دے میرے

پھر سکینہ بانوئے دلگیر اے خُدا
دکھلا دے جلد مرقد سلطان کربلا
مارا گیا جو تیر سے اصغر سا مہ لقا
تیری جناب میں ہے یہ میری التجا

ساماں شتاب کر دے میرے

یا حضرت عباس علیہ السلام

یا حضرت عباس علمدار مدد کر
لختِ جگر حیدرِ کرار مدد کر

میں گردشِ دوراں میں گرفتار ہوں شاہا
برباد ہوں ناشاد ہوں لاچار ہوں شاہا
دشمن ہیں میرے بر سر پیکار مدد کر

یا حضرت عباس علمدار مدد کر
لختِ جگر حیدر کرار مدد کر

بگڑی ہوئی مولا میری تقدیر بنا دو
حسنین عؑ کے صدقے میں مجھے غم سے چھڑا دو
قسمت کے میری مالک و مختار مدد کر

یا حضرتِ عباس علمدار مدد کر
لختِ جگرِ حیدرِ کرار مدد کر

گردش کے تھپیڑوں نے مجھے اتنا ستایا
اس تلخئ دوراں نے مجھے خوب رُلایا
اے فوجِ حسینی کے علمدار مدد کر

یا حضرتِ عباسؑ علمدار مدد کر
لختِ جگرِ حیدرِ کرار مدد کر

کب تک یونہی دنیا کے ستم سہتی رہونگی
کیا بحرِ تلاطم میں یونہی بہتی رہوں گی
اب سلب ہوئی حضرت گفتار مدد کر

یا حضرتِ عباس علمدار مدد کر
لختِ جگرِ حیدرِ کرار مدد کر

یا شاہ تجھے سیّد مظلوم کا صدقہ
یا شاہ تجھے اصغرِ معصوم کا صدقہ
میں بندی گنہگار خطا کار مدد کر

یا حضرتِ عباس علمدار مدد کر
لختِ جگرِ حیدرِ کرار مدد کر

یا شاہ تجھے عابدِ بیمار کا صدقہ
زینب کی رِدا، شام کے بازار کا صدقہ
اے رحمتِ حق کے قافلہ سالار مدد کر

اب تیرے سوا کوئی نہیں میرا سہارا
بربادیٔ ناموس نہیں مجھ کو گوارا
اس حال میں جینا ہے دشوار مدد کر

یا حضرت عباسؑ علمدار مدد کر
لختِ جگر حیدر کرار مدد کر

اب دل کو بھی تسکین کسی طور نہیں ہے
اب تیرے سوا میرا کوئی اور نہیں ہے
ہے ذات تیری صاحبِ اسرار مدد کر

یا حضرتِ عباسؑ علمدار مدد کر
لختِ جگر حیدرِ کرار مدد کر

منجھدھار میں کشتی ہے نہیں کوئی کنارہ
بجز تیرے بھلا کون مجھے دے گا سہارا
اس کشتی کا ملاح نہ پتوار مدد کر

یا حضرتِ عباسؑ علمدار مدد کر
لختِ جگر حیدر کرار مدد کر

مشکل میں تیرے نام کی دی جس نے دوہائی
اک پل میں تیری ذات ہے امداد کو آئی
کیوں میرے سے دیر ہے سرکار مدد کر

یا حضرتِ عباسؑ علمدار مدد کر
لختِ جگر حیدر کرار مدد کر

یا حضرت عباسؑ علمدار مدد کر
لختِ جگر حیدر کرار مدد کر

دنیا میں کہیں مثل نہیں تیری وفا کی
جاں تو نے محمدؐ کے نواسے پہ فدا کی
میں اک نظر کا ہوں طلبگار مدد کر

یا حضرت عباسؑ علمدار مدد کر
لختِ جگر حیدرِ کرار مدد کر

یا شاہ قسم تجھ کو ہے شبیرؑ کے سر کی
بندے کو طلب ہے تو فقط ایک نظر کی
مر جائے نہ یوں طالب دیدار مدد کر

یا حضرت عباسؑ علمدار مدد کر
لختِ جگر حیدرِ کرار مدد کر

یا شاہ تجھے احمد مختار کا صدقہ
یا شاہ تجھے حیدر کرار کا صدقہ
ہیں تجھ پہ عیاں میں ہوں لاچار مدد کر

یا حضرت عباسؑ علمدار مدد کر
لختِ جگر حیدر کرار مدد کر

مناجات عباسؑ

عباسؑ کٹے ہاتھوں کا اعجاز دکھا دو
دن میرے پلٹ دو میری تقدیر بنا دو
عباس کٹے ہاتھوں کا اعجاز دکھادو

With Best Compliments From

GULSHAN BUILDING MATERIAL (PVT.) LTD.

Manufactarers of

MACHINE BLOCKS, CONCRETE, ETC.

Importers of

P.V.C. SHEETS, FLOOR COVERING ETC.

OFFICE :
58, Roomi Centre,
Mohan Road, Karachi

SHOW ROOM :
Rehmat Bldg,
Near Radio Pakistan,
M.A. Jinnah Road,
Karachi

FACTORY : 97-A, Abbas Town, Bhakhar Goth, Karachi.

Phones : **216011-220368** Telex : **23175 JAFAR PK**
Fax : **2411433** Cable : **ADRIKNI** Karachi.

KODWAVWALA # 202681

میں بیکس و مجبور ہوں، لاچار ہوں آقا
مفلس ہوں تہہ دست ہوں نادار ہوں آقا
آلم مصائب میں گرفتار ہوں آقا
اس واسطے نصرت کی طلبگار ہوں آقا
عباسؑ کٹے ہاتھوں کا اعجاز دکھا دو

مشکل میں غریبوں کے مددگار تمہی ہو
اور بےکسوں بے یاد کے غمخوار تمہی ہو
فرزند یداللہ ہو مختار تمہی ہو
فوج شہہ بیکس کے علمدار تمہی ہو
عباسؑ کٹے ہاتھوں کا اعجاز دکھا دو

اللہ نے بخشا ہے تمہیں رتبہ عالی
محتاج کے داتا ہو تو مسکینوں کے والی
تم باب حوائج ہو زمانہ ہے سوالی
میں بھی ہوں گدا اور ہے دامن میرا خالی
عباسؑ کٹے ہاتھوں کا اعجاز دکھا دو

اے ناطق دین سرور مظلوم کا صدقہ
اے ہادیٔ حق زینب و کلثوم کا صدقہ
بے شیر کے سوکھے ہوئے حلقوم کا صدقہ
سجاد کا اور باقر معصوم کا صدقہ

ہر سمت سے مجھ پر مصیبت کی چڑھائی
اپنے غم و عالم نے خوشیاں ہے پرائی
ہے راحت و دُنیا نے نظر مجھ سے پھرائی
دل دیتا ہے رو رو کے سکینہ کی دہائی

عباسؑ کٹے ہاتھوں کا اعجاز تو دکھا دو

آقا شہہِ مظلوم کی توقیر کا صدقہ
بے چادر گئی زینب دلگیر کا صدقہ
دربار میں گونجی ہوئی تقریر کا صدقہ
بیمار سے لپٹی ہوئی زنجیر کا صدقہ

عباسؑ کٹے ہاتھوں کا اعجاز دکھا دو

زندان میں تڑپتی ہوئی بچّی کا تصدق
بنتِ شہہِ بےکس کی یتیمی کا تصدق
تم جس کے ہو صدقہ اسی بچّی کا تصدق
وہ آنکھوں کے تارے اس یتیمی کا تصدق

سقائے حرم شامِ غریبی کا تصدق
بے گور و کفن شاہِ غریباں کا تصدق
نازک سے گیسوئے پریشاں کا تصدق
شیدائیوں کے چہرے عریاں کا تصدق
عُریاں کا تصدق

آقا یہ کنیز آئے کسے حال سنائیں
کون ایسا ہے ٹوٹا ہوا دل اسکو دکھاؤں
اپنے بھی نظر آنے لگے اب تو پرائے
ہے کون تمہارے سوا بگڑی کو بنائے
بگڑی کو بنائیں۔

With Best Compliments From

MUSTUFA
Proprietor

MUSTUFA ENTERPRISES

IMPORTERS & EXPORTERS

DIRECTOR :

PAKISTAN-SRI LANKA
TRADE & INDUSTRY COMMITTEE
OF FEDERATION OF PAKISTAN
CHAMBER OF COMMERCE & INDUSTRY
EXECUTIVE MEMBER PAKISTAN
SRI LANKA BUSINESS COUNCEL

DEALS IN :

MEDICAL HERBS & CRUDE DRUGS & SPICIES

EXPORTER :

PHARMACEAUTICAL MADICINE

M-R-5/88, Thanai Lane, Jodia Bazar, Karachi
Phones : **223188-2437247**
Fax : **(92-21) 2417959-7221302**
Telex : **25536- MHECO PK.**
Cable : **"BAGHEFIDAK"**

KODWAVWALA # 202681

مناجات ابوالفضل

ابوالفضل کا ہے یہی آستانہ
ادب سے آکے یہاں سر کو جھکانا
جو مانگو گے اس کے سوا تم کو دیں گے
لیے بیٹھے ہیں نعمتوں کا خزانہ
ابوالفضل کا ہے یہی آستانہ

علمدار کے در کی عظمت تو دیکھو
فرشتے بھی آتے ہیں کر کے بہانہ
علمدار کا گھر یقیناً وہ گھر ہے
کہ جس کے در پہ جھکتے ہیں تاجِ شاہانہ
ابوالفضل کا ہے یہی آستانہ

یہاں سب کی اُمیدیں بھر آئیں گی
یہ باب الحوائج کا ہے آستانہ
ابوالفضل چاہیں تو کیا کچھ نہ کردیں
اشارے میں چاہیں اُلٹ دیں زمانہ
ابوالفضل کا ہے یہی آستانہ

مصیبت کی بارش ہے سر پہ ہمارے
کرم کا لگا دیجئے شامیانہ
کنیزوں کو مولا الم نے ہے گھیرا
علمدار اعجاز اپنا دکھانا
ابوالفضل کا ہے یہی آستانہ

مصیبت کے مارے کہاں جائیں مولا
نہیں ہے جہاں میں ہمارا ٹھکانہ
بھنور میں پھنسا ہے سفینہ ہمارا
ابوالفضل اس کو کنارے لگانا
ابوالفضل کا ہے یہی آستانہ

بپا جب کہ محشر ہو اس وقت مولا
علم کے ہی سائے میں ہم کو بٹھانا
علمدار بابا سے کر کے سفارش
کنیزوں کو تم جامِ کوثر پلانا
ابوالفضل کا ہے یہی آستانہ

خُدا سے ہمارے گناہ بخشوا کے
عذابِ جہنّم سے ہم کو بچا کے
سکینہ بی بی ہمارے آقا سے کہدو
کنیز آئی ہے اس کی حاجت دلانا
ابوالفضل کا ہے یہی آستانہ
ادب سے یہاں آکر سر کو جُھکانہ

قصیدہ

مُرتضیٰؑ ہے قلبِ مِلّت، اسکی دھڑکن ہے بتولؑ
خالقِ اعلیٰ نے بعد از خلقت خیر الاُمم
کی نئے شاہکار کی تخلیق از لُطف و کرم
مائلِ تکمیل ایں دو فرد قدرت کا قلم
ایک ان میں بوترابؑ اور ایک خاتونؑ ارم

حیدر روز سرا ہی تھے شاہکار ربّ ذی حشم

گر علی ہوتا نہ دُنیا میں نہ ہوتی فاطمہ
اور اگر ہوتی نہ زہرا تو نہ ہوتا مرتضٰی
لازم و ملزوم تھے دونوں بہ دینِ مصطفٰی
مقصد حق کے لیے دونوں کا یکساں کام ہے

فردِ واحد کر نہ سکتا وعدہ ازلی وفا

نور کے دریا تھے دونوں، ہو گئے جب ہمکنار
بھر گیا داماں دیں لعل و گوہر سے آشکار
جن کی تابش نے کیا دینِ خدا کو زر نگار
گر وہ دو ہوتے تو دامن ہو چکا تھا تار تار

حید روز ٹھہرا یہ تھا دینِ خدا کا انحصار

فاطمہ رضؓ جانِ پیغمبر اور علیؑ نفس رسولؐ
باب شہر علم حیدرؑ اس میں بستی ہے بتولؑ
حیدر و زہرا نے مستحکم کیے دین کے اصول
دین کی خاطر کیے بار مصائب سب قبول

مُرتضٰیؑ ہے قلبِ ملت، اسکی دھڑکن ہے بتولؑ

مناجات

زوّار بن کے جاؤ عباسؑ کی ضریح پر
اے قمر بنی ہاشم مقبول میری دُعا ہو
مولا لگا لوں بستر مولا حسین کے در پر

لگا لوں بستر مولا حسین کے در پہ
روضہ تمہارا دیکھوں مقبول میری دُعا ہو

آنکھوں میں دوں سُرمہ خاکِ شفا کا مولا
زوار نام لکھوں مقبول میری دُعا ہو

میری زبان پہ ہو نادِ علیؑ کا ذکر
اے فاطمہؑ کے جانی مقبول میری دُعا ہو

بالی سکینہ تم کو ہے واسطہ چچا کا
عمو کو جلد بھیجوں مقبول میری دعا ہو

احسنیت میرے مولا زوّار نے کہا ہے
جب ہاتھ تم نے تھام لیا مقبول میری دُعا ہو

محشر میں جب تم آنا ہم کو نہ بھول جانا
پانی ہمیں پلانا مقبول میری دُعا ہو

مناجات

جو مانگنا ہے تجھ کو قمر نبی سے مانگ
عباسؑ دلاور ہے مشکل کشا سے مانگ

شیرِ خدا کا شیر ہے بھائیٔ حسینؑ کا
زینب کا سہارا ہے اُمّ البنین کا چاند
فرزند فاطمہ ہے رسولِ خدا کی جان
سقائے سکینہؑ کا وہ سب کا مددگار

مانگی مُراد ملتی ہے قمر نبی سے مانگ
بابِ مُراد وہ ہے جو مانگنا ہے مانگ

فریاد سب کی سُنتے ہو میری بھی تم سُنو
کوئی نہیں ہے میرا مشکل کُشا سُنو
پھیری نگاہ سب نے ہے مُشکل کشا سُنو
مشکل کُشا کے لال ہو مُشکل کو حل کرو

مانگی مُراد ملتی ہے قمر نبی سے مانگ
بابل مُراد وہ ہے جو مانگنا ہے مانگ

یہ وہ در ہے اس در سے خالی نہیں پھرا
اُونٹوں کی قطاریں ملی اور کسی کو زر ملا
پوشاک تن پہ ملتی اور سائل کو روٹیاں
مجھ کو بھی دے صدقہ حسنؑ اور حسینؑ کا

مانگی مُراد ملتی ہے قمر نبی سے مانگ
بابل مُراد وہ ہے جو مانگنا ہے مانگ

ہاتھوں کو اُٹھا کریں دُعا کرتی ہوں مولا
روضے پہ بلا لو میں پریشان ہوں مولا
مدّت سے زیارت کی طلب گار ہوں مولا
جو دل میں بھرا ہے تمہیں سناؤنگی مولا

مانگی مُراد ملتی ہے قمر نبی سے مانگ
بابل مُراد وہ ہے جو مانگنا ہے مانگ

میری بھی طرف دیکھنا مشکل کُشا کے لال
کیسا زمانہ مجھ سے پھرا کیسا ہے میرا حال
کوئی نہیں ہے میرا کہوں جا کے کس کو حال
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا کے لال

مانگی مُراد ملتی ہے قمر نبی سے مانگ
بابل مُراد وہ ہے جو مانگنا ہے مانگ

بی بی کی تھالی

ماں فاطمہ زہرہؑ کا یہاں سفرا سجا ہے
جو مانگنا ہے مانگ لو جو دل میں بھرا ہیں

بی بی تمھاری نذر سبھی دل سے کرتے ہیں
خوش ہو کے کنیزیں یہاں حاضر بھی ہوتی ہیں
کیا کیا اُمیدیں لے کے کنیزیں یہاں آئیں
بہتر خدا ہی جانتا ہے کیا راز لائی ہیں
ماں فاطمہ زہرا کا یہاں سفرا سجا ہے
جو مانگنا ہے مانگ لو جو دل میں بھرا ہیں

یہاں فاطمہ زہرا بھی تشریف لائی ہیں
بابا رسولؐ ساتھ علیؑ کو بھی لائی ہیں
نورِ نظر حسنؑ حسینؑ کو بھی لائی ہیں
عباس علمدار کو ہمراہ لائی ہیں

مانگو مُراد مانگنے والو اُٹھا کے ھاتھ
ہے پنجتن پاک ہمارے تمہارے ساتھ

اے فاطمہ زہرہؓ میرا حال ہے تباہ
دنیا کی گردشوں نے مجھے کردیا تباہ
بی بی مجھے بتاؤ نہیں سوجھتی ہے راہ
بے کس ہوں بے نوا ہوں نہیں سُوجھتی ہے راہ

اب آپ کے سوا نہیں ہے کوئی بھی میرا
میں دل جلی ہوں بی بی نہیں کوئی بھی میرا

سُنتی ہوں غریبوں کی مدد کرتی ہو بی بی
سائل کو کبھی در سے نہیں پھیرتے بی بی
دامن میرا پھیلا ہے میں بیٹھی ہوں اے بی بی
کچھ نظرِ کرم مجھ پہ کرو اے میری بی بی

خالی نہیں اُٹھوں گی کبھی در سے تمہارے
رو رو کے میں مانگا کرونگی در سے تمہارے

ذاکر کنیز ہے بی بی خالی نہ پھیرنا
جھولی میری بھر دینا مگر خالی نہ پھیرنا
لاکھوں کی بگڑی پل میں تم نے بنائی ہیں
مُراد دلہن کو پل میں تم نے جلائی ہیں

تم کو قسم ہے پنجتن پاک کی بی بی
اُمید سب کی پوری کر دا اے میری بی بی

جنابہ سیّدہ

ہم ہاتھ اُٹھا کے مانگتے ہیں سیدہ کے پاس
اُمید لے کے آئے ہیں ہم سیدہ کے پاس

تمہیں بتاؤ کون جہاں میں ہمارا ہے
قسمت کے ماروں کا نہیں کوئی ٹھکانہ ہے
دنیا میری نظر میں ہمیشہ اندھیرا ہے
کوئی نہیں ہے آس مجھے کوئی بھروسہ ہے

ہم ہاتھ اُٹھا کے مانگتے ہیں سیدہ کے پاس
اُمید لے کے آئے ہیں ہم سیدہ کے پاس

مجھ کو بتاؤ کوئی خطا مجھ سے ہوئی ہے
در در کی کھاؤں ٹھوکریں کیا مجھ سے ہوا ہے
گردش میں گرفتا ہوں کیا حال ہوا ہے
سب مشکلیں تم حل کرو بس یہی دُعا ہے

ہم ہاتھ اُٹھا کے مانگتے ہیں سیّدہ کے پاس
اُمید لے کے آئے ہیں ہم سیّدہ کے پاس

مشکل کو سب کو دور کر دیا فاطمہ زہرہ رضؓ
بے اولاد کی تم گود بھرو فاطمہ زہرہ رضؓ
بے زباں ہیں جتنے بچّے بات کریں فاطمہ زہرہ رضؓ
جو مریض ہیں ان کو شفا دو یا فاطمہ زہرہ رضؓ

ہم ہاتھ اُٹھا کے مانگتے ہیں سیّدہ کے پاس
اُمید لے کے آئے ہیں ہم سیّدہ کے پاس

زوجہ علیؑ کی ہو تم بیٹی رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کی
کیا آن بان شان تمہارے گھرانے کی
زیارت ہمیں نصیب ہو اس آستانے کی
تم کو قسم ہے حضرت عباس کی بی بی

ہم ہاتھ اُٹھا کے مانگتے ہیں سیّدہ کے پاس
اُمیّد لے کے آئے ہیں ہم سیّدہ کے پاس

بیٹھے ہیں در پہ مانگنے والے اُٹھا کے ہاتھ
کوئی مانگتا ہے روزی اور کوئی مانگتا اولاد
بیمار بھی صحت کے لیے مانگتے ہیں آج
ماں فاطمہ زہرا رضؓ تم جس پہ پھیر دو گی ہاتھ

ہم ہاتھ اُٹھا کے مانگتے ہیں سیّدہ کے پاس
اُمیّد لے کے آئے ہیں ہم سیّدہ کے پاس

یا سیّدہ یا فاطمہ زہرہ رضؓ تم اب آؤ
دکھلا دو معجزہ تم مدد کرنے کو آؤ

Bring sophistication to your business of GARMENT-HOSIERY-LEATHER with the most desired and latest machines

Eastmanmachine
Cloth Cutting Machines

GGT GERBER INTERNATIONAL
Grading, Marking & Cutting Machines

WASTEMA
Bandknife Cutting Machines

PERFECTA
Scallop Cutting & Stone Fixing Machines

KENNEDY
Thread Cutting and Scuking Machines

CRA
Cloth Spreading and Fabric Inspection Machines

DÜRKOPP ADLER AG
Industrial Sewing Machines

Cissell PANTEX
Multiconditioners

JUKI
Industrial Sewing Machines

Kansai Special
Industrial Sewing Machines

TAJIMA
Multihead Automatic Embroidery Machines

TREASURE.
Special Purpose Garment Machinery

BARATTO
Scallop Stitching Machines

Union Special
Industrial Sewing Machines

PEGASUS
Industrial Sewing Machines

TEN LOHUIS
Stone washing Chemicals

COMSITO
Garment Machinery & Equipments

NAOMOTO
Steam Irons, Generators and Finishing Systems

KANNEGIESSER
Fusing Presses & Complete Finishing Systems

PARIS
Garment Finishing Machines

NGAI SHING
Garment Finishing Machines

HER YEH
Automatic Snaps Fastening Machines

brimato
Cord Inserting Machine

MELCO
Monogram Embroidery Machines

FASCO
Label Printing Machines

also dealing in
CIRCULAR KNITTING MACHINES – COLLAR KNITTING MACHINES
HOSIERY FABRIC DYEING UNIT – YARN DYEING UNIT

almurtaza

almurtaza machinery co (pvt) ltd.

Shaheen View, 18-A, Block-6, PECHS, Shara-e-Faisal, Karachi-75400

Phones : 445013-18 Fax : 436555-440272 Telex :23980 AMCL PK

Branches:

LAHORE:
Rex Market,
6-Allama Iqbal Road, Lahore
: 306798 - 6365975 - 6365503
Fax: 6365343

FAISALABAD:
Ali Centre,
Narwala Road, Faisalabad.
Tel: 24961-28778-28955

RAWALPINDI:
60-B/D, Adamjee Road,
Opp: Rawalpindi CC&I,
Saddar, Rawalpindi Cantt.
Tel: 567754

SIALKOT:
Ugoki Road, Shahabpura,
Opp: G.T. Surgical Factory,
Sialkot. Tel: 52919-54429

marksman

سب کی مُشکلیں آسان کرو فردوس سے آؤ
ذاکر کی مشکل دُور کرو مشکل کشا آؤ
ہم ہاتھ اُٹھا کے مانگتے ہیں ....

مناجات مولا علیؑ

یا علی مُشکل کُشا آپ سے فریاد ہے
آیئے بہرِ خُدا آپ سے فریاد ہے
سخت ہے مشکل پڑی آیئے حق کے ولی
میرے رسولؐ خدا آپ سے فریاد ہے
سخت ہے مشکل پڑی آیئے حضرت علیؑ
سنیئے میری التجا آپ سے فریاد ہے
دل ہے ہمارے ملول بہرِ جناب بتولؑ
بہرے حسن مجتبیٰؑ آپ سے فریاد ہے
دیتی ہوں میں واسطہ حضرتِ شبیر کا
بہرے اسیرِ کربلا آپ سے فریاد ہے
باقرؑ و جعفرؑ کی ہے آپ کو مولا قسم
از پئے کاظمؑ رضاؑ آپ سے فریاد ہے
بہرے تقی اور نقی بہرے حسنؑ عسکری
مہدیؑ دین جلد صحت عطا آپ سے فریاد ہے
از پئے مہدیؑ دین بجتے ہیں سب مومنین
غم نہ ہو ان کو ذرا آپ سے فریاد ہے

آبرو عباسؑ واسطہ تم کو شہداء
آپ ہیں شیرِ خُدا آپ سے فریاد ہے

زینب و کلثوم کا اصغرؑ معصوم کا
دیتی ہوں میں واسطہ آپ سے فریاد ہے

عونؑ و محمدؑ کا بھی قاسمؑ ناشاد کا
کیجئے صدقہ عطا آپ سے فریاد ہے

دیتی ہوں واسطہ بالی سکینہؑ کا بھی
بچپنے کی قید کا آپ سے فریاد ہے

آپ کے در سے شہہ کوئی نہ خالی پھرا
مجھے بھی ہو کچھ عطا آپ سے فریاد ہے

معجزے سے سب میرے بنا دیجئے
آپ ہیں دستِ خدا آپ سے فریاد ہے

کنیزوں کے حال پر رحم کی کیجئے نظر
آپ ہیں معجز نما آپ سے فریاد ہے

شادی کے دِن مناجات زہراؑ

اے بیٹی محمدؐ کی مدد کرنے کو آؤ
یا فاطمہ زہراؑ
شادی ہے رچی گھر میں نہ اب دیر لگاؤ
یا فاطمہ زہراؑ
ہمراہ لیے شبر و شبیرؑ کو آنا !
دیر نہ لگانا

اور ساتھ لیے زینب و کلثوم کو آنا
یا فاطمہ زہراؑ
آباد رہیں سر سبز رہیں دولہا دلہن
اے مادر حسنینؑ
ہر رنج و مصیبت سے انھیں آکے بچانا
یا فاطمہ زہراؑ
ضامن رہے یہ وقت مدد کیجئے اُن کی
اے بی بی علیؑ کی
اور خوش یہ رہے صاحبِ اولاد بنانا
یا فاطمہ زہراؑ
ہے آپ کے بیٹے کی عزادار یہ بی بی
ہیں آپ کے فدوی
اے حشر کی مختار انھیں دکھ نہ دکھاؤ
یا فاطمہ زہراؑ
اس عقد کے قربان جو ہو اکرب وبلائیں
کہیں رنج و محن ہیں
اب قاسم و اکبر کے لیے شاد انھیں رکھنا
یا فاطمہ زہراؑ
سردار بنے واسطہ دیتی ہوں علی کا
یہ خوش رہے جوڑا
اور روضۂ اقدس پہ انھیں جلد بلانا
یا فاطمہ زہراؑ

ولادت عباس علیہ السلام

شبیرؑ تمھیں اپنا علمدار مبارک
اک بار مبارک تمھیں سو بار مبارک
ماں فاطمہ جدِ احمد مختار مبارک
حیدر سا پدر صفدر رجرار مبارک
شبیرؑ تمھیں اپنا علمدار مبارک

یہ خلق محمد کا یہ حمزا کی جوانی
یہ حیدر صفدر کی شجاعت کی نشانی
یہ دبدبۂ جعفر طیار مبارک
شبیرؑ تمھیں اپنا علمدار مبارک

حضرت نے جسے لوریاں دیدے کے سلایا
جھولے میں جسے جوش شجاعت نے جھلایا
کرار مبارک ہو یہ جرّار مبارک
شبیرؑ تمھیں اپنا علمدار مبارک

بے ازن اٹھایا نہ قدم جان گنوادی
تھی پاس جو دولت وہ الفت میں لٹادی
یہ جوش محبت کا رضا کار مبارک
شبیرؑ تمھیں اپنا علمدار مبارک

جو حکم ہوا مان لیا لب نہ ہلایا
قدموں پہ غلاموں کی طرح خون بہایا
یہ عاشق یہ صادق وفادار مبارک
شبیرؑ تمھیں اپنا علمدار مبارک

ہو جائے اگر حکم لڑائی کا ذرا سا
بہہ جائے لب نہر ابھی خون کا دریا
اک فوج مکمل ہے یہ سالار مبارک
شبیرؑ تمھیں اپنا علمدار مبارک

شبیرؑ تمہیں اپنا وفادار مبارک
بھائی ملا زینبؑ تمہیں جرار مبارک
بھائی کو مبارک کرے اللہ یہ بھائی
شبیرؑ تمھیں اپنا علمدار مبارک

مُناجات

بارگاہِ ابوالفضل العباسؑ

مُجرّبُ عملیاتُ

①

اب سر پہ مرے ٹوٹ پڑا کوہ الم ہے — اور چرخ بھی ہر لمحہ مرے درپئے غم ہے
افلاک کی گردش سے مرا ناک میں دم ہے — میں قطرۂ ناچیز ہوں تو بحرِ کرم ہے
حل کیجیئے مشکل مری اب ناک میں دم ہے
عباس علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

(۲)

گردش سے زمانے کی مرا حال ہے تغیر — ذلت سب مجھے دکھلاتا ہے ہر دم فلک پیر
محتاج سمجھ کر کوئی کرتا نہیں توقیر — فریاد ہے فریاد ہے اے بازوئے شبیرؑ
حل کیجئے مشکل مری اب ناک میں دم ہے
عباس علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

(۳)

اس وقت میں ہوویگا مرا کون خبردار — مونس ہے نہ ہمدم نہ کوئی یاور و غمخوار
آقا مرے اب کس سے کروں دردِ دل اظہار — سُن لیجئے اب بہر خدا یہ مری گفتار
حل کیجئے مشکل مری اب ناک میں دم ہے

(۴)

احوال مرا آپ پہ روشن ہے سراسر — دن رات غم و رنج میں رہتا ہے یہ مضطر
جس دُکھ سے ہوا ہوں میں سراسیمہ و ششدر — وہ رنج کرو دُور تم از بہر پیمبرؐ
حل کیجئے مشکل مری اب ناک میں دم ہے
عباس علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

(۵)

ہر لحظہ ستاتا ہے یہ چرخِ ستم ایجاد — دیدے کے مجھے رنج یہ ہوتا ہے بہت شاد
یا حضرتِ عباس مری مدد کیجئے — فریاد ہے فریاد ہے فریاد ہے فریاد
حل کیجئے مشکل مری اب ناک میں دم ہے
عباس علی تم کو سکینہ کی قسم ہے

(٦)

اب واسطہ دیتا ہوں تمہیں شبیرِ خُدا کا — سُن لیجئے صدقہ حسنؑ سبز قبا کا
بعد اس کے جو میدانِ ستم میں مرا پیاسا — صدقہ اسی مظلوم کا اور زین العباؑ کا
حل کیجئے مشکل مری اب ناک میں دم ہے
عباس علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

(٧)

پھر باقرؑ و جعفر کی قسم دیتا ہوں شاہا — اور موسیٰ کاظم کا دلاتا ہوں میں صدقہ
اب بہرِ رضا حل کرو مشکل مری شاہا — مر جاؤنگا گر دیر کی اے میرے مسیحا
حل کیجئے مشکل مری اب ناک میں دم ہے
عباس علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

(٨)

از بہرِ تقیؑ رحم کرو حال پہ میرے — بہرِ نقیؑ ہر دوسرا دیر نہ کیجئے
اور عسکریؑ کے واسطے مہدیؑ کے کرم سے — اے ثانیِ جعفرؑ ترے دلدار کے صدقے
حل کیجئے مشکل مری اب ناک میں دم ہے
عباس علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

(٩)

بن آپکے کونین میں کوئی نہیں یاور — ہے عار اگر غیر سے سائل ہو یہ مُضطر
برگشتہ زمانہ ہے کہوں کس سے میں جا کر — اب جلد خُدا کیلئے ابنِ شہِ صفدر
حل کیجئے مشکل مری اب ناک میں دم ہے
عباس علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

۱۰

عباس علمدار تری شان کے قرباں کیا عرض کروں کہتا ہوں ناچار پریشاں
حل کردے مرے عقدۂ لاحل کو تو اس آں از بہر بتول اے شہ مرداں کے دل و جاں
حل کیجئے مشکل مری اب ناک میں دم ہے
عباسؑ علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

۱۱

عباسؑ علیؑ قاسمؑ و اکبر کیلئے اب اور عون و محمدؑ کے اور اصغر کے لیے اب
حُر کے لیے اور مسلم بے پر کیلئے اب ہاں جلد حبیب ابنِ مظاہر کے لیے اب
حل کیجئے مشکل مری اب ناک میں دم ہے
عباس علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

۱۲

دو ٹکڑے کیا حیدر کرّار نے اژدر طفلی میں انھیں حق نے کیا حیدر و صفدر
سلماں کو چھڑا شیر سے کاٹا سرِ عنتر تم اُن کے پسر ہو میں غلام شہِ قنبر
حل کیجئے مشکل مری اب ناک میں دم ہے
عباس علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

۱۳

ہے دل سے ثناخواں یہ نحیف اے میرے مولا میں تم پہ فدا صدقے یہ گھر بار ہے سارا
بہر حسنینؑ و نبیؐ وحیدر و زہراؑ ہو عرض یہ مقبول مرے اے شہِ والا
حل کیجئے مشکل مری اب ناک میں دم ہے
عباس علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

مناجات

بارگاہِ عباسؑ علمدار

(١)

ہوں میں حیراں بہت اے نائبِ حیدرؑ مدد دے   غم نے گھیرا ہے مجھے اے شہِ صفدر مدد دے
عاشقِ سبطِ نبیؐ فدیۂ داور مدد دے   قوتِ بازوئے فرزندِ پیمبر مدد دے
اے علمدارِ شہِ بیکسؑ و بے پر مدد دے
مدد دے حضرت عباسؑ دلاور مدد دے

(٢)

آپ کے ہاتھ میں اعجازِ یدُاللٰہی ہے   آپ کے پنجے میں زورِ اسدُاللٰہی ہے
بخشی خالق نے دو عالم کی تمہیں شاہی ہے   آپکا حکم رساں ماہ سے تا ماہی ہے
اے علمدارِ شہِ بیکسؑ و بے پر مدد دے
مدد دے حضرتِ عباسؑ دِلاور مدد دے

(٣)

ہوا اس غم سے چھلنی ہے مرا سینہ مولا   اب بگڑتا نظر آتا ہے سفینہ مولا
آپ کو ہے قسم شاہِ مدینہ مولا   تھام لو بہرِ خدا میرا سفینہ مولا
اے علمدارِ شہِ بیکسؑ و بے پر مدد دے
مدد دے حضرت عباس دِلاور مدد دے

(۴)

آپ ہیں اُس شہِ کونین کے فرزند دلیر — جس نے مغرب سے لیا خسرِ خاور کو پھیر
حال روشن ہے مرا آپ پہ اے حق کے شیر — کیجئے للہ مری عقدہ کشائی میں نہ دیر
اے علمدار شہِؑ بیکس و بے پَر مدد دے
مدد دے حضرتِ عباسؑ دلاور مدد دے

(۵)

اب ہے گردوں نے بہت مجھکو ستایا مولا — رنج پر رنج بہت مجھکو دکھایا مولا
اُس کی گردش نے وطن مجھ سے چھڑایا مولا — لو خبر جلد میری بہرِ خدا یا مولا
اے علمدار شہِؑ بیکس و بے پَر مدد دے
مدد دے حضرتِ عباسؑ دلاور مدد دے

(۶)

ہے دو عالم کی شہا عقدہ کشائی تم سے — کون ہے جسکی نہ اُمید بر آئی تم سے
مُستفیض اے شہِ دوراں ہے خدائی تم سے — ہوئی ہے بندے کی حاجت رَوائی تم سے
اے علمدار شہِؑ بیکس و بے پَر مدد دے
مدد دے حضرتِ عباسؑ دلاور مدد دے

(۷)

چرخ ہر طور نیا مجھ کو دکھاتا ہے رنگ — شعبدہ بازی سے اسکی ہیں نہایت ہوں تنگ
میں گدا، آپ ہیں بخشندۂ تاج و اورنگ — واسطے حضرت شبیر کے کیجئے نہ درنگ
اے علمدار شہِؑ بیکس و بے پَر مدد دے
مدد دے حضرت عباسؑ دلاور مدد دے

(۸)

کس پہ احسان نہ عالم میں تمہارا مولا — آپ کس کس کے نہیں درد کے چارا مولا
لیجئے جلد خبر میری خدارا مولا — میں نے بھی آپکو مشکل میں پکارا مولا

اے علمدار شہِ بیکس و بے پر مدد دے
مدد دے حضرتِ عباسؑ دلاور مدد دے

(۹)

آپ فرزندِ ید اللہ ہیں اور نور العین — کامیاب آپ سے ہے اے شہِ دالاکونین
ملتمس ہے یہ گنہگار تو با شیون و شین — مجھ پہ بھی اک نظرِ لطف ہو بہرِ حسنین

اے علمدار شہِ بیکس و بے پر مدد دے
مدد دے حضرتِ عباسؑ دلاور مدد دے

(۱۰)

تم کو دندانِ پیمبر کی قسم یا آقا — اور زخمِ سرِ حیدرؑ کی قسم یا آقا
پہلوئے فاطمہؑ اطہر کی قسم یا آقا — دل صد پارۂ شبر کی قسم یا آقا

اے علمدار شہِ بیکس و بے مدد دے
مدد دے حضرتِ عباسؑ دلاور مدد دے

( )

آپ کو ہے سرِ سلطانِ شہیداں کی قسم — شہِ قاسم کی قسم، اکبرِ ذیشان کی قسم
عونِ جعفر کی قسم، اصغرِ ناداں کی قسم — اور ہے بنتِ علی سرِ عریاں کی قسم

اے علمدار شہِ بیکس و بے پر مدد دے
مدد دے حضرتِ عباسؑ دلاور مدد دے

With Best Compliments
From

SHAHZAD IQBAL

DAWN PAPER MART

CAMPBELL STREET, KARACHI PAKISTAN
Phones Off : 213101-216860-219983 Res : 682097
Instaphone : 0321-221497 Fax No. : 2625104 Grams : "PARCHMENT"

AVWALA # 202681

With Best Compliments From

AL-NOOR TILES

Ramji Somaya Road, off Nishtar Road,
Near Shoe Market, Karachi-3

Tel : 7217287 - 7213100

KODWAVWALA # 202681

مناجات

بارگاہِ حضرت عباسؑ علمدار علیہ السّلام

(۱)

اے راحتِ جانِ اسداللہ مدد کر　　اے سرورِ دانِ اسداللہ مدد کر
اے زیبِ مکانِ اسداللہ مدد کر　　اے شوکت و شانِ اسداللہ مدد کر
بیتاب ہوں اس وقت پئے للّٰہ مدد کر
اے یاورِ فوجِ شہِ ذیجاہ مدد کر

(۲)

اے مہرِ درخشاں علیؑ جلد خبر لے　　اے زینب بستانِ علیؑ جلد خبر لے
اے نورِ خدا جانِ علیؑ جلد خبر لے　　اے تابعِ فرمانِ علیؑ جلد خبر لے
اِس دم نہ سوالِ دلِ ناچار کو رد کر
اے عقدہ کشائے دوجہاں جلد مدد کر

(۳)

یاحضرتِ عباسؑ تُو دریائے عطا ہے　　ممتاز تیرے فیض سے خلقِ دوسرا ہے
تجھ سا نہ کوئی صاحبِ اقبال سُنا ہے　　وہ در ہے تیرا شاہجہاں جسکا گدا ہے
فیاض دو عالم تیری سرکار کو پا کر
سائل درِ دولت پہ ہوا اس لیے آکر

(۴)

قطرہ کو اگر چاہیئے تو دریا سے بڑا ہو　　ذرّہ نظر مہر سے خورشید ضیاء ہو
ہو رحم جو مُہر دے پہ تو وہ دم میں کھڑا ہو　　ہو جائے شرر برق اگر حکم ذرا ہو
ہر طور کی طاقت ہے تجھے خالق نے عطا کی
لینا خبر اس مورد آفات و بلا کی

(۵)

میں دامِ مصیبت میں ہوں تو عقدہ کُشا ہے　　میں شکلِ مریضاں ہوں تو درمانِ شفا ہے
حلقہ کیے اب لشکرِ اندوہ کھڑا ہے　　بے آڑ ہوں میں تو سپرِ حفظ خدا ہے
بھولا رہِ اُمّید یہ ناچیز حزیں ہے
یا شاہ تُو خضرِ رہِ ایمان دیقیں ہے

(۶)

ہے جوش پہ دریائے اَلم اے دلِ حیدرؒ　　اب غرق ہوا چاہتا ہے آہ یہ مُضطر
رکھا نہ زمانے نے مجھے خوش کبھی دم بھر　　اوقات کٹے نالہ و فریاد میں اکثر
دیکھا نہ جُدا قطرۂ آنسو کو پلک سے
یہ حال رہا اے شہِ دیں جورِ فلک سے

(۷)

یکجا صفتِ برق کہیں چین نہ پایا　　ہر دم رہا ابھرِ غم ناشاد کا سایا
مینہہ اشک کا گو دیدۂ پرنم نے گرایا　　پر نخلِ دعا میں ثمرِ عیش نہ آیا
پالا عوضِ عیش پڑا آہ سے ہم کو
پایا گُلِ اُمّید کی جا خارِ اَلم کو

(۸)

حیراں ہیں نرگس کی طرح دیدۂ خونبار — سُنبل سے زیادہ ہے پریشاں دلِ زار
دل مثل نسیم سحری چلتا ہے ہر بار — ہے باغ جہاں اپنے لیے ہر روشِ خار
نہ یار نہ یاور ہے غریب الوطنی ہے
جز آپ کے کس سے کہوں جو دل پہ بنی ہے

(۹)

لالہ کی طرح داغ پڑے سینکڑوں دل پہ — مُرجھا گئے برگِ شجرِ عقل سراسر
آئی چمنِ تن میں خزاں اے دلِ حیدرؑ — سرسبز برائے حَسنؑ سبز قبا کر
سروقدِ زیبا پہ نے امداد دکھا دے
اے ساقیٔ کوثر کے پسر مجھ کو بچا دے

(۱۰)

اے مُنتظرِ دیدۂ خونبار مدد کر — نورِ نظرِ حیدرِ کرارؑ مدد کر
ہوں قیدِ تردّد میں گرفتار مدد کر — یا شاہ پئے عابدؑ بیمار مدد کر
یہ جورِ فلک دیکھئے اس وقت میں آکر
کس طرح چلے بارِ شتر مور اُٹھا کر

(۱۱)

گو رنج دکھاتا ہے مجھے چرخ یہ صدہا — پر لطف و کرم پر تیرے نازاں ہوں میں شاہا
مرنے کی نہیں فکر ہے اپنی مجھے اصلا — یا حضرتِ عباس تُو ہے مثلِ مسیحا
برگشتگیٔ چرخ کا کب خوف یہاں ہے
فرعون جو دُشمن ہے تو مُوسیٔ زماں ہے

(۱۲)

چودہ[۱۴] جو ہیں معصوم ہر اک خاصۂ داور　مدّاح ہے جن بندوں کا خود خالقِ اکبر
ہر ایک کے صدقے سے بس اے دلبر حیدر[ع]　شاداں کرو اس شائقِ ناچار کو آکر

مشکل کرو حل حضرتِ شبیرؑ کا صدقہ
زہرا[س] کا حسن[ع] کا شہِ دلگیر کا صدقہ

حاضری

بانی ہے جو مجلس کے شامل ہے جو مجلس میں
اُن کی بھی ذرا سُن لو عباس کا صدقہ دو

بے آس نہ اب کرنا اُمید جو لائے ہیں
معصوموں کے صدقہ میں عباس کا صدقہ دو

بن بیاہوں کی ہو شادی پھولے پھلے دُنیا میں
ہم سب کی مُرادیں دو عباس کا صدقہ دو

کنیزیں ہیں غمگی زیارت کے لیے بی بی
اب زیادہ نہ تڑپاؤ عباس کا صدقہ دو

جنّت کی ہو شہزادی جنّت میں جگہ دینا
حسین[ع] کی ہو مادر عباس کا صدقہ دو

قمر بنی ہاشم کی یہ حاضری رکھی ہے
یا فاطمہ زہرا[س] عباس کا صدقہ دو

لِلّٰہ نذر دے دو عباس کا صدقہ دو
یا بنتِ نبی لِلّٰہ عباس کا صدقہ دو

بیمار ہے کہ بی بی ناچار ہیں ہم بی بی
صحت عطا ہو للہ عباس کا صدقہ ہو

مجلس ہے یہاں بی بی شبیر کے عاشق کی
مقبول عزا ہوئے عباس کا صدقہ دو

قرض ادا کر دو دشمن سے بھی اماں ہو
شبیر کا نذرانہ عباس کا صدقہ دو

اللہ کی پیاری ہو شہزادی ہماری ہو
جھولی ہماری بھر دو عباس کا صدقہ دو

حاضری حضرت عباس

کرتے ہیں لوگ بازوئے سرور کی حاضری
کی کربلا میں کس نے دلاور کی حاضری

جو عاشقانِ شاہ ہیں ان کو ضرور ہے
حضرت کے اس غریب برادر کی حاضری

آتی ہیں بے کسئ علم دار اُس کو یاد !
خالی ثواب سے نہیں صفدر کی حاضری

کرتے ہیں عرض باپ سے جنت میں شاہِ دین
چلئے حضور ہے میرے یاور کی حاضری

کہتے ہیں فاطمہ سے یہ جنت میں مصطفےٰ
ہر گھر میں ہوتی ہے تیرے دلبر کی حاضری

آتی ہے فکر و فاقۂ آلِ عبا کی یاد
ہوتی ہے جبکہ میرے دل میں حیدر کی حاضری

گر ہم نہ زندگی میں گئے وہاں تو بعد مرگ
ہو گی نصیب روضۂ انور کی حاضری

قمرِ بنی ہاشم کے روضہ پہ جا کر
میں آنکھوں میں آنسو بہایا کروں گی

نہ چھوڑوں گی اُن کے روضہ کی جالی
جو کچھ مجھ کو لینا ہے لے کر رہوں گی

فاطمہؑ بی بی نے بیٹا بنایا
نبیؐ بھی خوش ہو علیؑ بھی خوش ہو
اُمّ البنین کا چاند ہو پیارا
گھر پر انھیں کے میں مانگا کروں گی

مشکِ سکینہ لے کر چلے جب
نہر پہ پہرہ بیٹھ گیا جب
تیور بدل کر بولے عباس
دریا سے پانی میں لے کر رہوں گا

نہر فرات ہے فاطمہ کی
آل پیاسی ہے سب انھی کی
بازو کٹا کر جان دے کر
حشر تک میں دریا پہ قبضہ کروں گا

بارگاہِ حضرت عبّاسؑ

طوفان کی خطرناک ہواؤں سے بچانا — عباس علمدار
میرا بیڑا ڈوبے نہ کہیں پار لگانا — عباس علمدار

موجوں کے تھپیڑوں نے پریشان کیا ہے — طوفان بپا ہے
تم کو مگر آسان ہے کشتی کا بچانا — عباس علمدار
جھولی میری بھر دو شہ کونین کا صدقہ — حسنین کا صدقہ
ورنہ میری حالت پہ ہنسے گا یہ زمانہ — عباس علمدار
تم آلِ نبیؐ ہو اور اولادِ علیؑ بھی — ولیوں کے ولی بھی
کیا بات گھرانے کی ہے کیا پاک گھرانہ — عباس علمدار
سُن لیجیو فریاد پیمبر کا تصدق — حیدر کا تصدق
رکھ لیجیو میری لاج کہ دُشمن ہے زمانہ — عباس علمدار
میں بھی ہوں بھکاری میری جھولی کو تو بھر دو — رحم اتنا تو کر دو
میری طرف بھی دستِ کرم اپنا بڑھانا — عباس علمدار
دو باتوں میں سے ایک بھی پوری ہو جو آقا — تو پار ہے بیڑا
یا در پہ بُلانا مجھے یا خواب میں آنا! — عباس علمدار

یا علیؑ

مُشکل میں ان کی کیجئے امداد یا علیؑ
آفت رسیدہ کرتے ہیں فریاد یا علیؑ

حضرت رسولؐ، فاطمہؑ کا تم کو واسطہ
ہم لوگ رنج و غم سے ہوں آزاد یا علیؑ

عباسؑ و اکبرؑ و علیؑ اصغر کا واسطہ
گھر مومنوں کے کیجئے آباد یا علیؑ

اس بارگاہِ عالیہ کا کیجئے لحاظ
فرمائیے مدد پئے سجادؑ یا علیؑ

آقا قسم ہے باقرؑ و جعفرؑ کی آپ کو
لبیک اپنے لب سے ہو ارشاد یا علیؑ

از بہر کاظمؑ از پئے ضامن علیؑ رضا
ہو دُور پڑ گئی ہے جو اُفتاد یا علیؑ

بہرِ نقیؑ بہرِ تقیؑ بہرِ عسکریؑ
شیعوں کا ہر گھڑی رہے دِلشاد یا علیؑ

مولا برائے جعفرِ طیارؑ لو خبر
اندیشہ ہے ہمیں نہ ہوں برباد یا علیؑ

نادِ علیؑ بہ حکم خُدا جب نبیؐ پڑھیں
مُشکل میں تم کو کیوں نہ کریں یاد یا علیؑ

اعزازؔ کی طرح جو ہیں مقروض اور حزیں
اب سب کی حسبِ حال ہو امداد یا علیؑ

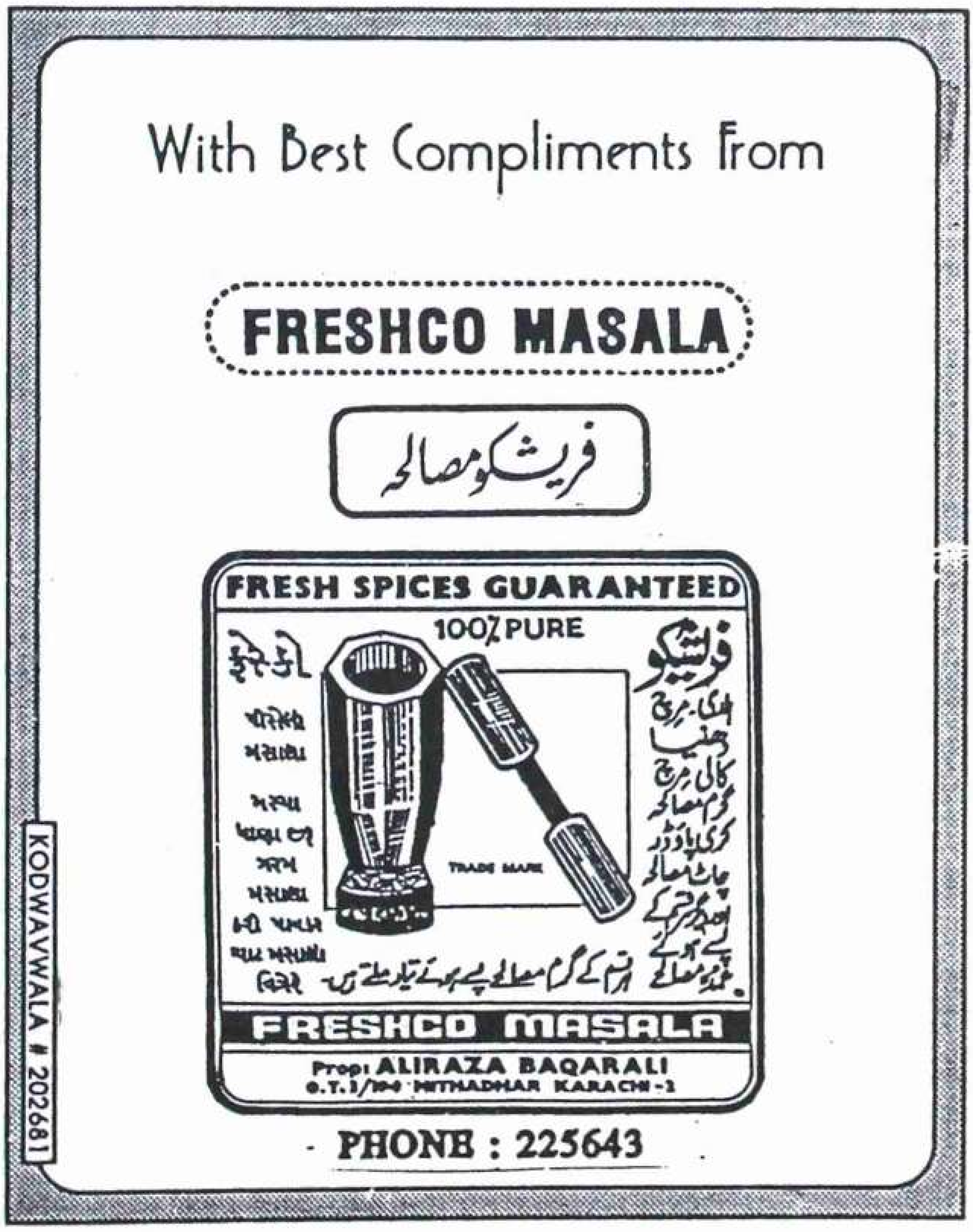

WITH COMPLIMENTS FROM

☆☆☆ ☆☆☆ ☆☆☆

★ ★ ★ ★ ★

SERVICES INTERNATIONAL

CLEARING, FORWARDING & SHIPPING AGENTS

Al-Yousuf Chambers,
5th Floor Room No. 3,
Shahrah-e-Liaquat, Karachi.
Phones: 218741, 219253 & 219289

حضرت عباسؑ علمدار

سوز اگ تشنگیٔ شوق پا گئے عباسؑ
لبِ فرات سے پیاسے ہی آگئے عباسؑ

وہ شمع جس کو کیا تھا رسول نے روشن
بُجھا چکا تھا زمانہ جلا گئے عباسؑ

جُھکے تو سجدۂ خالق میں جُھک گئے کونین
بڑھے تو سارے زمانے پہ چھا گئے عباسؑ

ہر ایک حال میں تھی قوتِ یداللہ
علیؑ کی جنگ کے جوہر دکھا گئے عباسؑ

رہا نہ کوئی بھی عباسؑ اور وفا میں فرق
کچھ ایسے لرزے وفا میں سما گئے عباسؑ

سکینہ دیتی تھی تسکین یہ کہہ کے بچّوں کو
وہ آرہے ہیں وہ آئے وہ آگئے عباسؑ

نظر نظر میں عباس اور بس عباسؑ
کچھ اس طرح میرے دل میں سما گئے عباسؑ

وفا کی جان حضرت عباسؑ

جانِ دین عباس ہیں جانِ وفا عباسؑ ہیں
راہِ تسنیم و رضا کے راہنما عباسؑ ہیں

نورِ چشمِ احمدِ مختارؐ ھاروںِ حسینؑ
ہم شبیہِ مرتضیٰؑ مشکل کُشا عباسؑ ہیں

خیر ہی گزری کہ خود کو کہہ دیا ابدِ حسینؑ
ورنہ کہہ دیتا نصری کہ خُدا عباسؑ ہیں

کیوں نہ ہو مقبولِ داور ذاتِ عباسؑ جری
فاطمہؑ مظلوم کے دل کی دُعا عباسؑ ہیں

کشتیٔ دینِ محمدؐ کو ڈبو سکتا ہے کون
با دبا زینبؑ کی چادر ناخُدا عباسؑ ہیں

عزم واستقلال کے پیکر شجاعت کے دھنی
صبر کے خوگر مثالِ مرتضیٰؑ عباسؑ ہیں

زینبؑ و کلثومؑ کی ڈھارس مددگارِ حسینؑ
آس بچوں کی بڑوں کا آسرا عباسؑ ہیں

پیامِ حضرتِ عباسؑ

ہے خوش قسمت، یہ حُسن انتظامِ عباسؑ کا
مُحبانِ علیؑ فیضیابِ عباسؑ کا

بعد حیدرؑ ہے وفاداروں میں نامِ عباسؑ کا
حشر تک کوئی نہیں قائم مقامِ عباسؑ کا

اللہ اللہ یہ بلندی یہ مقامِ عباسؑ کا
کتنے آقاؤں کا آقا ہے غلامِ عباسؑ کا

میرے لب پر رات، دن رہتا ہے نامِ عباسؑ کا
وہ میرے آقا ہیں اور میں ہوں غلامِ عباسؑ کا

اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا ثبوتِ دائمی
اب بھی نہر العلقما پر ہے قیام عباسؑ کا

صلوات ابوالفضل عباسؑ

صلوات وسلام عباسؑ پہ ہو مشکل کر و حل عباسؑ علی صلوات

حیدر کا پسر زہرہ کا جگر ہے اُمّ البنین کا نورِ نظر
حلاّلِ مشکل کے دلبر مشکل کر و حل عباسؑ علیؑ صلوات

شبیرؑ کے لشکر کے سردار سقائے حرم شبیر جرار
ہو آپ اشر کے علمبردار مشکل کر و حل عباسؑ علیؑ صلوات

اے شاہِ مشک و علم جلدی اے ماہِ بنی ہاشم جلدی
برطو ہو خدا جانم مدد دی مشکل کر و حل عباسؑ علیؑ صلوات

سقائے سکینہؑ ابنِ علیؑ ہے صدمہ سے جان ہونٹوں پہ رہی
امداد میں ہے کیوں دیر لگی مشکل کر و حل عباسؑ علیؑ صلوات

اے فاتح خیبر کے دلبر اے لشکرِ سرور کے سردار
اے سبطِ پیمبرؑ کے غمخوار مشکل کر و حل عباسِؑ علیؑ صلوات

دیتی ہوں تمہیں اکبر کی قسم قاسم کی قسم صغرا کی قسم
بلوے میں کھلا اس سر کی قسم مشکل کر و حل عباسِؑ علیؑ صلوات

ہے واسطہ پیاری سکینہؑ کا اب لیجئے خبر جلدی آقا
عباس کے نام پر جان فدا مشکل کر و حل عباسِؑ علیؑ صلوات

عابد کی قسم تم کو آقا بیمار جو ہو پائے شفاء
مدفن ہو میرا درِ کربؑ و بلا مشکل کر و حل عباسِؑ علیؑ صلوات

ہے مہافو آپ کی کنیز مولا روضے پر اسے لو جلد بلا
مشتاقِ زیارت ہوں مولا مشکل کر و حل عباسؑ علیؑ صلوات

باب الحوائجؑ

عباس جانِ مرتضیٰؑ باب الحوائجؑ المدد
لختِ دلِ مشکل کشا باب الحوائجؑ المدد

سقائے آلِ مصطفےٰؐ باب الحوائجؑ المدد
سوکھے لبوں کا واسطہ باب الحوائجؑ المدد

ہر ایک حاجت مند ہے ہر لب پر آہیں سرد ہیں
اے خالق کے حاجت رواں باب الحوائجؑ المدد

اغیار تو اغیار ہیں خود اپنے ہی بیزار ہیں
بھائیؑ سے ہے بھائیؑ ہے جدا باب الحوائجؑ المدد

زردار اب نادار ہیں کل پھول تھے اب خاک ہیں
نقشہ بدل کردہ گیا باب الحوائجؑ المدد

بحرِ سکینہ آیئے اب تو مدد فرمایئے
مشک و علم کا واسطہ باب الحوائجؑ المدد

ہے دشمنِ دین ہر طرف اے دلبرِ شاہِ نجف
یہ وقت ہے مدد کا باب الحوائجؑ المدد

ٹوٹے ہوئے دل جوڑیے اور روز باطل توڑیے
از بحرِ شاہ کربلا باب الحوائجؑ المدد

زنداں سے قیدی ہو رہا بیمار پا جائیں شفا
زین العبا کا واسطہ باب الحوائجؑ المدد

ہیں اہلِ غم پابندِ غم زینبؑ کے خطبوں کی قسم
باطل کی امڈی ہے گھٹا باب الحوائجؑ المدد

آخر ریاضِ بے ہنر جائے تو جائے کدھر
ہے آپ کے در کا گدا باب الحوائجؑ المدد

شبیرؑ کا صدقہ

یا حضرتِ عباسؑ مدد کے لیے آؤ — شبیرؑ کا صدقہ
شبیرؑ کا تصدق میری حاجت کو دلاؤ — شبیرؑ کا صدقہ
میں پنجتنِ پاک کی دیتی ہوں قسم اب — شبیرؑ کا صدقہ
مطلب میرے دل کا میرے خالق سے دلاؤ — شبیرؑ کا صدقہ
میں پیاسِ سکینہؑ کی قسم دیتی ہوں عباسؑ — جلد آؤ میرے پاس
یہ وقت نہیں دیر کا اعجاز دکھاؤ — شبیرؑ کا سدقہ
بے پردگیٔ زینبؑ و کلثومؑ کا صدقہ — کبریٰ کا تصدق
اعجاز دکھاؤ لبِ اعجاز ہلاؤ — شبیرؑ کا صدقہ
جو لا بلد آفاق میں ہو مضطر و نالہ۔ ان کو شہِ ذیشان
اصغر کے لیے دولتِ اولاد دلاؤ۔ شبیرؑ کا صدقہ
فریاد کناں بندی ہوں بحرِ زیارت۔ باسطرِ غم و حسرت
مولا ہمیں اب روضۂ انور پہ بلاؤ۔ شبیرؑ کا صدقہ
یا حضرتِ عباسؑ ہو تم لشکرِ عالم۔ سلطانِ مکرّم
منجدار میں کشتی ہے میری پار لگاؤ۔ شبیرؑ کا صدقہ
آنکھوں میں ملوں چہاردہ معصوم کے در پر حج بھی ہو میسّر
للہ میری رہبری کرنے کو تم آؤ۔ شبیرؑ کا صدقہ
کب سے یہ کنیز آپ کی چلّائی ہے آقا۔ تم دیر نہ کیجیو
اب جلدی سے لبّیک کی آواز سنا دو۔ شبیرؑ کا صدقہ
صدقہ علی اکبر کی جوانی کا تصدق۔ اصغرؑ کا تصدق
جو بھی ہیں بیمار انھیں جلد شفا دو۔ شبیرؑ کا صدقہ

حضرت عباسؑ کی وفا

عباسؑ کی وفا کو کیا پوچھتے ہو ہم سے
جو پوچھنا ہے پوچھو مشکیزۂ علم سے
اس کی صداقتوں کا کچھ ہے جلال ایسا
گھبرا رہی ہے دنیا عباسؑ کی قسم سے
قربانیوں وفا کا کعبہ بنا رہا ہے
جو نقش ہے ابھرتا عباسؑ کے قدم سے
کہتی تھی رو کے زینبؑ کیا ان کی دوں اجازت
ڈھارس بندھی ہے بھیا ہم سب کی تیرے دم سے
اک بار جھک کے مولا سیدھے نہ ہو سکے پھر
ٹوٹی کمر کچھ ایسی اس باوفا کے غم سے
بابِ مراد ان کو جب ہے ریاضؔ مانا
مایوس کس طرح ہو عباسؑ کے کرم سے

وفا رکھنا

عباسؑ علی ؑ شہ ؑ کو ایک پل نہ جُدا کرنا
نرغہ ہے لعینوں کا احساس ذرا کرنا
جب چاند پہ زہراؑ کے باطل کی گھٹا چھائے
اے چاند وفاؤں کے تنویرِ وفا رکھنا
یہ کہہ کر کیا رخصت مادر نے مدینہ سے
عباسؑ تو زینبؑ کے پردے کی بقا کرنا

جب پیاس کا غلبہ ہو اور سامنے دریا
ایسے میں میرے دلبر احساس وفا کرنا
جانِ دلِ زہراؑ اب تیرے ہی حوالے ہے
اپنے کو فدا کرنا سرور کی بقا کرنا
یہ پیاسی سکینہ کی چاہت کی نشانی ہے
مشکیزے کو پرچم سے ہرگز نہ جدا کرنا
صغراؑ غمِ فرقت میں گھٹ گھٹ کر یہ کہتی تھی
اکبرؑ کو میرے زندہ اے میرے خدا رکھنا

شہؑ نے کہا چھن جائے جب سر سے ردا تیری
بالوں سے بہن اپنے چہرے کو چھپا رکھنا
شہؑ بولے سکینہؑ جو تڑپے میری فرقت میں
سینے پہ سلا لینا چھاتی سے لگا رکھنا
عباسؑ یہ دیتے ہیں پیغام عزاداروں
اونچا میرے پرچم کو اے اہلِ عزا رکھنا
عباسؑ کی اے آقا بس اتنی گذارش ہے
گلزارِ سخن میرا تا حشر ہرا رکھنا

سقّارہ گیا

تشنہ لب دریا پر سقّارہ گیا
ہاں مگر پانی پہ قبضہ رہ گیا
آئیں گے لینے چچا مجھ کو ضرور
دل میں یہ ارمانِ صغراء رہ گیا

اے سکینہ مشک تیری کیا چھدی
چھد کے سقّا کا کلیجہ رہ گیا
نہر پر شانے جو غازی کے کٹے
کٹ کے بہنوں کا سہارا رہ گیا
جب سُنا عباس بھی مارے گئے
پھٹ کے زینبؑ کا کلیجہ رہ گیا
رو کے مقتل میں یہ کہتے تھے حسینؑ
آؤ بھائی میں اکیلا رہ گیا
سُن کر بچّوں کی صدائیں العطش
شیر کا لاشہ تڑپتا رہ گیا
کی وفا عباس نے اس شان سے
حشر تک پیاسے کا چرچا رہ گیا
المدد عباسؑ زینبؑ نے کہا
قید ہو کر جب بھتیجا رہ گیا
دیکھ لے روضے کو چھپ کر نامدار
دل میں یہ نقشہ تمنّا رہ گیا

نائبِ حیدر

عباسؑ کو علیؑ کی نیابت پہ ناز ہے
مداح کو بھی اس لیے مدحت پہ ناز ہے
اُم البنین کو چنتے ہیں اس خاندان سے
جس خاندان کو اپنی شجاعت پہ ناز ہے
حیدرؑ نبیؐ کے، نائب حیدرؑ حسینؑ کے
بابا کی طرح بیٹے کو نسبت پہ ناز ہے
خلقت ہوئی ہے صرف شجاعت کیواسطے
عباسؑ کو بھی اسلئے خلقت پہ ناز ہے
احمدؐ کو مرتضیٰؑ کی شجاعت پہ ناز تھا
سرورؑ سے پوچھو کس کی شجاعت پہ ناز ہے

وہ گھر ولید کا ہو کہ ساحل فرات کا — شبیرؑ کو اخی کی اطاعت پہ ناز ہے
مومن کو بالعموم تو زائر کو بالخصوص — عباسؑ سب کو تیری حمایت پہ ناز ہے
کہتی ہیں ہم کو کون کرے گا بھلا اسیر — زینبؑ کو اپنے بھائی کی ہمت پہ ناز ہے
بولی سکینہ پانی پلاؤ گے تم ضرور — ہم کو چچا تمہاری محبت پہ ناز ہے

کیا زور بازوؤں میں تھا، کٹنے کے بعد بھی
زہراؑ کو حشر میں اسی قوت پہ ناز ہے

With Best Compliments
From

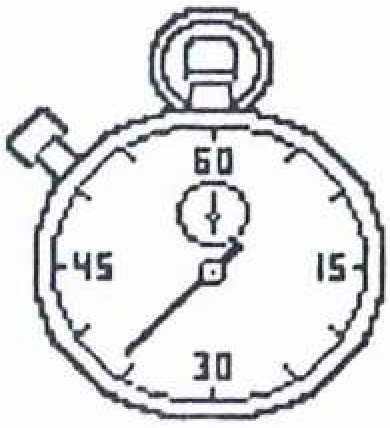

Proprietor
MOHD. ALI BAQAR ALI

MOHAMMEDI ELECTRONICS
Watches, Clock & Calculator

Shop No. 37, Boulton Market, Ground Floor,
M.A. Jinnah Road Karachi-74000
Phone : 227583

KODWAVWALA # 202681

With Best Compliments From

AL-ABBAS ENTERPRISES
Oil & Fresh Water Bunkering
& General Order Suppliers

MEHNAZ & RIFFAT ENTERPRISES
Clearing, Forwarding, Shipping Agent
& General Suppliers

ROOM NO. 1, BABUL ISLAM MASJID,
NEAR BOAT BASIN, KEAMARI, KARACHI.
TEL : Off. 270333 - 271319
Res : 7217920 - 7217542

KODWAVWALA # 202681

مناجات

غریبوں کا والی علیؑ ہے علیؑ ہے
علیؑ نے کروڑوں کی جھولی بھری ہے
خُدا کی خدائی کا مالک علیؑ ہے
نبی کا رضی ہے نبی کا وصی ہے
ولی ہے حقیقت میں حق کا ولی ہے
امام جہاں ہے غنی ہے سخی ہے
علیؑ نے کروڑوں کی جھولی بھری ہے

بتاؤں تمھیں کون مولا علیؑ ہے
نبوت کے گلشن کی کھلتی کلی ہے
علیؑ ہے محمدؐ محمدؐ علی ہے
جو دستِ خدا ہے وہ دست علی ہے
علیؑ نے کروڑوں کی جھولی بھری ہے

علیؑ کی کنیزی میں قسمت کھلی ہے
علیؑ کی محبّت میں دُنیا ملی ہے
علیؑ کی گدائی میں آفت ٹلی ہے
علیؑ کی فقیری میں ہر آلِ ولی ہے
علیؑ نے کروڑوں کی جھولی بھری ہے

چلو آج احمدؐ کے دلبر سے مانگیں
نجف کے دھنی شاہ کوثر سے مانگیں
سخاوت کے گہرے سمندر سے مانگیں
اگر مانگنا ہے تو حیدرؑ سے مانگیں
علیؑ نے کروڑوں کی جھولی بھری ہے

علیؑ کے تصدق میں مَیں جی رہی ہوں
علیؑ کا ہی دم ہر گھڑی بھر رہی ہوں
علیؑ کے ہی ٹکڑوں پہ میں پَل رہی ہوں
علیؑ پہ فدا ہوں علیؑ پہ فدا ہوں
علیؑ نے کروڑوں کی جھولی بھری ہے

جو پہچانا اور مانا رہبر علیؑ کو
تو سمجھوں وہی جان پیارے نبی کو
خدا کو پایا جس نے ہٹایا خدی کو
یہ دعویٰ ہے سب کا علیؑ کے محبّو!
علیؑ نے ہزاروں کی جھولی بھری ہے

With Best Compliments From

INDUSTRIAL DISTRIBUTORS OF

P.S.O. & CASTROL GRADE LUBRICANT & GREASES

AMY & COMPANY

112 - Aiwan-e-Tizarat Road, Karachi-74000

Tel : 2427214 - 2429471

KODWAVWALA # 202681

With Best Compliments From

KARAMALLY SONS

INDUSTRIAL SUPPLIERS & SALES AGENTS

207, Qamar House,
M. A. Jinnah Road,
Karachi-74000
(Pakistan)

Tel	: 200820-1
Fax	: (9221) 241-7496
Telex	: 23035 & 23038
	PCOKR PK (BOX 464)
Cable	: ZEHRACO

KODWAVWALA # 202681

مناجات حضرت امیرالمومنین

کہدے تو صبا حیدرِ کرار سے جا کر　　شاہا مجھے گھیرا ہے بہت رنج نے آکر
کہلا کے تیرا غیر سے سائل ہو نہیں جا کر　　کہتا ہوں یہی سوئے نجف ہاتھ اٹھا کر
اس دامِ بلا سے مجھے یا شاہ رہا کر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہر خدا کر

حیراں مجھے اس درد نے بیہات کیا ہے　　گردوں نے مجھے موردِ آفات کیا ہے
خالق نے تجھے قاضیٔ حاجات کیا ہے　　بیشک تجھے حلالِ مہمات کیا ہے
انعام مجھے اپنی طرف سے تو عطا کر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خدا کر

یا شاہ ترا حیدرِ کرارؑ لقب ہے　　خیبر شکن و قاتلِ کفّار لقب ہے
احمد کا وصی سیدِ ابرارؑ لقب ہے　　یہ میری زبان پر ترا ہر بار لقب ہے
اب ہے دم امداد نہ تاخیر ذرا کر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خدا کر

خواہاں ہوں نہ میں روم کا طالب ہوں نہ رے کا　　نہ شوکتِ کاؤس کا نہ صولت کیے کا
ہمسر مجھے ہونا نہیں کچھ حاتمِ طے کا　　محتاج مدد کا ہوں تری نے کسی شئے کا
بندہ ہوں ہوا خواہ ہوں اور ہوں ترا چاکر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خُدا کر

طفلی سے غلامی ہی کمر میں نے کسی ہے　　بستی تری اُلفت کی مرے دل میں بسی ہے
واللہ تری ذات میں فریاد رسی ہے　　حقّا کہ تو ہی احمدِ مرسلؐ کا وصی ہے
مخفی جو مری حاجتیں ہیں ان کو روا کر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خُدا کر

کونین میں ہے عقدہ کُشا نام تمھارا　　　کام آتا ہر اک کام میں ہے کام تمھارا
اے خاصۂ حق فیض تو ہے عام تمھارا　　　فریادؑ کدھر جائے یہ ناکام تمھارا
عقدہ کو مرے ناخنِ الطاف سے وا کر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خُدا کر

حیران ہوں یہ درد میں کس طرح نبھاؤں　　　ہے ننگ کہ جز تیرے مدد غیر سے چاہوں
مجبور ہوں بیکس ہوں جو کچھ ہوں سو ترا ہوں　　　محتاج ہوں سائل ہوں ترے در کا گدا ہوں
حسنینؑ کا صدقہ مجھے کچھ دیجیے منگا کر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خُدا کر

اب وقت مدد کا مری یا شاہِ زمن ہے　　　محتاج ہوں بے پر ہوں بڑا وقت کٹھن ہے
ہمدم ہے نہ مونس نہ کوئی دردِ شکن ہے　　　اور درپئے آزار مرے چرخ کہن ہے
تم بن مرا کون ہے کہوں کس سے میں جا کر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خُدا کر

اب اپنی غلامی میں اس عاصی کو بھی جا دو　　　اور قرض مرا اپنے خزانہ سے چکا دو
برداشت کو ہر چرخ کی ایک موذی بنا دو　　　ان آنکھوں سے وہ روضۂ پرنور دکھا دو
پہنچا دو مجھے روضہ پہ اس جا سے اُٹھا کر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خُدا کر

اے خسروِ دیں عرش کے سرتاج تمھیں ہو　　　مختار کی سرکار کے مختار تمھیں ہو
مشکل میں رسولوں کے مددگار تمھیں ہو　　　واللہ خلافت کے سزاوار تمھیں ہو
سب رُتبے ہوئے ختم تری ذات پہ آ کر
یا شاہِ نجف میری مدد بہرِ خُدا کر

دی ہے تمھیں اللہ نے کونین کی شاہی　　　کشتی کی مری ہوتی ہے خشکی میں تباہی
آقا مرے اب تک تو بہر طور نباہی　　　اب موجِ بلا گھیر کے اس دشت میں لائی
لے جائے گی کیا جانے کس سمت بہا کر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خُدا کر۔

مر جاؤں اگر کرب و بلا میں تو بھلا ہو — اور صحنِ مبارک میں مِرے دفن کی جا ہو
مداحی کا حضرتؑ کی فقط اتنا صلہ ہو — اک نامِ علیؑ وردِ زباں صبح و مسا ہو

اب مشہدی اس مصرعے کو ہر بار پڑھا کر
یا شاہِ نجف میری مدد بہرِ خدا ہو

مناجات امیر المومنین حضرت علیؑ ابنِ ابی طالب

آفت میں ہوں پھنسا مجھے مولا بچائیے — صدقہ سے پنجتن کے نہ در در دِھرائیے
مضطر ہوں بیقرار ہوں اب رحم کھائیے — اعدا پہ میرے قہر کی بجلی گرائیے

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچائیے
وقت مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

روزِ ازل سے آپ کا مشکل کشا ہے نام — مشکل پڑی ہے جس پہ وہیں آپ آئے کام
اندوہ غم میں رہتا ہے یہ مُبتلا غلام — مشکل کشائی کیجئے یا شاہِ صبح و شام

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

یا شاہ ہوں میں سخت پریشان اور ملول — گھیرے ہیں مجھ کو رنج والم بے سبب فضول
یہ رنج دُور ہوئیں خوشی ہوئے اب حصول — صدقہ سے اہلِ بیت کے یہ عرض ہو قبول

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

دشمن ہیں بے شمار میری جان زار ہے — رنج و الم سے ہر گھڑی سینہ فگار ہے
سیماب کی طرح مرا دل بیقرار ہے — تیرے کرم کا یا علیؑ اب انتظار ہے

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچائیے
وقتِ مدد مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

جو کچھ اثاثہ پاس تھا سب ہو گیا تمام ۔ نا داری اب ستاتی ہے یا شاہِ خاص و عام
آمد قلیل خرچ کی افراط ہے مدام ۔ کس طرح قرض سے ہو سبکدوش یہ غلام
رنج و محن سے اب مجھے آکر بچایئے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لایئے

مولا ادائے دین کی کیا ہو گی اب سبیل ۔ نازک ہے وقت کوئی نہ ہو گا مرا کفیل
احباب کے حضور نہ ہر گز ہوں میں ذلیل ۔ لیل و نہار رہتا ہوں اس غم سے میں علیل
رنج و محن سے اب مجھے آکر بچایئے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لایئے

جینے کا لطف جاتا رہا مٹی ہے خراب ۔ بسمل کی طرح کھاتا ہوں ہر وقت پیچ و تاب
اب کیجئے مدد میری اے آسماں جناب ۔ زر ہو عطا خزانہ حضرت سے بے حساب
رنج و محن سے اب مجھے آکر بچایئے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لایئے

دولت ہے نہ رفیق نہ رکھتا ہوں کوئی یار ۔ پرسانِ حال کیا ہو کوئی ہو نہیں بے دیار
اندوہ رنج و غم ہے مرے دل پہ بیشمار ۔ پیرِ فلک نے کر دیا بے چین و بیقرار
رنج و محن سے اب مجھے آکر بچایئے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لایئے

رنج و تعب میں رہتا ہوں ہر وقت صبح و شام ۔ ہوئے ترقی در نہ ہو تبدیل یہ غلام
اس رنج سے میں رہتا پریشان ہوں مدام ۔ لِلّٰہ مری عرض ہو مقبول یا امامؑ
رنج و محن سے اب مجھے آکر بچایئے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لایئے

احوال ہے سقیم میں اب ہو چکا تباہ ۔ تو دادرس ہے خالق کا اے کل کے بادشاہ
تجھ سا سخی ہوا ہے نہ ہو گا خدا گواہ ۔ لطف و کرم کی بندہ پہ اب کیجئے نگاہ
رنج و محن سے اب مجھے آکر بچایئے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لایئے

فریاد لایا ہوں مری اب داد دیجئے   قیدِ الم سے عاصی کو آزاد کیجئے
برباد ہو چکا مجھے آباد کیجئے   صدقہ سے اہلِ بیت کے دلشاد کیجئے

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچایئے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لایئے

دکھ درد سے بچایئے مولا مجھے مدام   اعداء کے شر سے حفظ واماں میں رہے غلام
حاسد رہیں ہمیشہ میرے جلتے صبح و شام   دشمن کا مرے دوزخِ اسفل میں ہو مقام

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچایئے
وقت مدد ہے یا علیؑ تشریف لایئے

دنیا میں مجھ سا کوئی نہ ہوگا گنہگار   ابلیس دھوکے دیتا ہے دن بھر میں بیشمار
مکر و دغا سے بچ نہیں سکتا میں زینہار   اس سے بچایئے مجھے یا شاہِ نامدار

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچایئے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لایئے

ممکن نہیں ہے آپ کی توصیف اے حضور   آدم سے پہلے آپکا پیدا ہوا ہے نور
مشکل میں ہر نبی کی مدد کی شیرِ غیور   مجھ سے بھی ہر بلا کو الگ کیجئے حضور

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچایئے
وقت مدد ہے یا علیؑ تشریف لایئے

دیتا ہوں آپ کو سرِ شبیرؑ کی قسم   بے پردگیٔ زینبؑ دلگیر کی قسم
اکبر کے خون کی اصغرؑ بے شیر کی قسم   اور سیدہ کی چادرِ تطہیر کی قسم

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچایئے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لایئے

عباس کی ہو التجا مقبول یا امام   جو جو کیا ہے عرض پذیرا ہو وہ تمام
خادم حضور کا ہوں اسمیں کچھ کلام   اب شرم تیرے ہاتھ ہے تیرا ہوں میں غلام

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچایئے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لایئے

STAR BRAND CHIP BOARD	Agents : Baluchistan Partical , Board Ltd. for Karachi & Sind.
MOWILITH GERMAN WHITE GLUE	Agents : Hoechst Pakistan Ltd. for Karachi & Sind.
FORMICA	Agents : Baluchistan Laminates.
VIOLIN BRAND CHIPBOARD	Agents : Sind Particle Board Mills Ltd.
INTERWOOD CARVINGS	Agents : (Interwood Associates Ltd.) for Karachi & Sind
INTERWOOD MOULDINGS	Agents : (Interwood Associates Ltd.) for Karachi & Sind
INTERWOOD DECORATIVE DOORS	Agents : (Interwood Associates Ltd.) for Karachi & Sind

MOWILITH
270
GERMAN WHITE GLUE

AL-ABBAS (PVT) LIMITED
Siddiq Wahab Road ,
Old Haji Camp Karachi

Phones :
721987

Cable : ABBASPLY

مناجات بارگاہِ مولائے کائنات

از میر انیسؔ

مبتلائے غم دلِ ناشاد ہے	منحرف چرخِ ستم ایجاد ہے
یہ زمانہ بر سرِ بیداد ہے	آپ پر روشن مری روداد ہے

اب مدد کیجئے دمِ امداد ہے
یا امیرالمومنینؑ فریاد ہے

یا علیؑ یا ایلیا یا یا الحسنؑ	اے رسولِ کبریا کے جان و تن
اے مددگار حبیبِ ذوالمنن	ہے ہجومِ حسرت و رنج و محن

اب مدد کیجئے دمِ امداد ہے
یا امیرالمومنینؑ فریاد ہے

ہے مدد کا وقت یا شاہِ نجفؑ	اک طرف میں ہوں اور زمانہ اک طرف
دیجئے مولا صدلئے لاتخف	جانِ شیریں مفت ہوتی ہے تلف

اب مدد کیجئے دمِ امداد ہے
یا امیرالمومنینؑ فریاد ہے

دکھ تو یہ اور ہمنفس کوئی نہیں	دیکھتا ہوں پیش و پس کوئی نہیں
میں تنِ تنہا ہوں بس کوئی نہیں	آپ بن فریادرس کوئی نہیں

اب مدد کیجئے دمِ امداد ہے
یا امیرالمومنینؑ فریاد ہے

آپ ہیں نامِ خدا دستِ خدا	آفتابِ مشرقِ لطف و عطا
جانشین حضرتِ خیرالورا	مقتدا والا ہمم بحرِ سخا

اب مدد کیجئے دمِ امداد ہے
یا امیرالمومنینؑ فریاد ہے

آپ کے در کا گدا ہوں یا علیؑ　　نامِ اقدس پہ فدا ہوں یا علیؑ
لائقِ لطف و عطا ہوں یا علیؑ　　قیدیئے دامِ بلا ہوں یا علیؑ

اب مدد کیجئے دمِ امداد ہے
یا امیرالمومنینؑ فریاد ہے

ہے محبت دل کو حد سے زیادہ　　بھولتی اک دم نہیں حضرت کی یاد
آپ پر ظاہر ہے میرا اعتقاد　　کس سے مانگوں پھر بھلا اپنی مراد

اب مدد کیجئے دمِ امداد ہے
یا امیرالمومنینؑ فریاد ہے

آپ کو روحِ پیغمبرؐ کی قسم　　آپ کو زہرائےؑ اطہر کی قسم
آپ کو شبیرؑ و شبرؑ کی قسم　　آپ کو سلمان و بوذر کی قسم

اب مدد کیجئے دمِ امداد ہے
یا امیرالمومنینؑ فریاد ہے

قربِ زین العابدینؑ کا واسطہ　　باقرؑ علم مبیں کا واسطہ
جعفرؑ صاحبِ یقین کا واسطہ　　کاظمؑ گردوں نشیں کا واسطہ

اب مدد کیجئے دمِ امداد ہے
یا امیرالمومنینؑ فریاد ہے

بہرِ سوزِ سینۂ موسیٰ رضا　　بہرِ اکرامِ تقیؑ مقتداء
بہرِ انوارِ نقیؑ شاہِ ہدا　　بہرِ علمِ عسکریؑ یا خدا!

اب مدد کیجئے دمِ امداد ہے
یا امیرالمومنینؑ فریاد ہے

مہدیؑ ہادیؑ کا صدقہ یا امام　　مطلبِ دل میرے بر لاؤ تمام
مجھ سے ہو سکتا نہیں کچھ انصرام　　آپ پر موقوف ہیں سب میرے کام

اب مدد کیجئے دمِ امداد ہے
یا امیرالمومنینؑ فریاد ہے

ہے زیارت کے لیے دل بیقرار روضۂ اقدس پہ کیونکر ہوں نثار
ہاں بلا لوائے امیرِ تاجدار آپ ذی قدرت ہیں ہیں بے اختیار

اب مدد کیجئے دمِ امداد ہے
یا امیرالمومنینؑ فریاد ہے

گھیرے رہتی ہے مجھے اکثر بلا ہند میں موجود ہے گھر گھر بلا
ہو بلا گرداں کر درد ہر بلا ہو نجف مسکن تو مدفن کربلا

اب مدد کیجئے دمِ امداد ہے
یا امیرالمومنینؑ فریاد ہے

طبع میں مولا روانی دیجئے تشنۂ کوثر ہوں پانی دیجئے
طاقتِ رنگیں بیانی دیجئے دل کو شوقِ مدح خوانی دیجئے

اب مدد کیجئے دمِ امداد ہے
یا امیرالمومنینؑ فریاد ہے

آپ کا مداح احقر ہے انیسؔ سب ثناء خوانوں میں کمتر ہے انیسؔ
بندۂ سلمان و قنبر ہے انیسؔ عاجز و حیراں و مضطر ہے انیسؔ

اب مدد کیجئے دمِ امداد ہے
یا امیرالمومنینؑ فریاد ہے

مناجات بارگاہِ پنجتنؑ

پیدا کیے ہیں نور سے حق نے یہ پنجتن احمدؐ علیؑ، بتولؑ، حسینؑ اور حسنؑ
ہے حلِ مشکلات کی میرے یہی جتن مشکل کے وقت آپ سے کہتا ہوں یہ سخن

مشکل پڑی ہے سر پہ مرے آ کے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کر دیا شاہِ پنجتنؑ

اوّل رسولِ پاک سے کرتا ہوں یہ سوال دریائے غم سے جلد لیجیئے مولا مجھے نکال
ہیگا جہاز چرخ میں میرا شکستہ حال ہوناخدا ئے دیں مری کشتی کو لو سنبھال
مشکل پڑی ہے سر پہ مرے آکے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتنؑ

بعد از نبیؐ تمہیں ہو وصی شیر کردگار کرتا ہوں عرض آپ سے یا شاہِ ذوالفقار
اب آپھنسی ہے ناؤ میری بیچ منجدھار مشکل کشا علیؑ میرے بیڑے کو پار اُتار
مُشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتنؑ

زوجہ علیؑ کی فاطمہ ہیں دخترِ رسول ان سے بھی باادب میں یہ کہتا ہوں دل ملول
بہرِ خدا یہ عرض میری اب کرو قبول مشکل شتاب حل ہو زیادہ نہ ہووے طول
مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتنؑ

کہتا ہوں پھر حسنؑ سے کہ یا حضرتِ امام اس بیکسی کے وقت میں آؤ ہمارے کام
ڈوبا ہوں چاہِ غم میں نکالو مجھے امامؑ ہو دستگیر خلق کے لو ہاتھ میرا تھام
مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتنؑ

کہتا ہوں پھر حسینؑ سے اس طرح برملا تم بھی میری مدد کرو یا شاہ کربلا
اس آتشِ الم نے میرا دل دیا جلا آیا ہے غم جدھر سے ادھر جاوے یہ بلا
مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتنؑ

گندم انھوں نے کھایا تو انکا ہوا یہ حال آدم کو جب بہشت سے حق نے دیا نکال
روتے پھرے وہ کوہ پہ گر کے ہزار سال لاچار ہو انھوں نے بھی تم سے کیا سوال
مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کر دیا شاہِ پنجتنؑ

آرا نہ چیرنا زکریا کو تا کمر وہ ذکرِ پنجتنؑ سے پنہ مانگتے اگر
ہوتا جو موم بنتا وہ فولاد کا شجر کہتے اگر پکار کے یا شاہ لو خبر
مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کر دیا شاہ پنجتنؑ

آیا عتاب حق کا سلیمان پہ جس گھڑی تھی ہاتھ میں انگوٹھی وہ دریا میں گر پڑی
گم ہو گئی تھی سلطنت دیو اور پری تب سوئے آسماں پکارے تھے یوں نبیؐ
مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کر دیا شاہِ پنجتنؑ

ایوب کے بدن کو تھے جب کھا گئے کرم تھا ضعف اس قدر کہ لبوں پہ تھا آیا دم
آئی ندا یہ ان کو کریں گے قبول ہم ایوب اس کلام کو تم پڑھ لو دم بدم
مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کر دیا شاہ پنجتن

یونسؑ نبی کو جبکہ تھی مچھلی نگل گئی حیران مضطرب تھے نہایت وہ اس گھڑی
کی جستجو بہت ہی یہ مشکل نہ حل ہوئی آخر شکم میں ماہی کے فریاد کی یہی
مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کر دیا شاہ پنجتن

حیرت کا یہ مقام ہے اور گونگو کی بات ۔ ارض و سما نہ ہوتا نہ دن ہوتا اور نہ رات
پیدا اگر نہ کرتا خدا پنجتنؑ کی ذات ۔ آساں کبھی نہ ہوتیں زمانہ کی مشکلات

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتنؑ

از بس جو کوئی مومنِ با اعتقاد ہو ۔ اور اس کو نام پنجتنؑ پاک یاد ہو
پھر کیوں نہ تیرے لطف عنایت سے شاد ہو ۔ آسان ہو جو کیسی مشکل مراد ہو

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتنؑ

مِن بعد مصطفےٰؐ کو ہیں برحق وصی علیؑ ۔ تم شاہِ دو جہاں ہو میں بندہ جعفری
رکھ لیجیو شرم میری بھی در در و رآخری ۔ محتاج بس کسی کا نہ کیجئے مجھے کبھی

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

فریادی مناجات

یارب شفیعِ عرصۂ محشر کا واسطہ ۔ اپنے ولی وصیِ پیغمبرؐ کا واسطہ
مشہور ہیں جو دخترِ زہرا جہاں میں ۔ اس دخترِ رسولِ مطہر کا واسطہ
جس کو کیا شہید لعینوں نے تشنہ کام ۔ اس بے وطن کا کشتۂ خنجر کا واسطہ
جس کو نہ دی دوا و غذا فوجِ شام نے ۔ اس بے کس و غریب مضطر کا واسطہ
جو کربلا میں شامیوں نے سر سے چھین لی ۔ زینبؑ کی اس ردائے مطہر کا واسطہ
بچے جو ہیں بچالے یتیمی سے ان کو تو ۔ یارب سکینہؑ دخترِ سرور کا واسطہ
اولاد کا نہ داغ کسی کو نصیب ہو ۔ یارب شہادتِ علی اصغرؑ کا واسطہ
جو جو وبائیں پھیلی ہوئی ہیں وہ دور ہوں ۔ تجھ کو جناب باقرؑ و جعفرؑ کا واسطہ

کاظمؑ کی اور رضاؑ و تقیؑ کی تجھے قسم
تجھ کو نقیؑ وصی پیمبرؐ کا واسطہ

مشہور عسکریؑ ہیں جو دونوں جہاں میں
اس اپنے شیر صاحبِ عسکر کا واسطہ

بہرِ جناب مہدیؑ دیں شاہ دوسرا
یا رب تجھے ہر اک پیمبرؐ کا واسطہ

عاشور کو شہید جو تا عصر ہو گیا
اس تشنہ لب حسینؑ کے لشکر کا واسطہ

With Best Compliments From

HAMSHARI ELECTRONICS

DEAL IN : REFRIGERATORS, AIRCONDITIONERS, TELEVISIONS, COOKING RANGES, DEEP FREEZERS AND DOMESTIC APPLIANCES

Shop No. 6, Hashmi Electronics Centre,
Abdullah Haroon Road, Saddar, Karachi.
☎ 7723215

KODWAVWALA # 202681

یا ضامن و ثامن

یا شاہِ خراسان میری امداد کو پہنچو یا ضامن و ثامن
دنیا کے ہمیں رنج و مصیبت سے بچاؤ یا ضامن و ثامن

وہ آپ کی مظلومی و تنہائی کے قرباں اے فاطمہ کی جان
مومن کی حمایت کے لیے طوس سے آؤ یا ضامن و ثامن

ہم واسطہ دیتے ہیں حسینؑ ابنِ علیؑ کا اور تشنہ لبی کا
ہر ایک بلا سے ہمیں اب آکے بچاؤ یا ضامن و ثامن

سجّاد و باقر کے تصدّق کرو احساں اے دین کے سلطان
اور قرض ادا کرنے کا سامان بتاؤ یا ضامن و ثامن

مولا یہ غریبی ہے یہ غریبوں کی تمنّا حاجت کو دلانا
جو روزی کا طالب ہے اسے روزی دلاؤ یا ضامن و ثامن

از بہرِ حسینؑ ابنِ علیؑ کیجیو امداد فریاد ہے فریاد
بیماروں کو صحت کی دوا لا کے پلاؤ یا ضامن و ثامن

از بہرِ محمدؐ و علیؑ ۔ از پئے زہرؑا و سیّد و آقا
ہو جائے ترقی ابھی مطلب کو دلاؤ یا ضامن و ثامن

اور جعفرِ صادق کے لیے اے شہِ والاشاں لیجئے آقا
مومن کی مدد کیجیو مقصد کو دلاؤ یا ضامن و ثامن

اور موسیٰ کاظم کے لیے داد کو پہنچو فریاد کو پہنچو
از بہرِ تقیؑ اور نقیؑ دکھ نہ دکھاؤ یا ضامن وثامن

عرضی پہ میری دستخط یا شاہ کیجئے مقصد بھی دیجئے
یا شاہ خراسان مدد کرنے کو آؤ یا ضامن وثامن

از بہرِ عسکریؑ پئے مہدیؑ بچائیے دیر اب نہ کیجئے
سب مومنوں کے مقصدِ دل آپ دلاؤ یا ضامن وثامن

بارگاہِ مولا علی

ہوا نجف کو اگر ہو جانا
علیؑ سے میرا سلام کہنا
کہتی تھی ایک کنیز تمہاری
علیؑ سے میرا سلام کہنا
روضہ کے در پر نظریں اُٹھا کر
آنکھوں کو مل کر اشک بہا کر
طواف کر کے جالی پکڑ کے
علیؑ سے میرا سلام کہنا
نجف کے والی جھولی ہے خالی
میں در پہ ہوں آئی بن کے سوالی
قدموں میں اُن کے پھیلا کے جھولی
علیؑ سے میرا سلام کہنا
قربان ہونا تربت پہ جا کر
پروانہ جیسے ہووے شمع پر

اے لوگو! تمہارے پاس خدا کی طرف سے برہان آیا ہے اور ہم
تمہارے پاس روشن نور بھیج رہے ہیں (پ ٦ ع ٤ سورۃ نساء آیت ١٧٥)

حضرت صادق آل محمدؐ فرماتے ہیں برہان یعنی دلیل سے مـ
محمدؐ مصطفیٰ اور نور سے علی مرتضیٰ اور دیگر آئمہ ہدیٰ ہیں۔ (تفسیر صافی ص ١٢١ ٢٥

With Best Compliments From :

Shabbir Impex

MARKETING INCHARGE MR SHABBIR ALI
Phone No. 202145 - 202156

مناجات

میرے مولا مجھے دو سہارا
میں نے تھاما ہے دامن تمہارا
لاج رکھ لینا میری خدارا
میں نے تھاما ہے دامن تمہارا

تمہیں مشکل کشائے جہاں ہو
تم ہی مولائے عرض وسما ہو
میں نے بھی تم ہی کو پکارا
میں نے تھاما ہے دامن تمہارا

گردشوں میں مقدر ہے میرا
کیا کروں چار سو ہے اندھیرا
تم جو چاہو تو چمکے ستارہ
میں نے تھاما ہے دامن تمہارا

رنج میں کب سے مبتلا ہوں
کب سے مولا اسیر بلا ہوں
کیا تڑپ ہے میرا گوارا
میں نے تھاما ہے دامن تمہارا

اپنا مولا سمجھتی ہوں تم کو ! !
اپنا آقا سمجھتی ہوں تم کو
جب پکارا تمھیں کو پکارا
میں نے تھاما ہے دامن تمہارا

مصطفےٰ کے لیے اب بچاؤ
اب تو مطلق نہیں غم کا یارا
میں نے تھاما ہے دامن تمہارا

تم کو مولا حسنؑ کی دھائی
سرورِ بے کفن کی دھائی
سُن لو فریاد میری خدارا
میں نے تھاما ہے دامن تمہارا

میرے عباسؑ بازو کو تھامو
بیڑیاں میرے سجّاد کا ٹو
یا علیؑ ہے کنیزیں تمہاری
میں نے تھاما ہے دامن تمہارا

واسطہ اکبر نوجواں کا
واسطہ چھ مہینے کی جان کا
کردو اُمت کا اب اک اشارہ
میں نے تھاما ہے دامن تمہارا

تم کہو کس کے در پہ میں جاؤں
حال کس کو جا کر سناؤں
میرا کوئی نہیں ہے سہارا
میں نے تھاما ہے دامن تمہارا

میرے مولا مدد کرنے کو آؤ
ساتھ عباس کو بھی لے آؤ
مشکلیں حل ہوں جلدی سبھی کی
میں نے تھاما ہے دامن تمہارا

میرے آقا رحم مجھ پہ کر دو
چلو روضہ پہ ہم کو بلاؤ
منتظر ہیں یہ آنکھیں خدارا
میں نے تھاما ہے دامن تمہارا

التماسِ فاتحہ

برائے مرحوم محمد جعفر سلیمان کھاکھو

مُناجات

سیّد محسن نقوی ایم۔اے

اے خالقِ آفاق و خداوندِ سماوات
اے واقفِ اسرارِ نباتات و جمادات
اے صاحبِ اعجاز و کرامات و کمالات
اے غافر و اے ساتر و اے قاضی حاجات

آیا ہوں ہر اک در سے کئی ٹھوکریں کھا کر
حسنینؑ کا صدقہ میری حاجت بھی روا کر

یا رب یہ غنیمت ہے کہ میں جی تو رہا ہوں
لیکن بڑی مدّت سے مصیبت میں گھرا ہوں
گو پیکرِ عصیاں ہوں خطا کار بڑا ہوں
لیکن تو کرم کر کہ میں بندہ تو ترا ہوں

میں تیرا گداگر ہوں مجھے رزق عطا کر
حسنینؑ کا صدقہ میری حاجت بھی روا کر

یارب! تری بخشش تری رحمت کی قسم ہے
نبیوں کے شہنشاہؐ کی رسالت کی قسم ہے
محتاج ہوں مفلس ہوں حقیقت کی قسم ہے
مقروض بہت ہوں تیری عظمت کی قسم ہے
ہر قرض میرا اپنے خزانے سے ادا کر
حسنین کا صدقہ میری حاجت بھی روا کر

جب سب سے تری ذات ہے عالی میرے مولا
کونین کا تنہا تو ہے والی میرے مولا
جب میں ہوں ترے در کا سوالی میرے مولا
پھر کیوں کہوں کشکول ہے خالی میرے مولا
نزدیک رگِ جان ہے میرے دکھ کی دوا کر
حسنینؑ کا صدقہ میری حاجت بھی روا کر

تُو نے تو یتیموں کو نبوّت بھی عطا کی
چاہا تو فقیروں کو ولایت بھی عطا کی
کمزور اسیروں کو حکومت بھی عطا کی
میدان میں نادار کو نصرت بھی عطا کی
خورشید کا ہمسر کیا ذرّے کو بڑھا کر!
حسنینؑ کا صدقہ میری حاجت بھی روا کر

خلّاقِ ازل حیدرِ کرّار کا صدقہ
نبیوں کے حسین قافلہ سالار کا صدقہ
ادراک میں وسعت دے علمدارؑ کا صدقہ
صحت دے مجھے عابدِ بیمار کا صدقہ
عمرانؑ کی مؤدت کا صلہ مجھ کو عطا کر
حسنین کا صدقہ میری حاجت بھی روا کر

فریاد ہے فریاد ہے سلطانِ مدینہ
ساحل ہے بہت دور بھنور میں سفینہ
زخموں سے ہے چھلنی تیرے محتاج کا سینہ
اس وقت کہاں یاد دعاؤں کا قرینہ

بیٹھا ہوں فقط نادِ علیؑ لب پہ سجا کر
حسنین کا صدقہ میری حاجت بھی روا کر

اے خالقِ اکبر میرا غمخوار بنے کون
ہیرا نہیں، پتھر ہوں خریدار بنے کون
میں کچھ بھی نہیں میرا طلبگار بنے کون
جزِ حیدرِ کرّار مددگار بنے کون

اے حیدرؑ کرّار ذرا سامنے آ کر
حسنین کا صدقہ میری حاجت بھی روا کر

خالق تیری بخشش کو اگر چاہیے حیلہ
آمین کہے گی بنی ہاشم کی عقیلہؑ
میں بھی تیرے دربار میں لایا ہوں وسیلہ
شاہد ہے میرا فاطمہ زہرا کا قبیلہ

اس نام کی برکت سے کرم اور سوا کر
حسنینؑ کا صدقہ میری حاجت بھی روا کر

خالق تجھے اکبر کی جوانی کی قسم ہے
مظلوم کے اشکوں کی روانی کی قسم ہے
سادات کی پُر درد کہانی کی قسم ہے
طوقِ علی اکبر کی گرانی کی قسم ہے

بے جرم اسیروں کو بھی زنداں سے رہا کر
حسنینؑ کا صدقہ میری حاجت بھی روا کر

خالق تیری رحمت کا نہیں کوئی کنارا
میں کیا ہوں سبھی نے تجھے مشکل میں پکارا
بگڑی ہوئی قسمت کو سدا تُو نے سنوارا
میں باقرؑ و صادقؑ کو بناتا ہوں سہارا
کاظمؑ کے وسیلے سے ہی خیرات عطا کر
حسنینؑ کا صدقہ میری حاجت بھی روا کر

سُنتا ہُوں تُو سرکار رضاؑ سے ہے رضامند
لایا ہوں وسیلہ میں تیرا عسکریؑ ہر چند
کہتے ہیں تقیؑ اور نقیؑ سے ہے تُو خورسند
پھر کیوں تیری بخشش کا میرے دل پہ ہو در بند
رحمت کا ہر اک باب میرے واسطے روا کر
حسنینؑ کا صدقہ میری حاجت بھی روا کر

یا رب میرا وارث میری نظروں سے ہے غائب
بڑھتے چلے جاتے ہیں شب و روز مصائب
کر مجھ پہ کسی روز تو اظہارِ عجائب
عصیاں سے گریزاں ہوں میں ہر جرم سے تائب
مُحسنؔ کا تُو محسن ہے تو منظورِ دُعا کر
حسنینؑ کا صدقہ میری حاجت بھی روا کر

With Best Compliments
from

ANWAR & CO.

11, Qassam House G. Allana Road,
Near Nakhuda Masjid, Kharadhar, Karachi.

CLEARING FORWARDING & CUSTOM HOUSE AGENTS

C.H.A.L. NO. 383

SPECIALISED

IN

ONION, POTATOES
FRESH FRUITS
& GENERAL CARGO
BY COUNTRY CRAFT

(Motor Launch) or Ship

Please Contact :

MR. MOHD. AMIN KANANI

MR. GHULAM RAZA

Phone No. Off : 20 39 44
20 51 46
MR. AMIN Res : 71 06 63
71 31 48
Cable : Perishable

مناجات

ملتی ہے بھیک مولا تیرے حضور سے
میری بھی جھولی بھر دو آئی ہوں دُور سے

در پر چڑھانے مولا دنیا چراغ لائی
میری بھی سُن لو مولا میں دل کے داغ لائی

غافل رہے گا کب تک تو اس مجبور سے
میری بھی جھولی بھر دو آئی ہوں دُور سے

رہنما بھی تم ہو معجز نما بھی تم ہو
سارے جہاں کے مولا حاجت روا بھی تم ہو

جلوہ دکھا دو مولا دلبر کے نور سے
میری بھی جھولی بھر دو آئی ہوں دُور سے

دل میں تمنّا ہے آئیں وہاں ہم
آئیں وہاں ہم کرنے زیارت

نفرت ہے اس دُنیا کے جھوٹے دستور سے
میری بھی جھولی بھر دو آئی ہوں دُور سے

عباسؑ کی حاضری

عباس کے حضور میں نذرانہ لائے ہیں
منت بڑھانے حاضری لو لے کے آئے ہیں
دیتے ہیں واسطہ آپکو مولا حسینؑ کا
دیتے ہیں واسطہ آپ کو پیاسی سکینہؑ کا

دیتے ہیں واسطہ آپ کو اصغر کی پیاس کا
اور واسطہ ہے شاہِ شہیدہ کا آپکو
عباس کے حضور میں

مولا قبول کرنا اکبرؑ کا واسطہ
خالی نہ پھیرنا علی اصغر کا واسطہ
جھولی میری بھر دینا زینب کا واسطہ
اور واسطہ ہے آپ کو آقا حسین کا
عباس کے حضور میں

اے مومنو! حاضری عباس کی لاؤ!
آقا کی نذر دے کر عباس کو مناؤ!!
پیاسوں کا دے کر واسطہ عباسؑ کو مناؤ
بنتِ علی کا واسطہ عباسؑ جلد آؤ
عباسؑ کے حضور میں

آقا کے وفادار ہمارا سلام لو
پیاسوں کے نگہبان ہمارا سلام لو
عباسؑ علمدار ہمارا سلام لو
حیدر کی یادگار ہمارا سلام لو
عباسؑ کے حضور میں

مشکل کُشا کے لال ہو مشکل کو حل کرو
اُمّ البنین کے چاند ہو مشکل کو حل کرو
قمرِ بنی ہاشم میری مشکل کو حل کرو
سقائے سکینہؑ میری مشکل کو حل کرو
عباسؑ کے حضور میں

یا شاہ تجھے احمدِ مختار کی قسم
یا شاہ تجھے حیدرِ کرّار کی قسم
یا شاہ تجھے عابدِ بیمار کی قسم
زینب کی ردا شام کے بازار کی قسم
عباسؑ کے حضور میں

عباسؑ علمدار جو دریا پہ سو گئے
بازو کٹا کے آپ جو دریا پہ سو گئے
بچے تڑپ تڑپ کے خیمہ میں رہ گئے
آقا حسینؑ آپ کا غم کھا کے رہ گئے
عباسؑ کے حضور میں

ذاکر کو ملے اذن کرے عرض یہ مولا
کر دو مولا آپ ہیں مشکل کُشاء مولا
کھل جائیں در رزق یہ ہے آرزو مولا
اس واسطے کہ آپ ہیں حاجت روا مولا
عباسؑ کے حضور میں نذرانہ لائے ہیں
منت بڑھانے حاضری کو لے کے آئے ہیں

التماسِ فاتحہ

برائے تمام مرحوم مومنین و مومنات

GLOBAL
(CONTAINER LINES (BAHAMAS) LTD.

Karachi East Africa Direct Dependable Express Service

Offering Fully Containerised Regular Service between Karachi - Middle East and East African Ports

LOADING FOR:

GULF SERVICE Dubai, Abu Dhabi & Dammam

EAST AFRICA Mombasa, Daressalaam, Mogadiscio, Zanzibar, Maputo, Nacala, Beira, Nairobi, Port Louis, Kigali, Lusaka, Blantyre, Kampala, Jinja, Mbale, Tororo, Entebbe, (Uganda)

ATTRACTIVE LCL FACILITY & FREIGHT TERM

Also accepting cargo for other inland destination.

REEFER CONTAINERS ALSO AVAILABLE FOR DUBAI

Continuous Stuffing into Containers at GCL Terminal No. 11 East Wharf. Tel: 271920

For Further Details/Booking Please Contact:

GENERAL AGENTS IN PAKISTAN

FRIENDS (PRIVATE) LIMITED

217, Qamar House, M. A. Jinnah Road, Karachi - Pakistan.
Telephone Nos: Direct: 200270 - 200271 PABX: 200561-2-3
Telex: 2714 FREND PK Fax: 2415606
Pager No: 2192

ALYSHAN creators

مناجات حضرت علی علیہ السلام

یا حیدرِ کرّار، حاجت کے طلب گار ہیں ہم، یا حیدرِ کرّار
نہ دیر کرو دینے میں اے دین کے سردار، یا حیدرِ کرّار

جلدی سے بُلانا رکھتی ہوں تمنّا یا حیدرِ کرّار
بلوا لو نجف کو ہمیں، امت کے مددگار یا حیدرِ کرّار

روزی ہمیں دینا محتاج نہ کرنا یا حیدرِ کرّار
سائل کے جوابوں میں بھی آپ ہونا مددگار یا حیدرِ کرّار

حل کیجئے مشکل میری یا سیّدِ عادل، یا حیدرِ کرّار
دامن کو نہ چھوڑیں گے ہم اے قافلہ سالار یا حیدرِ کرّار

صحت ہمیں بخشو اے سیّدِ خوش خو، یا حیدرِ کرّار
اب واسطہ عابد کا تمہیں اے حشر کے مختار یا حیدرِ کرّار

دنیا میں ہر ایک رنج و مصیبت سے بچاؤ یا حیدرِ کرّار
سوگندِ خراساں پہ ہے خالقِ غفّار، یا حیدرِ کرّار

مولا میرے مولا، اب رحم کیجئے آقا یا حیدرِ کرّار
مایوس نہ کیجئے اے کل کے مددگار یا حیدرِ کرّار

یا حُسینؑ

مومنوں کو اپنی حفاظت میں یا حسینؑ
دنیا سے جلد دُور کردو یہ بلا حسینؑ

جز آپ کے غم کے اور کوئی غم نہ ہو ہم کو
ہم سب ہیں جان و مال سے تم پر فدا حسینؑ

بچّوں کے اور بڑوں کے نگہبان آپ ہیں
جائیں گے پھر کہاں تمہارے در کے سوا حسینؑ

پیدا ہوئے ہیں آپ کے ماتم کے واسطے
ہر آفتوں سے ہم کو بچا لینا یا حسینؑ

بے وارثی زینبؑ و کلثومؑ کے لیے
رکھنا ہمارے وارثوں کو سب بچا حسینؑ

مارے طمانچے شمر نے سکینہؑ کو جس گھڑی
رو کر پکارتی تھی خبر لیجئے بابا حسینؑ

زینبؑ پچھاڑے کھا کے یہ کہتی تھی دوش پر
اس زخم تن پہ آپ کی خواہر فدا حسینؑ

سر ننگے باہر نکلی بہن اُٹھ کے لو خبر
رنجور دِلوں کے مددگار یا حسینؑ

دنیا سے جلد ٹال دو آئی ہوئی بلا!
تینوں میں دل شیعوں کے گھبرا گیا حسینؑ

شیعوں کی حاجتیں بھی دو بحقِ فاطمہؑ
زینب کی بے ردائی کا ہے واسطہ حسینؑ

شیعوں کی نوجوانوں کی طولِ حیات ہو
اکبر کی نوجوانی کا ہے واسطہ حسینؑ

ہم ہیں آپ کے ہم سب کو لو بچا
جز آپ کے وسیلہ نہیں دوسرا حسینؑ

مناجات پنجتنؑ

مومنوں رو کے پکارو، پنجتن آؤ مدد کرو
ہم کو روزی پہ لگا لو، پنجتن آؤ مدد کرو

آپ کا ہم کو وسیلہ آپ ہیں ضامن ہمارے
اپنے دامن میں چھپا لو پنجتن آؤ مدد کرو

حالِ دل تجھ پہ ہے ظاہر اے میرے صابر و شاکر
اپنا اعجاز دکھا دو پنجتن، آؤ مدد کرو

دِلی حاجت روا ہو میرے مقصد جلد ادا ہوں
رنج دُنیا سے بچاؤ، پنجتن آؤ مدد کرو

ہیں گرفتارِ بلا سب اے شہنشاہِ ولایت
کل کو عزت سے جلاؤ پنجتن آؤ مدد کرو

ہم غریبوں کے ہیں نہ والی ایک نظر کیجیے والی
کل کو سرسبز بناؤ، پنجتن آؤ مدد کو

غیب سے قرض ادا ہو میری فریاد کو سن لو
آپ اپنے در سے دلاؤ پنجتن مدد کو آؤ

کربلا کا واسطہ

اے خدا تجھ کو رسولِ دوسرا کا واسطہ
دور کردے اس بلا کو مرتضیٰ کا واسطہ

شبّر و شبیّر کا ہے واسطہ یارب تجھے
او سجّادِ علیل و مبتلا کا واسطہ

باقر و جعفر کا تجھ کو واسطہ ہے اے خدا
موسیٰ کاظم کا تجھ کو رضا کا واسطہ

واسطہ تجھ کو تقی کا اور نقی کا اے رحیم
اور جنابِ عسکری با خدا کا واسطہ

مہدی ہادی کا تجھ کو واسطہ ہے کردگار
تجھ کو یارب حضرتِ خیر النساء کا واسطہ

جس جگہ بیمار ہوں تو بخش دے انکو شفا
اے خدا تجھ کو مریضِ کربلا کا واسطہ

جان ہم سب کی بچالے اس بلا سے اے خدا
تجھ کو خونِ ناحق شاہِ ہدیٰ کا واسطہ

تیر سے عاشور کو جس کا گلا چھید اگیا
اے خدا دیتا ہوں اس ماہ لقا کا واسطہ

ایک شب کا جو بنا مقتل میں تھا مارا گیا
تجھ کو یارب اس شہیدِ باوفا کا واسطہ

حضرتِ عباس کے دستِ بریدہ کی قسم
تجھ کو یارب اکبرِ گوہر گراں کا واسطہ

فوق کی عسرت مبدل کر تو عشرت سے کریم
تجھ کو دیتا ہوں شبیہ مصطفیٰ کا واسطہ

مناجات بارگاہ جناب فاطمۃ الزہرا ؑ

(۱)

بابا نے ترے اُمّتِ عاصی کو بچایا
خود رنج اُٹھائے ہمیں دوزخ سے بچایا
شربت ترے شوہر نے ہی قاتل کو پلایا
خوشنودئ رب کے لیے سم بیٹے نے پایا
چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ ؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۲)

اب لب پہ مرے نام شہِ ؑ تشنہ لب آیا
سُن کر ترے کعبہ کا ہیں نام و نسب آیا
سائل ترے در پہ نہیں بے سبب آیا
لِلّٰہ ذرا پوچھ کہاں سے ہے کب آیا
چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ ؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۳)

سائل کو جھڑکنے کی تو عادت نہیں تیری
مخفی کوئی دنیا میں سخاوت نہیں تیری
عصیاں ش بحل ہو یہ شفاعت نہیں تیری
غیروں سے کہوں کچھ یہ اجازت نہیں تیری
چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہ ؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۴)

سائل ہوں ذرا زوجۂ حیدرؑ مری سن لے — خالق کے لیے بنتِ پیمبرؐ مری سن لے
ہے مریمؑ و سارہ سے تو بہتر مری سن لے — اے والدۂ محسنؑ و شبّرؑ مری سن لے
چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمۂ زہراؑ تمھیں بچّوں کی قسم ہے

(۵)

دشمن بھی جو سائل ترے گھر آ گیا بی بی — کچھ اپنی تمنّا سے سوا پا گیا بی بی
یہ غم تو مرے دل کو بس اب کھا گیا بی بی — کیوں راز نہ تقدیر کا سمجھا گیا بی بی
چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمۂ زہراؑ تمھیں بچوں کی قسم ہے

(۶)

بے جا تو یہ کچھ مانگنا میرا نہیں بی بی — کچھ پہلے پہل کا تو یہ پھیرا نہیں بی بی
محروم رہے خلق یہ شیوہ نہیں بی بی — سائل کوئی خالی کبھی پھیرا نہیں بی بی
چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمھیں بچّوں کی قسم ہے

(۷)

کیوں حکم مجھے ثانیٔ مریمؑ نہیں ہوتا — کیونکہ عقدہ یہ حل رنج و غم و ہم نہیں ہوتا
کیوں بنتِ شہنشاہِ دو عالمؐ نہیں ہوتا — کیا دیر ہے کیوں دور مرا غم نہیں ہوتا
چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمۂ زہراؑ تمھیں بچوں کی قسم ہے

(۸)

غیرت کا تقاضا ہے یہ شکوہ نہیں بی بی — اظہارِ وفا اپنا طریقہ نہیں بی بی
غیروں سے کہوں جا کے یہ شیوہ نہیں بی بی — اس در کے سوا اور وسیلہ نہیں بی بی

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تجھے بچّوں کی قسم ہے

(۹)

بخشی ہے مجھے دولت ایمان نبی نے — مشکل میں مدد کی ہے سدا حق کے ولی نے
پہلے بھی کرم مجھ پہ کیے حق کے وصی نے — بھولا نہیں، ہے یاد دیا ہے جو علی نے

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تجھے بچوں کی قسم ہے

(۱۰)

اکثر ہمیں آفات سے بی بی نے بچایا — غم سے بھی کئی مرتبہ آ آ کے چھڑایا
عریانی میں اکثر ہمیں چادر میں چھپایا — آیا ہے تمہارے لیے تطہیر کا سایا

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمھیں بچّوں کی قسم ہے

(۱۱)

معلوم ہے بالکل مجھے بی بی کا طریقہ — شوہر سے کبھی اپنے لیے کچھ نہیں مانگا
بچوں کے لیے یاد ہے دامن کا پکڑنا — یوں ہی مرے مقصد کو کرا دیجئے پورا

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمھیں بچوں کی قسم ہے

(۱۲)

سائل ترا اب غیر کے گھر جا نہیں سکتا اوروں کا دیا تیری قسم کھا نہیں سکتا
تو چاہے جو خالق سے کیا آ نہیں سکتا جبریلؑ ترے کہنے سے کیا لا نہیں سکتا

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمھیں بچوں کی قسم ہے

(۱۳)

اب چین عطا خالقِ یزداں سے ہوبی بی اور شوق مجھے قرأتِ قرآں سے ہوبی بی
تکلیف نہ وسواس کی شیطاں سے ہوبی بی مقبول دُعا میری دل و جاں سے ہوبی بی

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمھیں بچوں کی قسم ہے

(۱۴)

آرام زمانے میں مجھے آج نہ کل ہے ہر وقت مری آنکھوں میں تصویرِ اجل ہے
بس ناز ہے تم پر، یہ نیا میرا عمل ہے یوں مانگنا میرا بہ خدا پہلے پہل ہے

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تجھے بچوں کی قسم ہے

(۱۵)

مصحف نے کیا ناز تلاوت پہ تمھاری ہے شانِ نبیؐ صاف شباہت پہ تمھاری
خالق کو مباہات سخاوت پہ تمھاری نازاں ہیں گنہگار شفاعت پہ تمھاری

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمھیں بچوں کی قسم ہے

(۱۶)

اللہ نے دکھلایا ہمیں فاطمہ کا گھر یاں مجھ کو نبیؐ مل گئے اور خالقِ اکبر
بی بی مری جانب سے ذرا کہہ دو یہ بڑھکر اب وقت مصیبت ہے بچالیں مجھے حیدرؑ
چھڑوادو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمھیں بچوّں کی قسم ہے

(۱۷)

وہ حال ہے میرا جو نہیں قابلِ تحریر برگشتہ زمانہ ہے تو دشمن فلکِ پیر
محتاج و پریشاں ہوں نہیں کچھ میری توقیر فریاد ہے، فریاد ہے اے مادرِ شبیرؑ
چھڑوادو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمھیں بچوّں کی قسم ہے

(۱۸)

کیا جاکے کروں غیر کے گھر ہو بھی تو ایسا پوری ہو تمنّا کوئی در ہو بھی تو ایسا
خود جھیلے مصائب کو جگر ہو بھی تو ایسا ہر ایک کی سن لے جو بشر ہو بھی تو ایسا
چھڑوادو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمھیں بچوّں کی قسم ہے

(۱۹)

یا فاطمہؑ ائمہؑ اطہرؑ کا تصدّق قاسمؑ کا تصدّق علی اکبرؑ کا تصدّق
اصغرؑ کا اور عباسِ دلاور کا تصدّق کلثوم کا اور زینبِ مضطر کا تصدّق
چھڑوادو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمھیں بچوں کی قسم ہے

ہے ختم سخن اب مجھے شیطاں سے چھڑا دو
سجاد کے صدقے سے ہر دکھ کو گنوا دو
جو دل میں تمنّا ہے سبھی حق سے دلا دو
ہے شوق زیارت مجھے زیارت تو کرا دو
چھڑا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

مقبول مناجات

ہم نام ذوالجلال کی توقیر کی قسم
سبطِ نبیؐ سے تابعِ تقدیر کی قسم
محبوبِ کردگار کی تصویر کی قسم
تم کو ربابؑ راز کے بے شیر کی قسم
راحت ہو قلب فاتحِ بدر و حنین کی
تم سے قوی تھی پُشت شہِ مشرقین کی
امداد کی تھی فاطمہ کے نورِ عین کی
غربت میں تم نے کی تھی رفاقت حسینؑ کی
امداد کیجیئے عابدِ دلگیر کی قسم
عباسؑ آپ کو سرِ شبیرؑ کی قسم

دی تھی صدا حسین نے امداد کے لیے
اُٹھے ہیں میرے ہاتھ بھی فریاد کے لیے
تم نے بھی بگڑے خلق کے اکثر سنوارے کام
صدقہ نبیؐ کے لال کا آؤ ہمارے کام
جو آپ چاہیں پیشِ شہِ دیں قبول ہو
صدقے میں آپ کے مرا مطلب حصول ہو
کس کو میں اپنے حال کا دردآشنا کہوں
کس سے بھلا میں جا کے تمہارے سوا کہوں
امداد کیجیئے عابدِ دلگیر کی قسم
عباسؑ آپ کو سرِ شبیر کی قسم

مجھ کو ہے دو جہاں میں تمہارا ہی آسرا
جاؤں کہاں میں چھوڑ کے در آپکا بھلا
اے زورِ بازوئے شہِ ابرار المدد
اے فوجِ شاہِ دیں کے علمدار المدد
اے ابنِ دستِ ایزدِ غفار المدد
اے شاہِ کربلا کے مددگار المدد

خاتونِ دو جہاں کی مصیبت کا واسطہ　　سلطانِ بیوطن کی شہادت کا واسطہ
امداد کیجئے عابدِ دلگیر کی قسم
عباسؑ آپ کو سرِ شبیرؑ کی قسم

بنتِ حیدرِ کرار

خود جو بنتِ حیدرِ کرار ہے　　شوہر ابنِ جعفرِ طیارؑ ہے
پاسبانِ شامِ غریباں میں بنی　　یہ ابو طالب کی ورثہ دار ہے
آسیہؑ، مریمؑ، خدیجہؑ، فاطمہؑ　　یہ ہیں کامل، فاطمہؑ سردار ہے
اور زینبؑ، ثانیٔ زہرا لقب　　بالیقین زہراؑ کی ورثہ دار ہے
عابدؑ بیمار اک باقی رہے　　فاطمہؑ کا یوں لٹا گلزار ہے
صبر کی تلقین دی عابدؑ کو بھی　　صابرہ زینبؑ کا یہ معیار ہے
مشورہ لیتے رہے بیمارِ امامؑ　　یہ امامت کی شریکِ کار ہے
ہائے زینبؑ بددعا کرتی نہیں　　گو کہ سر ننگے سرِ بازار ہے
بن گئی زینبؑ علیؑ سے باپ کی　　زینبؑ علیا کا یہ کردار ہے
دے رہی ہے خطبہ زینبؑ غیظ میں　　دم بخود غدّار کا دربار ہے
چشمِ زینبؑ میں یہ منظر رہ گیا　　لاشِ بچّیؑ کی لیے بیمار ہے
ہائے طوقِ گردنِ عابد کا خار　　قلبِ زینبؑ کے لیے بھی خار ہے
ماں کو کرتا سو پتنے جیتی رہی　　یوں نہ جی سکتا کوئی ناچار ہے

زینبِ کبریٰ سے پھیلی ہے ضیاءؔ
وا حسینا سے زماں سرشار ہے

(ضیائے کربلا حصہ چہارم)

WITH BEST COMPLIMENTS FROM

AZAM & CO.

Azam & Co. Goods Transport Company

Head Office :	Masjid Road, Nawabshah. Tel : 3022
Branch :	Plot No. 69-A, Maripur Turk Adda, Maripur Road, Karachi. Tel : 742881

اعظم اینڈ کو
گڈس ٹرانسپورٹ کمپنی

ہیڈ آفس:۔ مسجد روڈ نواب شاہ فون نمبر: ۳۰۲۲
برانچ آفس:۔ ماری پور روڈ ٹرک اڈہ پلاٹ نمبر اے-۶۹ کراچی
فون نمبر: ۷۴۲۸۸۱

زینب علیہ السلام کو ناز ہے

زینبؑ کو فاطمہؑ کی نیابت پہ ناز ہے — شبیرؑ کو بہن کی رفاقت پہ ناز ہے
احمدؐ، علیؑ و فاطمہ زہراؑ، حسنؑ حسینؑ — زینب کو ان بزرگوں سے نسبت پہ ناز ہے
شبیرؑ نے کہا کہ بہن صبر کیجیو — بولیں کہ مجھ کو ماں کی وراثت پہ ناز ہے
خیمے جلے تو مسئلہ پوچھا امامؑ سے — بی بی کو اپنے قلب کی قوت پہ ناز ہے
پہرا ترا ہے شامِ غریباں کا یادگار — نسوانیت کو تیری شجاعت پہ ناز ہے
کوفے میں خطبہ پڑھ کے رلایا ہے زار زار — روحِ علی کو تیری فصاحت پہ ناز ہے
بیمار کو بچا کے کہا مجھ کو قتل کر — سجادؑ کو پھوپی کی حمایت پہ ناز ہے
وہ عالمہ، پڑھا نہ کسی سے بجز پدر — بنتِ علی کو علمی وراثت پہ ناز ہے
چادر نہ تھی تو بالوں سے منہ کو چھپا لیا — شرم و حیا کو ایسی حفاظت پہ ناز ہے
زینبؑ نے خطبہ پڑھ دیا دربارِ شام میں — کر دی تمام جو اسی حجت پہ ناز ہے
زنداں میں بیٹھ کر جو ادا کی نمازِ شب — زینب! خدا کو تیری عبادت پہ ناز ہے
بیٹوں کے سر کے بدلے شہِ دیںؑ کا سر لیا — زینب کو اپنے بھائی کی الفت پہ ناز ہے
ظالم سے بولیں دیا پیمبرؐ کو خوں بہا — روحِ نبیؐ کو آپ کی ہمت پہ ناز ہے

فضلِ خدا سے مدح کا موقع ملا ضیاء
زہراؑ کریں قبول تو مدحت پہ ناز ہے

(ضیائے کربلا حصہ دوم)

فاطمہؑ کی لاڈلی

فاطمہؑ کی لاڈلی کیا کیا ستم سہہ کر گئی
جاودانی غمِ دلِ مومن میں زینبؑ بھر گئی

رحلتِ جد کا سہا صدمہ تو مادر کا فراق
درد پہلو سے جو زخمی عرش کا دل کر گئی

پھر رونے کے لیے جاتی تھیں گورستان بتولؑ
روتے روتے چند دن ہائے زہراؑ مر گئی

ماہِ رمضاں میں سرِ حیدرؑ پہ جب ضربت لگی
دی صدا جبریل نے اور یہ صدا گھر گھر گئی

پھر گئی شبرؑ سے دنیا زہر قاتل دے دیا
دیکھنے ٹکڑے جگر کے زینبؑ مضطر گئی

پنجتن میں ایک تھے شبیرؑ وہ بھی آئے ظلم
بیوطن ہو کر چلے ماں ساتھ میں ششدر گئی

چھوڑ کر حج کو چلے شبیر سوئے کربلا
العطش کی وادیوں میں آلِ پیغمبرؐ گئی

صبح سے تا ظہر بھائی لاش پر لاتے تھے لاش
لاش اکبر کی اُٹھانے زینبؑ مضطر گئی

بھائی کو خنجر تلے دیکھا بمشکل اک نظر
پھر نہ جانے خیمے میں دکھیا بہن کیونکر گئی

فاطمہؑ کے دودھ کی تاثیر تھی جیتی رہی
سن کے دنیا روئی ایسے ظلم وہ سہہ کر گئی

کنبے کے سر ساتھ تھے اور تھیں کھلے سر بیبیاں
فاطمہؑ کی لاڈلی بازو بندھے در در گئی

ہائے وہ بازار اور دربارِ شام اور اہلبیت
کیا ستم کے جنگلوں میں آلِ پیغمبرؐ گئی

وہ بھیانک شام کا زندان اور بنتِ حسینؑ
سہہ نہ سکتی تھی جفا بچی تڑپ کر مر گئی

یاد کر کے روز و شب تشہیر کوفہ، قیدِ شام
روتے روتے اس جہاں سے زینبؑ مضطر گئی

(ضیائے کربلا حصہ دوم)

پیغمبرؐ کی دلاری زینبؑ

فاتح شام پیغمبرؐ کی دلاری زینبؑ
ظلم کر کر کے شقی ہارے نہ ہاری زینبؑ

جب ہوا احمدؐ مرسل سے زمانہ خالی
ماں کے ہمراہ کیا کرتی تھی زاری زینبؑ

بعد احمدؐ گئی ماں رونے بقیعہ کی طرف
گھر میں تڑپا کی ادھر درد کی ماری زینبؑ

زہر آلود لگی تیغ سر حیدرؑ پر
وا علی، ہائے علیؑ، ہائے پکاری زینبؑ

ٹکڑے بھائی کے جگر کے جو لگن میں دیکھے
بھائی کو روتی رہی بھائی کی پیاری زینبؑ

ماں کی نانا کی حسنؑ کی ہوئی قبروں سے جدا
ہو کے مجبور وطن سے جو سدھاری زینبؑ

ہائے عاشور کو تاراج ہوا گھر سارا
بے کفن چھوڑ کے لاشوں کو سدھاری زینبؑ

کوفہ جا کر پڑھا خطبہ کیا ظالم کو ذلیل
یوں رکھی آپ نے تبلیغ بھی جاری زینبؑ

بے ردا بستہ رسن ناقوں پہ تھے اہلِ حرم
ہائے کیا تم نے سہی ذلت و خواری زینبؑ

نیل تھے بازوؤں میں پشت پہ دُرّوں کے نشان
بد دُعا کی نہیں احمد کی دلاری زینبؑ

جب رہائی ملی تو شام میں مجلس کی بپا
تا کہ یوں کر سکے اب بھائی پہ زاری زینبؑ

خون بھرا جامہ شہ سونپنا تھا زہراؑ کو
زندگی بس اسی طرح خاطر تھی تمہاری زینبؑ

بھائی کی عریاں تنی، بیبیوں کی عریاں سری
یاد کرتی ہوئی جنت کو سدھاری زینبؑ

(ضیائے کربلا حصہ ششم)

With Best Compliments

from

SCS

SHAHEEN COURIER COMPANY (PVT) LIMITED

Engaged in City & Country Wide Courier Services

PROMPT - EFFICIENT - FAST - ECONOMIC

CONTACT :

AMIR ALI SHROFF *(Managing Director)* **MEHBOOB ALI SHROFF** *(Director)*

BRANCHES :

- Lahore
- Faisalabad
- Islamabad
- Sialkot
- Rawalpindi
- Gujranwala
- Quetta
- Multan
- Peshawar
- Sukkur
- Hyderabad
- Bahawalpur

HEAD OFFICE :

688-C-2 Allama Iqbal Road, P.E.C.H.S. Karachi. Phone : 446383 - 449487

SUB OFFICE :

30 Khan Mansion, I. I. Chundrigar Road, Karachi. Phone : 2414627

تسبیح جنابِ فاطمہؑ

یہ ہے جنابِ خاتونِ جنت کا واقعہ
جس کا لقب ہے طاہرہ، معصوم، صدیقہ
سننے کا واقعہ ہے سنو غور سے ذرا
تسبیحِ فاطمہؑ کا سناتا ہوں معجزہ

مشکل کو ٹال دیتی ہے تسبیحِ فاطمہ
یہ تسبیح دل سے جو بھی پڑھے اسکا ہے خدا

شانِ خدا ہے صلِّ علیٰ شانِ فاطمہؑ
مولا کی جاءِ نماز ہے دامانِ فاطمہؑ
دنیا کی بیبیوں پہ ہے احسان فاطمہؑ
مہمان ہے رسول کا مہمانِ فاطمہؑ

اے بیبیوں مدینہ منورہ کی بات ہے
مولائے کائنات کے یہ گھر کی بات ہے

کھانا پکا کے، کپڑے بھی دھوتی تھی سیّدہ
چکی چلا کے جھاڑو بھی دیتی تھی سیّدہ
گھر کا تمام کام بھی کرتی تھی سیّدہ
حسنینؑ کا خیال بھی رکھتی تھی سیّدہ

پردہ نشین بی بی تھی بیٹی رسول کی
کیسے برابری کرے کوئی بتول کی

اک دن خیال آیا تو کہنے لگے علیؑ
بی بی رسولِ پاک کے گھر جاو اس گھڑی
اور مانگ کے کنیز لے کے آیئے ابھی
راحت تمہیں نصیب ہو مرضی ہے یہ میری
جو گھر کا کام کرتی ہو، ایسی کنیز ہو
حق پر ہمیشہ رہتی ہو ایسی کنیز ہو

حاضر ہوئیں رسولؐ کی خدمت میں فاطمہؑ
اور کی طلب کنیز کی بابا سے برملا
بولے رسول بات سنوں میری سیدّہؑ
تم چاہو تو کنیز دوں، یا تسبیح خدا
تسبیح یہ بھیجی عرش سے ربِ جلیل نے
کی میری نذر آکے اسے جبرئیل نے

بولیں کہ تسبیح دے دو مجھے بابا مصطفےٰ
پرواہ نہیں کنیز کی ابّا مجھے ذرا
تعلیم کر دی بیٹی کو وہ تسبیح خدا
ہم، آپ اب بھی پڑھتے ہیں جس کو صبح
مشکل کو ٹالنا اسی تسبیح کا کام ہے
تسبیح پڑھنے والے پہ دوزخ حرام ہے

بابا کے گھر سے سیدّہ جب آئیں اپنے گھر
مولا نے پوچھا فاطمہؑ کیا لائی ہو خبر
فرمایا سیدّہ نے اے حسنین کے پدر
لینے گئی تھی دنیا 'میں' لائی ہوں دیں مگر
گھر سے خدا کے آئی ہے یہ تسبیح خُدا
ہم دونوں کی کمائی ہے یہ تسبیح خُدا

تسبیحِ سیّدہ کا ہے ایک اور معجزہ
شبیرِ خدا کے ساتھ تھی یہ تسبیحِ خدا
ذکرِ خدا میں رہتی تھیں ہر لمحہ سیدہ
اس تسبیح کا وظیفہ نبیؐ پاک نے کیا

صدقہ میں سیدہؑ کے جو پڑھتا رہے بشر
محتاج وہ رہے نہ کسی کا بھی عمر بھر

یہ اک روایت جو اُمِّ یمن سے ہے سنی
کہتی ہے ایک دن درِ زہرؑا پہ میں گئی
بی بی کے گھر کے در پہ تھی کنڈی لگی ہوئی
دیکھا شگافِ در سے تو حیرت کی بات تھی

پھرتی ہے خود ہی آپ سے چکّی سیّدہؑ
آرام سے قریب میں سوئی ہے سیّدہؑ

آنکھوں سے دیکھا جھولتا جھولا حسینؑ کا
جھولا جھلانے والا نظر ہی نہیں پڑا
حقیقی قریبِ سیّدہؑ ایک اور ہاتھ تھا
وہ ہاتھ خود پھراتا تھا تسبیح سیّدہؑ

یہ دیکھ کے رسولؐ کی خدمت میں میں گئی
یہ معجزہ ہے کیا مجھے سمجھایئے نبیؐ

حضرت رسولؐ نے اُمِّ یمن سے یوں کہا
کرتی ہو تم طلب تو، سناتا ہوں ماجرا
حق کی رضا پہ رہتی ہے ہر وقت سیّدہؑ
روزے سے آج صادقہ بی بی ہے فاطمہؑ

بے حد تھکی ہوئی تھیں انھیں نیند آ گئی
پروردگارِ پاک کی مرضی سے سو گئی

جبرئیل آئے چکّی چلانے کے واسطے
اور اسرافیل، تسبیح پھرانے کے واسطے
جھولے میں شاہِ دیں کو ہنسانے کے واسطے
آئے تھے میکائیل، جھلانے کے واسطے

تینوں فرشتے آئے تھے عظمت کے واسطے
حکمِ خدا سے بی بی کی خدمت کے واسطے

مطلب یہ تھا کہ سیّدہ جب تک کے سو رہے
تو اسرافیل آئے اور تسبیح پڑھا کرے
تھا حکم ہر فرشتہ کو، اعمال جب لکھّے
اس کا ثواب سیّدہؑ خاتون کو ملے

خیر النساء کا رتبہ کوئی کیا سمجھ سکے
اللہ کا حبیبؐ یا مولاؑ سمجھ سکے

خیرون کنیزِ فاطمہؑ کی ہے یہی دُعا
ہر دم زباں پہ اس کے رہے ذکرِ کربلا
مشکل کشاء کا نام رہے ہونٹوں پہ سدا
چھوٹے نہ ہاتھ سے کبھی دامانِ فاطمہؑ

مشکل کو ٹال دیتی ہے تسبیحِ سیّدہؑ
یہ تسبیح دل سے جو بھی پڑھے اسکا ہے خدا

التماس برائے فاتحہ:
مرحوم اکبر علی شبیر محمد تلاجا والا

مناجات

مشکل کشائی کیجئے یا صاحب الزماں
جو مانگتی ہوں دیجئے یا صاحب الزماں
جلدی سے مریضہ کو صحت نصیب ہو
تاخیر اب نہ کیجئے یا صاحب الزماں

بیماری اس مریضہ کی عابدِ کا واسطہ
فی الفور دور کیجئے یا صاحب الزماں
غسلِ صحت کے بعد میں شکرِ خدا کروں
قوّت بدن میں دیجئے یا صاحب الزماں

ساری دوائیں چھوڑ کے مولا یہ دل میں ہے
الفت کا جام دیجئے یا صاحبِ الزماں
رد کیجئے نہ بہرِ خدا اب سوالی کو
عرضی یہ صاد کیجئے یا صاحب الزماں

فکرِ معاش سے بھی بپئے مرتضےٰ علیؑ
آزاد مجھ کو کیجئے یا صاحب الزماں
بیشک حضور آپ امام زمانہ ہیں
پھر کیوں خبر نہ لیجئے یا صاحبِ الزماں

التماس برائے فاتحہ
مرحومہ روشن بانو شیر علی لونگیا والا

مولا کی بارگاہ میں

مولا کی بارگاہ میں گنہگار آئے ہیں
امیدوار بر سرِ دربار آئے ہیں
قاسم کا واسطہ علی اکبر کا واسطہ
جن سے لعین بر سر پیکار آئے ہیں
اُن دونوں لاڈلوں کا ہے زینب کے واسطہ
جو ان میں مثلِ جعفر طیار آئے ہیں
ان پیاسے ننھے بچوں کا مولا ہے واسطہ
جن کے لیے نہر پہ علمدار آئے ہیں
ان منزلوں کا واسطہ اہلِ حرم کے ساتھ
جن منزلوں سے عابدِ بیمار آئے ہیں
کل مشکلات حل ہو کہ مشکل کشا ہو تم
آقا تیری زیارت کے طلب گار آئے ہیں
دامنِ گل مراد سے بھرنے کو یا حسینؑ
روضے پہ تیرے اب یہ گنہگار آئے ہیں

واسطہ

یا کردگار تجھ کو پیمبر کا واسطہ
یا ذوالجلال حیدر صفدر کا واسطہ
یا رب بہ دردِ پہلوئے زخمی کا واسطہ
معبود تجھ کو حضرت شبیر کا واسطہ

مظلوموں تشنہ کاموں جیگر خستہ و غریب
یعنی حسین کشتۂ خنجر کا واسطہ

قاسم کی عون و جعفر و عباس کی قسم
اکبر کا واسطہ علی اصغر کا واسطہ

تھا قید بے دوا و غذا جو اسیرِ غم
اُس عابد ستم کش و مضطر کا واسطہ

تجھ کو قسم یتیمیٔ اطفالِ شاہ کی
اور بے پردگی اے بانوئے بے پر کا واسطہ

صدقہ ان لبوں کا جو بے آب و خشک تھے
جو آگ سے جلا تھے اُس گھر کا واسطہ

رسی میں جو بندھا تھے اس ہاتھ کی قسم
بلوے میں جو کھولا تھے اس سر کا واسطہ

رکھا تنور میں جیسے اس فرق کی قسم
جو بے کفن تھا اس تنِ بے سر کا واسطہ

رُسوا یوں ملالوں مرض سے گناہوں سے
سب کو بچالے تجھ کو بہتّر کا واسطہ

ہم سب کو معصومین کی زیارت نصیب ہو
حجت جو تیری چودہ ہیں ان سب کا واسطہ

کر مستجاب "شوکت" نالہ کی یہ دُعا
فریاد آہوں زینبِ مضطر کا واسطہ

"The most grateful of the people is the most satisfied of them. The most ungrateful of them is the most coretous of them."

- Hazrat Ali (A.S)

WE OFFER TO OUR CUSTOMERS QUALITY SERVICES TO THEIR ULTIMATE SATISFACTION

FOR ALL MATTERS RELATING TO YOUR PROPERTIES

SALE DEED, CONVEYANCE DEED, SUB-LEASE, POWER OF ATTORNEY, GIFT DEED, ETC. ETC.

FOR

TRANSFER / ASSIGNING OF FLATS, SHOPS AND PLOTS ETC.

KIRAN Associates

Khatija Bai Manzil, Near Dulha Hotel, Thanwer Street, Police Chowki, Kharadar, Karachi.

Tel : 200900 - 202433

TIMINGS :

6.00 to 9.00 p.m. 10.00 to 12.00 p.m.

KODWAVWALA # 202681

مناجات

لحد میں روشنی کے واسطے سامان لائی ہوں
اندھیرا گھر سُونا تھا شمع ایمان لائی ہوں

میرے ماتھے پہ سجدے کی نشانی دیکھ لے رضواں
میں اپنے جنتی ہونے کی یہ پہچان لائی ہوں

خدا محشر میں پوچھے گا کہ ہے دنیا سے کیا لائی
کہوں گی تیرے ہی دیدار کا ارمان لائی ہوں

خدایا بخش دینا حشر میں میرے گناہوں کو
میں دنیا میں تیرے محبوب پر ایمان لائی ہوں

بنایا ہے مجھے جس گیسوؤں والے نے دیوانہ
اسی پر نذر کرنے کو میں اپنی جان لائی ہوں

یہ دل مانگے تو دل حاضر یہ جان مانگے تو جاں حاضر
جو سر مانگے تو سر حاضر یہ سب سامان لائی ہوں

نکیرین چھیڑتے کیا ہو یہ سینہ چیر کر دیکھو!
میں اپنے دل میں ہیں محبوب پر ایمان لائی ہوں

فاطمہ زہراؑ

یا فاطمہ زہراؑ میری امداد کو آؤ — فریاد کو پہنچو
اے بنتِ پیمبر دُرِ مقصود دلاؤ — فریاد کو پہنچو
جز ماتم شبیر نہ ہو کوئی غم — اے ثانیٔ مریم

ہر رنج سے ہر فکر سے تم آکے بچاؤ — فریاد کو پہنچو
اس چرخ جفا کار کی گردش میں گرفتار — آفت میں پھنسی ہوں
اس بے کس و ناچار کو آفت سے چھڑاؤ — فریاد کو پہنچو
سب آپ پہ روشن میرے اللہ کی پیاری — دکھ درد سے واری
از بہر مدد گلشنِ فردوس سے آؤ — فریاد کو پہنچو
جز چہار دہ معصوم کے کوئی نہیں میرا — اے فاطمہ زہراؑ
جز آپ کے فریاد کروں کیسے بتاؤں — فریاد کو پہنچو
تقدیر سے کچھ زور نہیں چلتا ہے میرا — تدبیر کروں کیا
قوت جو خدا نے دی ہے وہ مجھ کو دکھاؤ — فریاد کو پہنچو
ہو مالکِ کونین تو ہو خاصۂ داور — اے مادرِ شبیر
حیدرؑ کا تصدق مجھے فکروں سے بچاؤ — فریاد کو پہنچو
ڈوبی ہوئی ہوں بحرِ غم و رنج و بلا میں — اور حزن والم میں
کشتی میری جلدی سے تمہیں پار لگاؤ — فریاد کو پہنچو
ہوں معاف گناہ میرے عطا ہو مجھے راحت — بخشو مجھے راحت
اس اُمّتِ عاصی کو ہر آفت سے بچاؤ — فریاد کو پہنچو

یا طاہرہؑ

یا حضرت زہرا اپنے امداد کو آؤ — یا فاطمہ زہراؑ
آفت سے مصیبت سے، بلاؤں سے بچاؤ — یا فاطمہ زہراؑ
جز آپ کے کوئی نہیں ہے حامی ہمارا — اب رحم کی ہے جا
یا سیّدہ یا طاہرہ مقصد کو دلاؤ — یا فاطمہ زہراؑ
ہم واسطہ دیتے ہیں محمد کا بچاؤ — نہ دیر لگاؤ

بیماروں کو صحت کی دوا لا کے پلاؤ — یا فاطمہ زہرا۴
ہم آپ کے بیٹے کے عزادار ہیں بی بی — اے جان نبی کی
شبیر کی خاطر ہمیں ہر دکھ سے بچاؤ — یا فاطمہ زہرا۴
اے کل کے مددگار مدد کیجئے میری — اے بیوی علیؑ کی
حاسد کی نظر بد سے ہمیں آپ بچاؤ — یا فاطمہ زہرا۴
عباسؑ و قاسم کے لیے داد کو پہنچو — فریاد کو پہنچو
شیعوں کی مدد کیجیو عزت سے جلاؤ — یا فاطمہ زہرا۴
محتاج ہوں، بے کس ہوں غنی کیجیو بی بی — اے بیٹی نبی کی
اکبر کی جوانی کے لیے گھر یہ بچاؤ — یا فاطمہ زہرا۴
بحرِ علی اصغر میری حاجت بھی روا ہو — مطلب بھی ادا ہو
جو دل میں تمنا ہے اسے جلد دلاؤ — یا فاطمہ زہرا۴
ہم بے سروسامان ہیں پئے زینبؑ ذیجاں — سن لیجئے للّٰہ
بس غیب سے ذاکرہ کے سب کام بناؤ — یا فاطمہ زہرا۴

قمر بنی ہاشم

قمر بنی ہاشم کے روضے پہ جا کر
میں آنکھوں سے آنسو بہایا کروں گا
نہ چھوڑوں گا میں ان کے روضے کی جالی
جو کچھ مجھے لینا ہے لے کر رہوں گا .... (قمر)
فاطمہ جن نے بیٹا بنائے
علی بھی خوش اور رسول بھی خوش

اُمّ البنین کا چاند وہ پیارا
انھیں کے در پہ میں مانگا کروں گا .... (قمر)
مشکِ سکینہ لے کر چلے جب
نہر پہ پہرا بیٹھ گیا تب
تیور بدل کر بولے عباس
دریا سے پانی میں لے کر رہونگا ... (قمر)
مشک کو بھر کر کاندھے پہ رکھ کر
نظریں اٹھا کر خیمے کے در پر
ارمان ہے یہ پیاسی سکینہ
تم کو میں پانی پلا کر رہوں گا ... (قمر)
نہر فرات ہے فاطمہ کی
آل پیاسی ہے انھیں کی
بازو کٹا کر جان دے کر
حشر تک میں دریا پہ قبضہ کرونگا ... (قمر)
نام میرا عباسِ دلاور
باپ ہے میرا فاتحِ خیبر
واللہ آئے کوئی ستمگر
میدان لہو سے میں بھر کر رہوں گا ... (قمر)
رُسوائیوں سے اور مرض سے
ہر بلا سے ہر گناہ سے
سب کو بچانا میرے مولا
صدقہ سکینہ کا لے کر رہونگا ... (قمر)

ہے آرزو یہ حیدری کی مولا
پہنچوں جب میں کربلا مولے
سایہ تمہارا سر پہ ہو میرے
قدموں میں تمہارے میں دم توڑ دوں گا ... (قمر)

علمدار

آئے ہیں گنہگار علمدار کے آگے
فریاد لے کے آئے ہیں سرکار کے آگے

سر خم ہیں اہل نطق علمدار کے آگے
زیر جھکے ہیں مطلع انوار کے آگے

سن لو ہماری حضرت عباس وگرنہ
عرضی پڑھیں گے حیدر کرار کے آگے

عباس علمدار ذرا لاج بچانا
شرمندہ نہ ہوا ے جد غفار کے آگے

جب تک مراد اپنی نہ پائیں گے علمدار
بیٹھے رہیں گے روضۂ انوار کے آگے

شاہ نے میرے مولا تو زمانے کو بدل دی
قسمت میری کیا چیز ہے سرکار کے آگے

جو اپنی مرادیں ہیں وہ ہم لے کے اُٹھیں گے
سنجل میرا سر خم ہے علمدار کے آگے

With Compliments

from

ACE MARKETING AGENCIES LTD.

EXPORTER OF COTTON, COTTON WASTE
AND
GENERAL COMMODITIES

Valika House, Balasis Street, New Challi, Karachi Pakistan
Telephones : 211781 Telex : 23153 AMAL PK
Fax : 2626529 Cable : AMALAGE

حاضری کا قصیدہ

قمر بنی ہاشم کی حاضری رکھی ہے
یا فاطمہ زہرا عباس کا صدقہ دو

یا بنتِ نبی اللہ عباس کا صدقہ دو
نذر دے دو عباس کا صدقہ دو

بیمار ہیں ہم بی بی ناچار ہیں ہم بی بی
صحت ہو عطا للہ عباس کا صدقہ دو

مجلس ہے یہاں بی بی شبیر کے عاشق کی
مقبول عزا کر دو عباس کا صدقہ دو

قرضوں کو ادا کر دو دشمن سے اماں دے دو
شبیّر کا نذرانہ عباس کا صدقہ دو

بانی جو مجلس کے شامل ہیں جو مجلس میں
ان کی بھی ذرا سن لو عباس کا صدقہ دو

بے آس نہ اب کرنا امید جو لائے ہیں
معصومہ کے صدقے میں عباس کا صدقہ دو

بن بیاہی کی ہو شادی پھولے پھلے دنیا میں
ہم سب کی مرادیں دو عباس کا صدقہ دو

کنیز ہیں بہت غمگین زیارت کے لیے بی بی
اب زیادہ نہ تڑپاؤ عباس کا صدقہ دو

جنّت کی ہو شہزادی جنّت میں جگہ دینا
حسنین کی مادر ہو عباس کا صدقہ دو

حاضری ہے یہاں بی بی عباس دلاور کی
حاضری قبول کر لو عباس کا صدقہ دو

مولا علیؑ

آقا میرے ہیں مولا میرے ہیں
آقا میرے ہیں مولا میرے ہیں صدقے جاؤ
شیرِ خدا مشکل کشا علی دامادِ پیمبر
علی ہے حق کا مظہر
علی دل دل کے اندر علی کا پہلا نمبر
علی دل دل کے اندر آقا میرے ہیں آقا میرے ہیں
شاہِ نجف میری جھولی کو بھر دو
کشتی کو میری پار لگا دو
مشکل میں ہے بڑا میرا صدقے جاؤ
شیرِ خدا مشکل کشا علی دامادِ پیمبر
آنکھوں میں تیرا نور سمایا جلوہ وہ جلوہ توں نے دیکھا
کعبہ کو تو نے قبلہ بنایا صدقے جاؤ
شیرِ خدا مشکل کشا علی دامادِ پیمبر
تو سب کا مولا حق کا ولی ہے
اعلیٰ ہے سب سے نامِ علی ہے
مولا میری تقدیر جگا دو صدقے جاؤ

شیرِ خدا مشکل کشاء علی دامادِ پیمبر
خاکِ نجف کو مولا سرما بناؤں
روضے کو تیرے میں دل میں بساؤں
مولا مجھے اپنا روضہ دکھا دو — صدقے جاؤں
شیرِ خدا مشکل کشاء علی دامادِ پیمبر
جالی کو چوموں مولا روضہ دِکھا دو
قسمت کو میری اب تو جگا دو
در سے تمہارے کچھ ہو عطا — صدقے جاؤں
شیرِ خدا مشکل کشاء علی دامادِ پیمبر

التماس فاتحہ

برائے تمام مرحوم مومنین و مومنات

بارگاہِ جنابِ زینب علیہا السلام

یارب دعا قبول ہو زینب کا واسطہ
کرب و بلا کی صابرہ مضطر کا واسطہ

در در پھری بازار میں بے مقنع و چادر
اس وارثِ تطہیر کی چادر کا واسطہ

دو لال کو نثار کیا راہِ خدا میں
زینب کے دل کے داغوں کے نشتر کا واسطہ

جھولا جسے جھلاتی تھی زینب جو پیار سے
اس جھولنے والے علی اصغر کا واسطہ

لے کربلا میں ہوتی تھیں جن پر نثار وہ
ہم شکلِ مصطفےٰ علی اکبر کا واسطہ

نصرت کی صدا شاہ نے دی تیغ کے نیچے
لبیک کہا جس نے اس ہمسر کا واسطہ

بھائی کے گلے پھر رہا تھا شمر کا خنجر
زینب کی دعا تھی کہ برادر کا واسطہ

بھائی میرا فدیہ ہوا حق دیں کو بچایا
بچوں کی پیاس ساقیٔ کوثر کا واسطہ

جس سنگ پہ کھڑی یہ دعا کرتی تھی زینبؑ
ان قدموں کا اسی پتھر کا واسطہ

جو ہے مریض اس کو جلد شفا ہو
ہم شکلِ فاطمہ کے کھلے سر کا واسطہ

دشمن کی عداوت سے حسد سے فساد سے
ہم کو بچا لے زینبِ مضطر کا واسطہ

آسان ہوئے موت کی منزل فشارِ قبر
حلّالِ مشکلات کی دختر کا واسطہ

یارب ہمیں معصوموں کی زیارت نصیب ہو
مظلوم کربلا کے کٹے سر کا واسطہ

محتاج ہے ایمان کی دولت نصیب ہو
محروم نہ کر فاطمہ کے در کا واسطہ

جو ہو روزی کا محتاج اسے روزی عطا کر
کرب و بلا کے پیاسے بہتّر کا واسطہ

جو بے اولاد ہو اسے اولاد عطا کر
تجھ کو ہے فاطمہ کے بھرے گھر کا واسطہ

دخترِ حیدرِ کرّار محترم بی بی زینبؑ

در پر تمہارے آئی ہوں بی بی میری زینبؑ
بھر دو میری جھولی تو یہاں سے پھروں زینبؑ

بیٹی سخی کی ہو تو بہن ہو امام کی
محروم کیوں پھروں یہ بتاؤ مجھے زینبؑ

کوئی مریض آیا شفا مل گئی اس کو
دربار ہے رحمت کا مجھے دو دعا زینبؑ

گھبراتا ہے جی تو میں چلی آؤں وہاں پر
خوش ہو کر گھر پہ جاؤں یہ دلوائیو زینبؑ

ہر ہر قدم پہ آپ کو میں یاد کرتی ہوں
ایمان دِل سے کم نہ ہو یہ مانگتی ہوں زینبؑ

مناجات

بھائی پہ صدقے ہو گی میں آپ پہ قربان
عرض یہ نام آئے میرا جلد ہو زینب

میں دل میں آس لیکے بہت دور سے آئی
مشکل کشاء کی بیٹی کرو شاد ہمیں زینبؑ

سنتی ہوں کہ در پر سے نہ خالی کوئی پھیرا
بی بی دعا سے بھر دو میری جھولی یہ زینبؑ

بی بی بہت دور ہوں پردیس میں پڑی ہوں
زوار کا لقب ہمیں تم جلد دو زینبؑ

بی بی بہت کنیزوں کو ہے شام بلایا
ہو رحم کی نظر میں چلی آؤں وہاں زینبؑ

مناجات

خدائے برتر نبیؐ اکرم سکینہ بی بی
علی و زہراء کا دو تصدق
سکینہ بی بی چچا سے کہدو

شہیدے کربو بلا کا صدقہ کہ مومنو پر کساء کا سایا
نہ جائے محفل سے کوئی خالی سکینہ بی بی چچا سے کہدو

وفا ملی ہے علم ملا ہے اور سقائی کا مرتبہ ملا ہے
تڑپ تڑپ کے وہ پانی کہنا سکینہ بی بی چچا سے کہدو

علم کا صدقہ مشکؑ چچا کے شانے کٹو کا صدقہ
وہ مشک پر تیروں کا لگانا سکینہ بی بی چچا سے کہدو

وہ طوق و زنجیر میں سلاسل وہ عابدے ناتواں کا صدقہ
وہ جلتے خیموں کا واسطہ ہے سکینہ بی بی چچا سے کہدو

مریض بیٹی کا واسطہ ہے رباب کے مامتا کا صدقہ
وہ شہر بانو کا دو تصدق سکینہ بی بی چچا سے کہدو

جو شام میں بے روا پھری ہے دو صدقہ بے پردگی کے انکا
وہ قید زندان میں گھٹ کے مرنا سکینہ بی بی چچا سے کہدو

دو عونؑ و جعفرؑ کا صدقہ ہم کو اور پڑھنے والوں کو علم عطا ہو
وہ پیاسے اصغرؑ کا واسطہ ہے سکینہ بی بی چچا سے کہدو

حبیب جیسے مدد کو آئے سب مومنو پر نظر بھی رکھنا
مدد کو آؤ عباسؑ غازی سکینہ بی بی چچا سے کہدو

ذیابیطس کے مریض

نیچے لکھی ہوئی آیات کی تلاوت کرتے رہیں تو شفا ہوگی
یا مرض کی شدّت میں کمی ہو جائے گی۔ اِنشَآءَ اللہ
پانچ مرتبہ صلواۃ پڑھ کر شروع کریں

اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ؕ﴿۸﴾

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۙ﴿۱﴾ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ﴿۲﴾ فَالْمُغِيْرٰتِ
صُبْحًا ۙ﴿۳﴾ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ﴿۴﴾ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ﴿۵﴾
اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ﴿۶﴾ وَاِنَّهٗ عَلٰى
ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ﴿۷﴾ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ؕ﴿۸﴾
اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۙ﴿۹﴾ وَحُصِّلَ
مَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ﴿۱۰﴾ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ
لَّخَبِيْرٌ ؑ﴿۱۱﴾

آخر میں ۵ مرتبہ صلواۃ پڑھیں

مناجات جعفر جن

یہ مناجات جعفر جن کی ہے، اس کا طریقہ یوں ہے۔ کوئی بھی شرعی حاجت رکھتا ہو اور مسئلہ ذرا مشکل ہو تو ہفتہ کی رات، اتوار کی رات، پیر کی رات کو ڈیڑھ بجے اُٹھ کر اوّل وضو کر کے کمرہ میں بند ہو جائے اور ۱۳۵ مرتبہ یہ مناجات پڑھ کر اپنی حاجت پیش کرے انشاءاللہ کامیابی ہوگی۔

۱۔ ایک تسبیح صلوٰت

۲۔ ۱۳۵ مرتبہ مناجات

یَا وَالِینَا یَا وَلِیَّ اللّٰہَ اَغِثْنِیْ
یَا قُرَّۃَ عَینِ اَسَدِ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ
قَدْ جِئْتُ اِلٰی بَابِکَ لِلّٰہِ اَغِثْنِیْ
اِرْحَمْ لِنَبِیِّ لِیَدُ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ
مَنْ کَانَ سِوٰاکَ مَلِکُ الْجَنَّۃِ وَ النَّاس
لَا وَالِینَا غَیرُکَ یَا حَضْرَتِ عَبَّاس

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ۔

۳۔ ایک تسبیح صلوٰۃ

۴۔ اس کے بعد سو جائے۔

سیّد ہاشم

دعوات راوندی سے منقول ہے کہ حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص میت کو دفن کرتے وقت قبر کے پاس تین دفعہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ لَا تُعَذِّبْ ھٰذَا الْمَیِّتَ کہے حق تعالیٰ قیامت تک عذاب قبر سے محفوظ رکھے گا۔

دل کے امراض سے بچنے کی دعا

دل پر ہاتھ رکھ کر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے بعد ایک بار درود پڑھ کر یہ دعا تین مرتبہ پڑھے: یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ۔

پھر ایک بار درود پڑھے۔ یہ دعا صبح کو پڑھنے سے مغرب تک کی اور مغرب کے وقت پڑھنے سے صبح تک یقینی حفاظت ہو جاتی ہے ان اوقات میں پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے تب پڑھے

پہلا معجزہ

جنابِ سیّدہ

راوی بیان کرتا ہے کہ ایک سنارن ایک روز حسبِ معمول اپنے محلے کے کنویں سے پانی بھر رہی تھی کہ یکایک شور ہوا کہ اس کا لڑکا اس پڑوسی کمہار کے دہکتے ہوئے آوے میں گر گیا ہے۔ یقین ہے کہ وہ جل کر مر گیا ہوگا۔ اس غمزدہ خبر کو سن کر سنارن سکتہ میں آ گئی اور پھر روتی پیٹتی گھر کی طرف بھاگی وہاں کافی بھیڑ لگی ہوئی تھی۔ واقعہ صحیح پایا کہ وہ تابِ ضبط نہ لا کر اسی جگہ بے ہوش ہو کر گر پڑی۔ عالمِ غشی میں اس نے ایک نقاب پوش بی بی کو دیکھا جو اس سے فرماتی ہیں کہ اے نیک بخت غم نہ کھا خداوند عالم میں سب کچھ قدرت ہے وہ مُردوں کو بھی زندہ کر سکتا ہے۔ البتہ وسیلے کی ضرورت ہے۔ تو نیّت کر کہ اگر پروردگارِ عالم میرے لڑکے کو بطفیل جنابِ سیّدہ اس آفتِ ناگہانی سے محفوظ رکھ کر صحیح و سالم مجھ سے ملا دے گا تو میں جنابِ سیّدہ فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا دخترِ رسولِ خدا کی کہانی سنوں گی۔ چنانچہ سنارن نے عالمِ بے ہوشی میں نیت کر لی۔ جب آنکھ کھلی تو اس نے دیکھا کہ اس کا لڑکا بہ اعجازِ جنابِ سیّدہ بہ حکمِ پروردگارِ عالم صحیح سلامت اس کے پاس کھڑا ہے اور لوگ اسے حیرت سے دیکھ رہے ہیں۔ صلوٰۃ

سنارن اپنے بچّے کو زندہ اور تندرست پا کر بہت خوش ہوئی فوراً بازار سے دو درہم کی شیرینی مول لے آئی۔ اور اس کو ایک پاک و پاکیزہ مقام پر رکھ کر پڑوسیوں کے پاس گئی اور ان سے گویا ہوئی کہ خدا نے میری مُراد جنابِ سیّدہؑ کے طفیل میں پوری کر دی ہے میں نے کہانی کی منّت مانی تھی لہٰذا حقِ ہمسایہ یہ بھی ہے کہ تم لوگ میرے یہاں چل کر جنابِ معصومہ کی کہانی سن لو میں تمہاری شکر گزار ہوں گی۔ پڑوسیوں نے جواب دیا کہ ہم کو

فرصت نہیں ہے ہم اپنا وقت ضائع نہ کریں گے۔ یہ سن کر وہ رنجیدہ گھر واپس آئی اور شیرینی لے کر روتی ہوئی آبادی سے جنگل کی طرف اس اُمید سے چلی کہ شائد کوئی اللہ کا بندہ مل جائے اور اس کی آرزو کو پورا کر دے۔ ابھی کچھ ہی دُور چلی تھی کہ وہی نقاب پوش معظمہ جنھوں نے خواب میں اس کو ہدایت کی تھی اب عالمِ بیداری میں نظر آئیں اور فرمایا کہ اے عورت! مت رو، چادر بچھا کر بیٹھ جائیں کہانی کہتی ہوں تو غور سے سن اور معصومہؑ پر صلواۃ بھیج۔ صلواۃ پھر آپ نے فرمایا :-

شہر مدینہ میں ایک یہودی رہتا تھا، اس کی لڑکی کی شادی تھی۔ سب یہودیوں نے باہم صلاح کی کہ اس موقع پر رسولؐ کی بیٹی کو بلا کر (معاذ اللہ) رسولؐ خدا کی توہین و تذلیل کی جائے اس لیے کہ جناب سیدہؑ وہی پھٹے پرانے کپڑے پہن کر آئیں گی، چنانچہ اسی مشورے کے تحت وہ یہودی خدمت جنابِ رسولؐ خدا میں حاضر ہوا اور کہنے لگا حقِ ہمسائیگی رکھتا ہوں اس لیے خواہش مند ہوں کہ آپ کی دخترِ نیک اختر جناب سیدہ میری لڑکی کی شادی میں میرے غریب خانہ پر تشریف لائیں۔ اگر آپ ان کو شرکت کی اجازت عطا فرمائیں گے تو میری بہت بڑی عزّت افزائی ہو گی۔

آپ نے فرمایا اب سیدہ کے مالک و مختار حضرت علیؑ ہیں تو ان سے اپنی خواہش بیان کر، یہودی سُن کر خدمتِ جنابِ امیر علیہ السّلام میں حاضر ہوا اور اپنی اس خواہش کو بیان کیا۔ آپؑ نے جواب دیا کہ جنابِ سیدہ اس امر کی خود مالک ہیں، چنانچہ یہودی نے درِ جنابِ معصومہ پر آواز دی کہ اے بنتِ رسولؐ میری لڑکی کی شادی ہے چاہتا ہوں کہ آپ بغرضِ شرکتِ شادی تشریف لائیں اور میری عزّت افزائی فرمائیں۔ وہاں سے جواب ملا کہ میں جناب امیر علیہ السلام سے اجازت حاصل کر لوں تو تجھے جواب دوں، یہودی نے کہا کہ میں آپ کے بابا جان، جنابِ رسولؐ خدا اور آپ کے شوہر جنابِ شیرِؑ خدا کی خدمت میں اولاً حاضر ہو چکا ہوں، ان دونوں

نے آپؐ ہی کو مختار کیا ہے ۔جنابِ سیّدہ یہ سن کر کچھ فکر مند ہوئیں کہ اتنے میں جنابِ رسولِ خدا تشریف لائے، بیٹی کو متفکر دیکھا، افسردگی کا سبب پوچھا ۔آپ نے فرمایا بابا جان ایک یہودی اپنی لڑکی کی شادی میں میری شرکت کی تمنّا لے کر آیا ہے ۔اب آپؐ جو حکم دیں ۔آپ نے فرمایا کہ بیٹی تم کو اختیار ہے ۔جنابِ سیّدہ نے عرض کیا کہ بابا جان اس شادی میں میری شرکت آپؐ کے شایانِ شان نہ ہوگی، وہاں پر سب مضحکہ اڑائیں گے اس لیے کہ انکی عورتوں کے لباسِ فاخرہ اور بہترین زیورات پہنے ہوئے ہوں گی ۔اور میرے پاس وہی پھٹے پرانے کپڑے جس میں جا بجا خرمے کے پتوں کے پیوند لگے ہوئے ہیں ۔چنانچہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ پارۂ جگر! جو خدا کی مرضی ۔تم اسی حالت میں جاؤ ۔لہٰذا جنابِ سیّدہ جانے کے لیے تیار ہو گئیں ۔قطعی یہ خیال نہ کیا کہ ان کے کپڑے پیوند دار ہیں ۔خدا کب یہ گوارا کرتا ہے کہ اس کے محبوب کی توہین ہو چنانچہ جناب معصومہ ابھی ڈیوڑھی تک بھی نہ پہنچیں تھیں کہ بحکمِ الٰہی حورانِ جناں مع لباسِ فاخرہ و زیوراتِ مرصع کے حاضرِ خدمت ہوئیں اور جگر گوشۂ رسولؐ کو خلعت اور زیوراتِ جنّتی سے آراستہ کیا اور پھر جنابِ معصومہؑ کو محافہ جنتی میں سوار کر کے بطورِ کنیزانِ کمترین کچھ حوریں دائیں کچھ بائیں کچھ آگے اور کچھ پیچھے محافہ کو اپنے جلو میں لیے ہوئے بصورتِ انسان یہودی کی ہمراہی میں اس کے گھر کی طرف روانہ ہوئیں ۔جس طرف سے جنابِ سیّدہ کی سواری گذرتی تھی اس طرف کی فضا معطر ہو جاتی تھی ۔لوگ حیران ہو ہو کر یہودی سے پوچھتے تھے کہ یہ کس کی سواری ہے؟ اور کہاں جا رہی ہے؟ اور فخریہ ہر ایک دریافت کرنے والے کو یہ جواب دیتا جاتا تھا کہ یہ مسلمانوں کے رسولؐ کی لختِ جگر کی سواری ہے جو میری بیٹی کی شادی کی شرکت میں میرے گھر تشریف لے جا رہی ہیں ۔

جب سیّدہؑ بہ ایں تجمل و وقار یہودی کے مکان میں پہنچیں تو آپ

کے نور سے اس کا سارا مکان منور ہو گیا۔ اور ایسی خوشبو دُور دُور تک فضا میں پھیلی کہ ویسی خوشبو کسی نے بھی آج تک نہ سونگھی تھی، وہاں پر جتنی یہود دی عورتیں تھیں جنابِ سیّدہ کی شان و شوکت دیکھ کر مارے حسد کے بیہوش ہو گئیں۔ تھوڑی دیر کے بعد سب عورتیں تو ہوش میں آگئیں مگر دُلہن کو ہوش نہ آیا، عورتوں نے دُلہن کو دیکھا تو حیرت میں آگئیں۔ اس لیے کہ وہ مری ہوئی پائی گئی۔ یہ دیکھ کر وہ شادی کا گھر ماتم کدہ بن گیا جناب سیّدہ کو بہت تشویش ہوئی، آپؑ نے ہر ایک کو تسلّی و دلاسہ دے کر فرمایا کہ خدا سے لو لگاؤ اس کے قبضۂ قدرت میں سب کچھ ہے اس کے نزدیک مُردے کو زندہ کرنا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ تمام زنانِ یہود نے یک زبان ہو کر کہا کہ ہم نے تو آج تک کسی مُردے کو زندہ ہوتے ہوئے نہیں دیکھا جو دلہن مر کر زندہ ہو جائے گی کہ آپ نے ایک لوٹے میں پانی طلب کر کے وضو کیا اور دو رکعت نمازِ حاجت پڑھ کر بارگاہ ربّ العزّت میں دست بہ دُعا ہوئیں کہ اے میرے معبود! تجھے واسطہ ہے تیری عظمت اور تیرے رسولؐ کا۔ مولا ہے

صدیقہ نام رکھا ہے تو نے بتولؑ کا   جھوٹا نہ کیجئیے مجھے صدقہ رسولؐ کا

تیری کنیز تیرے رسول کی بیٹی ہے میری عزّت تیرے ہاتھ ہے لوگ کہیں گے کہ سیّدہ کے آتے ہی دُلہن ختم ہو گئی۔ اس کو دوبارہ خلعتِ حیات عطا فرما۔

ہنوز دُعا تمام نہ ہوئی تھی کہ دُلہن کلمۂ شہادت پڑھتی ہوئی اُٹھ بیٹھی صلوٰۃ۔ اور گویا ہوئی کہ میں شہادت دیتی ہوں کہ خدا وحدہٗ لاشریک ہے اور آپ کے والدِ ماجد اس کے سچّے اور آخری رسول ہیں۔ آپؑ مجھے اسلام کی تعلیم فرمائیں۔ چنانچہ سیّدہ کا یہ اعجاز دیکھ کر دلہن کے ساتھ ہی اور دیگر پانچ سو زن و مرد یہود مشرف بہ اسلام ہوئے۔ آپ کو سبھوں نے نہایت عزّت و احترام کے ساتھ رُخصت کیا اور ایک زنِ یہود کو

جواب مسلمان ہو چکی تھی آپ کی کنیزی میں دیا۔ جس کا نام اُمِّ حبیبہ تھا۔ جب آپ شاداں و فرحاں اپنے دولت خانہ پر تشریف لائیں اور اپنے پدرِ بزرگوار سے اس واقعہ کو فرمایا تو آپ بہت زیادہ خوش ہوئے اور سجدہ شکر بجا لائے۔

اس کے بعد آپ نے دوسری کہانی اس طرح بیان فرمائی۔

دوسرا واقعہ

کسی ملک کا ایک بادشاہ جو سیر و شکار کا بہت دلدادہ تھا۔ اس نے ایک دن اپنے وزیرِ سلطنت کو سامان شکار تیار ہونے کا حکم دیا۔ چنانچہ وزیر نے بعد تیاریِ سامان بادشاہ کو اطلاع دی اور دوسرے روز علی الصباح معہ وزیر و میر شکار اور دیگر شکاری عملہ کے لوگوں کے شکار کھیلنے کی غرض سے شکار گاہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس مرتبہ بادشاہ کی لڑکی شہزادی معہ اپنی سہیلی وزیر زادی کے ضد کر کے باپ کے ہمراہ ہوئی کافی مسافت طے کرنے کے بعد جب یہ شکاری قافلہ ایک سرسبز و شاداب جنگل میں پہنچا تو سفر سے آسودہ ہونے کے لیے بموجب حکم شاہی اسی جگہ خیمے نصب کیے گئے۔ باورچیوں کا عملہ کھانا پکانے کے انتظام میں مصروف ہوا اور کچھ لوگ سفر کی تھکن کی وجہ سے خیموں کے باہر ہی لیٹ گئے کہ اتنے میں خلافِ اُمید اس زور و شور کیساتھ آندھی چلی کہ اس نے بڑے بڑے تناور درختوں کو زمین سے اُکھاڑ کر رکھ دیا، گرد و غبار کی وجہ سے پاس کی چیز تک سجھائی نہ دیتی تھی۔ اس طوفانی عالم میں ایک دوسرے کی خبر نہ تھی، شاہی خیمہ و خرگاہ کا دُور دُور تک کہیں پتہ نہ تھا۔ جب آندھی کا زور کچھ کم ہوا اور منتشر شدہ لوگ اکٹھا ہونا شروع ہوئے تو اس وقت شہزادی اور وزیر زادی کی تلاش سرعت کے ساتھ کی جانے لگی۔ جن کا کہیں پتہ نہ تھا۔ بادشاہ اور وزیر دونوں محبّتِ پدری سے بے تاب ہو کر دونوں لڑکیوں کی تلاش میں بذاتِ خود منہمک تھے۔

لیکن بہت دوڑ دھوپ کے بعد بھی کامیابی نہ ہوئی اور بالآخر با دل ناخواستہ دارالحکومت کی طرف لوٹ پڑے۔ محل سرا میں اس خبر سے کہرام مچ گیا جس میں رعایا بھی شامل تھی۔

اتفاقِ وقت کہ بادشاہ اور اس کے شکاری عملہ کے واپس جانے کے بعد ہی سرحدی ملک کا دوست بادشاہ اسی مشترکہ جنگل میں شکار کھیلنے کے لیے آیا۔ شکار کے دوران اس بادشاہ پر پیاس غالب آئی چنانچہ اس نے اپنے وزیر کو پانی لانے کا حکم دیا لیکن پانی کا ذخیرہ جو قافلہ کے ہمراہ تھا ختم ہو چکا تھا۔ چنانچہ وزیر پانی کی تلاش میں چل کھڑا ہوا اور ایک پہاڑ کی چوٹی پر آبادی کا پتہ لگانے کے لیے جا پہنچا کہ وہاں اس کو دو حسین و جمیل لڑکیاں نظر آئیں۔ یہ لڑکیاں وہی گمشدہ شہزادی اور وزیر زادی تھیں اور اپنے والدین اور قافلہ والوں سے جدا ہو گئی تھیں۔

چنانچہ یہ لڑکیاں جب اپنے والدین سے جدا ہو کر پہاڑ پر پہنچیں تو بہت زیادہ پریشان ہوئیں۔ ظاہر ہے کہ اس وقت ان کی کیا حالت ہو گی۔ دونوں لڑکیاں اس الم انگیز اور بظاہر دائمی جدائی سے اس قدر روئیں کہ بیہوش ہو گئیں۔ عالمِ غشی میں دیکھا کہ ایک بی بی نقاب پوش تشریف لائیں اور نہایت شفقت سے فرماتی ہیں کہ لے لڑکیو تم ہراساں مت ہو۔ نیّت کر لو کہ جب ہم اپنے والدین سے مل جائیں گے تو اس وقت ہم خاتونِ جنّت فاطمۃ الزہرؑا کی کہانی سنیں گے۔ لہٰذا ان دونوں لڑکیوں نے حسب ہدایت معظمہ منت مانی۔ جب غش سے ہوش آیا تو اپنے اپنے واقعہ غشی کو ایک دوسرے سے بیان کر کے منّت کی تصدیق کی اور پھر خدا کے رحم و کرم کی منتظر ہوئیں کہ وزیر مذکور پانی کی تلاش میں ان تک جا پہنچا۔ جب اس نے ان بے یار و مددگار لڑکیوں کو اس طرح پہاڑ کی چوٹی پر دیکھا تو بہت حیران ہوا۔ اس نے پوچھا کہ اے لڑکیو! تم کہاں کی رہنے والی ہو اپنے حسب و نصب سے آگاہ کرو اور

یہ بتاؤ کہ تم اس سنسان جگہ اور اتنی اونچی پہاڑ کی چوٹی پر کیسے پہنچیں ؟ وزیر کے دریافت کرنے پر دونوں لڑکیوں نے آبدیدہ ہوتے ہوئے اپنا سارا واقعہ بیان کرنے کے بعد اپنے حسب ونسب اور مراتب سے بھی اس کو آگاہ کر دیا۔

وزیر ان لڑکیوں کے حالات سے آگاہ ہونے کے بعد فوراً اپنے بادشاہ کے پاس گیا اور اس سے سارا واقعہ بالتفصیل بیان کیا۔ بادشاہ اس واقعہ کو سن کر بہت متاثر ہوا اور وزیر کو حکم دیا کہ اگر وہ لڑکیاں اپنی خوشی سے آنا چاہتی ہوں تو جا کر اُن کو فوراً لے آؤ۔

بادشاہ کے حکم کی تعمیل میں اس مرتبہ وزیر مذکور معہ کچھ اور آدمیوں اور سواری کے ان لڑکیوں کے پاس پہنچا۔ ہمراہیوں کو پہاڑ کے دامن میں چھوڑ کر خود پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا اور دریافت کیا کہ " اے لڑکیو ! تم ہمارے ساتھ چلوگی ؟ لڑکیاں راضی ہوگئیں۔ وزیر نے دونوں کو پہاڑ کے نیچے اتارا اور سواری پر سوار کر کے باعزّت اپنے بادشاہ کے پاس لے گیا جو ان سب کو لے کر اپنے دارالسلطنت میں آیا۔

مخبران شاہی کے ذریعے پہلے بادشاہ کو اطلاع مل گئی کہ اس کی گمشدہ دختر معہ وزیرزادی کے اس کے پڑوسی بادشاہ کے ہاں موجود ہے۔ اس نے اپنے وزیر اعظم کو مع تحائف کے اس بادشاہ کے پاس روانہ کیا اور خط کے ذریعہ یہ خواہش ظاہر کی کہ ہماری لڑکیاں جو تم کو ملی ہیں ان کو ہمارے پاس بھیجدو۔

جب یہ خط اس بادشاہ کو ملا تو اس نے جواباً تحریر کیا کہ آپ کی بچّیاں یہاں بخیریت ہیں اور میرے پاس آپ کی امانت ہیں لیکن میری خواہش ہے کہ آپ شہزادی کی شادی میرے لڑکے اور وزیرزادی کی شادی میرے وزیر اعظم کے لڑکے سے کر کے مجھے شکریہ کا موقعہ دیتے ہوئے اپنی محبّت میں اضافہ کریں گے۔ چنانچہ پہلے بادشاہ نے غور و فکر کے بعد منظور کر لی۔

لہٰذا دونوں لڑکیاں باعزت و احترام اپنے والدین کے پاس واپس کردی گئیں۔ اب حسبِ وعدہ تاریخ مقررہ ہوئی اور طرفین میں سامانِ شادی ہونے لگا آخر کار وہ وقت بھی آپہنچا جب دونوں لڑکیوں کی شادی مذہبی رسوم کے مطابق کردی گئی۔ دلہنیں رخصت ہو کر سسرال چلیں، اتفاقِ وقت کہ اور سامان جہیز تو بار کرلیا گیا مگر شادی کا لوٹا جو نہایت قیمتی تھا وہیں رہ گیا اور اس کا اس وقت کی رسم کے لحاظ سے ساتھ جانا نہائت ضروری تھا۔ راستہ میں شام ہوگئی۔ باراتیوں نے رات ہوجانے کی وجہ سے ایک محفوظ جگہ پر قیام کیا۔ اس وقت حسبِ ضرورت لوٹے کی تلاش ہوئی تو لوٹا نہ ملا، معلوم ہوا کہ وہیں چھوٹ گیا ہے۔ وزیر نے ایک خاص سپاہی کو روانہ کیا کہ لوٹا لے آئے۔

جب سپاہی وہاں پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ جہاں محل تھا وہاں اب میدان ہے نہ تخت ہے نہ تاج، نہ بادشاہ نہ فوج، کچھ بھی نہیں۔ صرف لوٹا میدان میں رکھا ہوا ہے جس کا کوئی نگران بھی نہیں ہے۔ سپاہی نے چاہا کہ لوٹا اٹھالے لیکن ممکن نہ ہوسکا اس لیے کہ اس نے جیسے ہی لوٹے کی طرف ہاتھ بڑھایا معاً ایک خطرناک کالے سانپ نے لوٹے کے اندر سے پھن نکالا اور اس کو کاٹنے کے لیے لپکا۔ سپاہی اچھل کر پیچھے ہٹا۔ اس نے بہت کوشش کی کہ لوٹا اٹھالے مگر ممکن نہ ہوا۔ سانپ ہر مرتبہ سدِ راہ ہوتا تھا۔ مجبوراً اپنے ملک کی طرف روانہ ہوا اور وزیر کے توسط سے سارا واقعہ بادشاہ کے گوش گزار کیا۔

بادشاہ کو یہ سُن کر حیرت ہوئی اور کچھ دیر تک غور و فکر میں ڈوبا رہا اور پھر لڑکیوں کے پاس گیا اور کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تم دونوں جادوگرنیاں ہو یا کوئی بدروح ہو جو انسانی شکل اختیار کر کے نئے نئے شعبدے دکھلا رہی ہو۔ اس وقت تو میں تم دونوں کو قید کرتا ہوں البتہ کل صبح قتل کردوں گا۔ یہ کہہ کر بادشاہ غیظ و غضب میں بھرا ہوا اپنے خیمے میں واپس آیا اور

دونوں دلہنیں خیمہ میں قید کر دی گئیں۔

جب لڑکیوں نے اپنے آپ کو اس حال میں پایا تو وفورِ رنج سے بیتاب ہوتے ہوئے ایک دوسرے سے گلے مل کر خوب روئیں اور کہنے لگیں کہ معلوم نہیں کیا ماجرا ہے کہ کل شادی ہوئی دلہن بنائے گئے اور آج قید خانے میں قیدی بنے ہیں اور کل ہمارا چراغِ حیات گل کر دیا جائے گا۔ خداوندا! معلوم نہیں کہ ہم لوگوں سے کون سا ایسا گناہ سرزد ہوا ہے جس کی پاداش میں ہم لوگوں کو یہ سزا مل رہی ہے، میرے معبود تو معاف کر دے۔ یہ کہہ کر اتنا روئیں کہ بے ہوش ہوگئیں۔ عالم بیہوشی میں دیکھا کہ وہی بی بی جو پہاڑ پر نظر آتی تھیں، نظر آئیں اور بہ کمالِ شفقت فرمایا کہ لڑکیو! تم نے پہاڑ پر منت مانی تھی کہ جب ہم اپنے والدین سے ملیں گی تو جنابِ سیّدہ کی کہانی سنیں گے۔ تم دونوں اپنے ماں باپ سے ملیں مگر کہانی نہ سنی اسی وجہ سے یہ عذاب تم پر نازل ہوا ہے۔ اب بھی غنیمت ہے کہ تم اسی قید خانے میں کہانی سنو! خدا جناب معصومہؑ کے طفیل میں تمہاری مشکل آسان کر دے گا۔ لڑکیوں نے کہا کہ اس قید خانے میں درہم کہاں ہیں جو ہم کہانی سننے کے لیے شیرینی منگائیں اور پھر لائے گا کون؟ معظمہؑ نے کہا گھبراؤ نہیں تمہارے دوپٹہ کے آنچل میں سے تم کو دو درہم ملیں گے اور خیمہ کی پشت پر سے تم کو ایک آدمی جاتا ہوا نظر آئے گا۔ بازار قریب ہے وہ شیرینی لا دے گا۔ یہ کہہ کر وہ معظمہ غائب ہوگئیں۔

لڑکیوں کو ہوش آیا۔ ایک دوسرے سے عالمِ غشی کا واقعہ بیان کیا اور پھر شہزادی نے دیکھا کہ اس کے آنچل سے دو درہم بھی برآمد ہوئے، دونوں بہت خوش ہوئیں۔ صبح پشتِ خیمہ پر سے ایک سن رسیدہ بزرگ کو جاتے دیکھ کر ان سے اپنی خواہش بیان کی چنانچہ انھوں نے دونوں درہم کی شیرینی لا کر ان لڑکیوں کو دے دی کہ ایک نے دوسرے سے اسی قید خانے میں کہانی سنی، کہانی ختم ہونے اور دعا مانگنے کے بعد ہی وہاں شاہی جلاد

وہاں پہنچا اور دونوں کو قتل گاہ کی طرف لے جانے کے لیے آگے بڑھا کہ دونوں لڑکیوں نے یک زبان ہو کر کہا کہ پہلے ہم کو بادشاہ کے پاس لے چلو کہ ان سے ہم کو کچھ باتیں کرنا ہیں۔

چنانچہ لڑکیاں پھر بادشاہ کے روبرو پیش کی گئیں اُنھوں نے مؤدبانہ بادشاہ سے کہا کہ اس مرتبہ آپ پھر اپنے کسی آدمی کو ہمارے یہاں بھیج کر وہاں کے حالات دریافت کرا لیجئے اگر اب بھی وہی حالت ہے تو بے شک ہمیں قتل کرا دیجئے۔

بادشاہ نے لڑکیوں کی درخواست منظور کر لی اور اسی سپاہی کو جو نہایت پرہیزگار اور سچّا آدمی تھا لڑکیوں کے باپ کے یہاں بھیجا کہ جا کر دریافتِ حال کرے چنانچہ اس نے وہاں جا کر دیکھا کہ محل شاہانہ اور تخت و تاج سب بدستور موجود ہے۔ وہ بہت حیرت زدہ ہوا اور سارا واقعہ آ کر اس نے اپنے بادشاہ سے کہہ سنایا۔ بادشاہ اسی وقت لڑکیوں کے پاس گیا اور پوچھا کہ یہ کیا ماجرہ ہے میں بہت زیادہ حیرت میں پڑ گیا ہوں۔ چاہتا ہوں کہ تم لوگ میرے اس استعجاب کو دور کرو۔ لہٰذا بادشاہ کا ایماء پا کر لڑکیوں نے اپنی تمام حقیقت پہاڑ پر پہنچنے، اپنے بے ہوش ہونے، جناب سیّدہ کی کہانی سننے کی منت ماننے اور اپنے والدین سے ملنے پر منت کو فراموش کر دینے اور اس کو پورا نہ کرنے کی ساری داستان مکمل کہہ سنائی اور پھر کہا کہ اب جبکہ ہم نے وہ کہانی سن لی تو وہ عتابِ الٰہی جو ہم پر نازل ہوا تھا اب ختم ہو گیا ہے اور ہم مطمئن ہو گئے ہیں۔ چنانچہ بادشاہ نے یقین کر لیا اور اسی وقت لڑکیوں کو رہا کر کے ان کی عزت و احترام کو اسی طرح بحال کرتے ہوئے ہنسی خوشی اپنے وطن کی راہ لی۔

یہ کہانی سنا رن سے کہہ کر وہ معظمہ روپوش ہو گئیں۔ سنا رن اپنے گھر واپس آئی تو کیا دیکھتی ہے کہ جن جن لوگوں نے کہانی سننے اور سنانے

سے انکار کر دیا تھا ان کے گھروں میں آگ لگ گئی ہے۔

جس طرح سنارن کی دعا خداوندِ عالم نے بطفیل جناب سیدؑ کا پوری کر دی اسی طرح ربّ العالمین محمدؐ و آلِ محمدؐ کے صدقے میں جملہ سننے والوں کی دلی مرادیں پوری کرے۔ آمین ثم آمین

کہانی ختم ہو گئی اب آپ کو یہ بتانا باقی رہ گیا کہ کہانی ختم ہونے کے بعد اور شیرینی تقسیم ہونے سے پہلے زیارتِ جناب سیّدہ عالم کا پڑھنا ضروری ہے۔

معجزہ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام

شہر ایران میں ایک لکڑہارا رہتا تھا جو بہت ہی غریب تھا وہ لکڑیاں بیچ کر اپنا اور اپنے بال بچوں کا گزارہ کیا کرتا تھا۔ ایک دن اپنی لڑکی سے کہنے لگا کہ بیٹی ہمسایہ کے گھر سے سگریٹ سلگا لاؤ۔ جب لڑکی سگریٹ سلگانے کے لیے گئی تو اس نے دیکھا کہ ہمسایہ کی عورت کلیجی بھون رہی ہے۔ اس لڑکی کا دل کلیجی کھانے کو چاہا لیکن اس عورت نے توجہ نہ کی۔ لڑکی نے دروازہ کے باہر آ کر سگریٹ کو بجھایا اور پھر سگریٹ سلگانے کے لیے اندر چلی گئی یہ اس لیے کیا کہ شاید اب کی دفعہ ہمسائی عورت مجھے کھانے کے لیے دے دے مگر اب پھر بھی اس نے کلیجی کھانے کو نہ دی۔ لڑکی مایوس ہو کر گھر چلی آئی اتنی دیر میں سگریٹ سلگ کر آدھا رہ چکا تھا۔ جب باپ کو سگریٹ دیا تو اس نے کہا کہ بیٹی آدھا سگریٹ خود پی آئی ہو۔ کہا کہ نہیں بابا جان ہمسائی کلیجی بھون رہی تھی اور میرا دل کلیجی کھانے کو چاہتا تھا اس لیے میں بار بار سگریٹ کو بجھا کر جلانے کے لیے جاتی تھی کہ شاید وہ عورت مجھے کلیجی کھانے کے لیے دیدے مگر اس نے مجھے نہیں دی۔ بابا جان کل میرے لیے آپ ضرور کلیجی لائیں۔ لکڑہارے نے کہا کہ بیٹی ہمارے گھر میں تو اتنے پیسے بھی نہیں کہ ایک ماچس ہی خرید لائیں۔ میں کلیجی کہاں سے لاؤں۔ لڑکی نے کہا نہیں بابا جان آپ کل ضرور کلیجی لائیں۔ لکڑہارے

نے کہا اچھا بیٹی دو دن کچھ نہ کھاؤ۔ میں دو دن کی لکڑیاں جمع کر کے بیچوں گا۔ اور تم کو کلیجی لا دوں گا۔ لڑکی نے منظور کر لیا۔ لکڑہارا جنگل میں جا کر لکڑیاں جمع کر کے رکھ آیا۔ دوسرے دن جب جنگل میں گیا تو اس نے دیکھا کہ لکڑیاں جو اس نے جمع کی تھیں جل کر راکھ ہو چکی تھیں۔ وہ رونے لگا روتے روتے غش کھا کر گر گیا۔ عالمِ غش میں دیکھا کہ ایک نقاب پوش کھڑے ہیں (صلواۃ) اور زمین سے چند سنگریزے اٹھا کر کہتے ہیں کہ یہ لے لو جب ان کو بھناؤ تو مولا مشکلکشاؑ کا ختم ضرور دلانا (صلواۃ) جب لکڑہارا ہوش میں آیا تو دیکھا کہ وہی سنگریزے اس کے ہاتھ میں تھے۔ اس نے وہ جیب میں ڈال لیے اور گھر چلا آیا۔ گھر جا کر دروازے کے پیچھے چھپ رہا۔ جب بیٹی نے دیکھا کہ باپ کو گئے ہوئے دیر ہو گئی ہے وہ باہر آئی دیکھا کہ باپ دروازے کے پیچھے چھپا ہوا ہے۔ کہا بابا جان اندر آجایئے باپ نے کہا بیٹی مجھے تم سے شرم آتی ہے وعدہ کر کے گیا تھا کہ تمہارے لیے ضرور کلیجی لاؤں گا لیکن تمام لکڑیاں جل کر راکھ ہو گئی ہیں۔ بیٹی نے کہا! ابّا جان آپ آجائیں خداوند کریم ہمیں بہت کچھ دے گا۔

جب شام ہو گئی لکڑہارے نے جیب میں ہاتھ ڈالا وہی سنگریزے نکال کر بیٹی کو دیئے کہ لو بیٹا ان سے کھیلو۔ لڑکی نے لے کر ایک کمرے میں پھینک دیئے علی الصبح جب لکڑہارے کی بیوی نماز پڑھنے کے لیے اُٹھی تو دیکھا کہ کمرے میں ہر طرف روشنی ہی روشنی دکھائی دیتی ہے۔ ڈر کر باہر آئی لکڑہارے سے کہا کہ ہمارے کمرے میں تو ہر طرف آگ لگی ہوئی ہے۔ لکڑہارے نے اُٹھ کر دیکھا کہ کمرے میں جواہرات چمک رہے ہیں (صلواۃ) اس پر اس نے چادر ڈال دی۔ صبح ایک ہیرا لے کر جوہری کے پاس گیا۔ کہا کہ یہ ہیرا تم لے لو اور اس کی قیمت مجھے دے دو۔ جوہری بیش قیمت ہیرا دیکھ کر حیران رہ گیا۔ لکڑہارے سے کہا گھر سے بوریاں لے آؤ اور جس قدر اُٹھائی جائیں بھر کر لے جاؤ۔ یہ اس ہیرے کی قیمت ہے۔ لکڑہارے سے جس قدر بوریاں اٹھائی گئیں وہ لے گیا۔ اور وہ زمین خریدی۔ جہاں مولا مشکلکشاؑ نے اسے سنگریزے دیئے تھے۔ (صلواۃ) اُس

نے وہاں ایک نہایت ہی شاندار محل بنوایا۔ جس میں نہایت آرام اور آسائش کی زندگی بسر کرنے لگا۔ ایک دن لکڑہارا اپنی بیوی سے کہنے لگا کہ اب مجھ پر حج واجب ہو گیا ہے۔ میں حج کرنے جا رہا ہوں میرے بعد ہر مہینہ مولا مشکلکشا کا ختم ضرور دلانا۔ چند دنوں کے بعد لکڑہارے کی بیوی نے اپنی بیٹی سے کہا جاؤ سات قسم کی مٹھائی لاؤ اس پر مشکلکشا کا ختم دلائیں۔ بیٹی نے کہا اماں جان اب تو ہم بہت ہی امیر ہو گئے ہیں۔ ہم نہیں رنگ رنگ کی مٹھائی پر ختم دلاتے۔ والدہ خاموش ہو رہی۔ کچھ دنوں کے بعد ماں بیٹی حمام میں غسل کرنے کے لیے گئیں کہ یکایک غل ہوا کہ حمام کو خالی کیا جائے کیونکہ بادشاہ کی ملکہ اور بیٹی حمام میں غسل کرنے کے لیے تشریف لا رہی ہیں چنانچہ سب لوگ چلے گئے لیکن لکڑہارے کی بیوی اور بیٹی نہ گئیں اُنھوں نے کہا کہ ہم تو ملکہ سے بھی زیادہ امیر ہیں۔ ہم نہیں جائیں گے۔ اسی اثناء میں ملکہ اور شہزادی حمام میں تشریف لے آئیں۔ اُنھوں نے سُنا ہوا تھا کہ ایک لکڑہارا بہت ہی امیر ہوا۔ جب لکڑہارے کی لڑکی حمام سے باہر نکلی تو شہزادی نے دیکھا اُس کے گلے میں بہت ہی قیمتی موتیوں کا ہار ہے۔ شہزادی نے پوچھا کہ یہ ہار تم نے کہاں سے لیا ہے۔ لکڑہارے کی لڑکی نے کہا کہ آؤ ہم تم سہیلیاں بن جائیں یہ ہار تم لے لو میں گھر جا کر اور پہن لوں گی۔ شہزادی نے کہا ہم تم سہیلیاں بن گئی ہیں۔ اس لیے تم ہمارے گھر ضرور آیا کرنا۔

ایک دن لکڑہارے کی لڑکی شہزادی سے ملنے گئی۔ شہزادی غسل کر رہی تھی جب غسل کر کے باہر آئی تو نوکرانی سے کہا کہ کھونٹی سے میرا ہار بھی لاؤ۔ نوکرانی نے کھونٹی پر ہار دیکھا تو ہار غائب تھا۔ شہزادی نے کہا کہ ہار تم نے چوری کر لیا ہے نوکرانی نے کہا آج تک کبھی چوری نہیں کی یہ آپ کی سہیلی کا کام ہے چنانچہ بادشاہ کو بُلایا گیا۔ اس نے لکڑہارے کی بیٹی اور بیوی سے پوچھ گچھ کی اُنھوں نے کہا کہ جب ہم غریب تھے ہم نے اس وقت بھی چوری نہیں کی اب ہم کس لیے چوری کرتے لیکن بادشاہ کو یقین نہ آیا۔ اسی وقت حکم دیا کہ دونوں

ماں بیٹی کو قید خانے میں ڈالدیا جائے اور ان کے گھر کے آگے ایک دیوار کھڑی کر دی جائے۔ اِدھر جب لکڑہارا حج کرنے گیا تو راستہ میں ڈاکوؤں نے اس سے سب کچھ لوٹ لیا وہ بغیر حج کیئے ہی واپس لوٹ آیا۔ آکر دیکھا کہ محل کے آگے ایک دیوار کھڑی ہے۔ لوگوں سے پوچھا میرے اہلخانہ کہاں ہیں اور محل کے آگے دیوار کیوں کھڑی ہے؟ لوگوں نے تمام واقعہ بیان کیا۔ لکڑہارا بادشاہ کے پاس آیا تمام ماجرہ سُنا۔ بادشاہ سے کہنے لگا کہ انھوں نے چوری تب بھی نہ کی تھی جب ہم غریب تھے اب کیوں کرنی تھی۔ بادشاہ کسی طرح نہ مانا۔ لکڑہارے نے کہاکہ اگر انھیں قید سے رہا نہیں کریں گے تو مجھے بھی قید کرلیں کیونکہ میری غیرت گوارہ نہیں کرتی کہ میری بیوی اور لڑکی قید میں رہیں اور میں گھر میں بیٹھوں چنانچہ لکڑہارے کو بھی قید کرلیا گیا۔

جب رات ہوئی لکڑہارے نے اپنی بیوی اور بیٹی کو بُلا کر پوچھا کہ میرے جانے کے بعد مولا مشکل کشاؑ کا ختم دلاتی رہی ہو۔ انھوں نے کہا نہیں لکڑہارے نے کہا بس۔ اِسی کوتاہی کی سزا ہے۔ غرضیکہ تمام رات توبہ کرتے رہے اور روتے رہے۔ جب نیند آگئی تو عالم خواب میں دیکھا کہ نقاب پوس تشریف لا رہے ہیں۔ (صلواۃ) اور فرماتے ہیں کہ تم نذر دینی بھول گئے تھے، اسی لیے عتابِ الٰہی کا نزول ہوا ہے۔ لکڑہارے نے کہا میرے پاس نذر دلانے کے لیے پیسے نہیں ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ اپنا بستر اٹھاؤ نیچے سے پانچ پیسے برآمد ہوں گے۔ ان کی شیرینی منگا کر ختم دِلانا تمام مصیبت تمھاری ٹل جائے گی۔

صُبح جب لکڑہارا بیدار ہوا، اپنا بستر اُٹھایا، پانچ پیسے برآمد ہوئے قید خانے کے دروازہ میں جا کر کھڑا ہوا۔ ایک نوجوان لڑکا گھوڑے پر سوار آتا دکھائی دیا۔ اس سے کہا اے لڑکے مجھے پانچ پیسے کی شیرینی لادو۔ اس نے کہا بوڑھا قید بھی ہوگیا ہے لیکن اب بھی شیرینی کھاتا ہے۔ میری تو

آج شادی ہے میں بازار سے مہندی وغیرہ خریدنے جا رہا ہوں۔ اس لیے میں تمہارا کام نہیں کر سکتا۔ لڑکا یہ کہہ کر ابھی چند ہی قدم آگے بڑھا تھا کہ گھوڑے سے گرا اور گرتے ہی مر گیا۔ جب لڑکے کے باپ کو معلوم ہوا کہ نوجوان لڑکا مر گیا ہے تو روتا ہوا قید خانے کے دروازے سے گزرا لکڑہارے نے وہی سوال کیا کہ مجھے پانچ پیسے کی شیرینی لا دو۔ اس آدمی نے کہا کہ میرے ساتھ جو ہونا تھا وہ ہو گزرا ہے میں کیوں نہ اس قیدی کا کام کر جاؤں، چنانچہ اسے شیرینی لا کر دی۔ اس پر مولا مشکلکشاء کا ختم دلایا۔ لکڑہارے نے اس آدمی سے پوچھا کہ تم اتنے آزردہ کیوں ہو۔ اس نے کہا کہ میرا نوجوان لڑکا مر گیا ہے اور آج اس کی شادی تھی۔ لکڑہارے نے کچھ شیرینی اُسے دی اور کہا کہ اس کو پانی میں حل کر کے لڑکے کے منہ میں ڈال دینا۔ چنانچہ اس آدمی نے ایسا ہی کیا۔ جوں ہی پانی کا قطرہ لڑکے کے حلق میں اُترا لڑکا کلمہ پڑھتا ہوا اٹھ بیٹھا۔ (صلواۃ) ادھر دوپہر کے وقت جب بادشاہ کھانا کھانے کے لیے بیٹھا۔ دیکھا کہ ایک خوبصورت چڑیا منہ میں "ہار" لیے آ رہی ہے چڑیا نے ہار اسی کھونٹی پر لٹکا دیا۔ بادشاہ دیکھ کر حیران ہوا کہنے لگا اس میں ضرور کوئی راز پوشیدہ ہے۔ اسی وقت لکڑہارے کو بلایا۔ لکڑہارے نے تمام واقعہ بادشاہ کے گوشگذار کیا۔ بادشاہ بہت خوش ہوا۔ تاج اُتار کر اس لکڑہارے کے قدموں میں رکھ دیا اور کہا کہ آپ میرے باپ اور میں آپ کا بیٹا ہوں۔ جب تک زندہ رہوں گا آپ کی خدمت کرتا رہوں گا۔ (صلواۃ)

خداوندِ عالم سے دعا ہے کہ جس طرح لکڑہارے کی مشکل آسان ہو گئی اُسی طرح تمام مومنین و مومنات کی آئمہ بحق طاہرینؑ مشکلیں حل ہو جائیں آمین یارب العالمین۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

معجزہ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ

مشہور ہے کہ کسی شہر میں ایک غریب اور کثیر العیال لکڑہارا رہتا تھا، ہر روز جنگل جاتا، لکڑیاں کاٹتا اور شہر میں لا کر فروخت کرتا اور بچوں کا پیٹ پالتا۔ ایک روز لکڑیاں نہیں فروخت ہوئیں۔ رات ہو گئی خیال کیا کہ خالی ہاتھ کیا گھر جاؤں، بچے بھوک سے بیقرار ہوں گے ان کی بےچینی دیکھ کر اور صدمہ ہوگا۔ بہتر ہے کہ رات اسی جگہ بسر کروں، صبح کو لکڑیاں فروخت کر کے گھر جاؤں۔ اس کا بیان ہے کہ میں وہیں رہ گیا۔ نصف شب کو ایک سوار منہ پر نقاب ڈالے قبلہ کی طرف سے نمودار ہوا اور میری حالت دریافت کی اور مجھ پر شفقت فرما کر پانچ پیسے عطا کئے اور فرمایا، ان پیسوں سے شیرینی خرید کر مولائے کونین، مشکلکشائےؑ دارین کا فاتحہ (نذر) دے۔ خداوند رحیم و کریم اس کی برکت سے تیرا افلاس دُور کر دے گا۔

لکڑہارے نے وہ پیسے خوش ہو کر رکھ لیے۔ اسی وقت اُس پر غنودگی طاری ہوئی۔ پھر آنکھ کھلی تو کیا دیکھا کہ اپنے گھر میں کھڑا ہے اور لکڑیوں کا گٹھا صحن میں پڑا ہے۔ اس نے اپنی زوجہ کو بیدار کیا اور شب کی تمام کیفیت بیان کی اور کہا کہ امیر المومنینؑ مولائے مشکلکشاء کے نام کی فاتحہ دلوانے کا انتظام کرو پھر دونوں میاں بیوی نے نہا دھو کر فاتحہ کے لیے شیرینی مہیا کی اور حضرت امیر المومنینؑ کی نذر دے کر خود بھی کھایا اور بچوں کو بھی کھلایا۔ اس روز اس کی لکڑیوں کا گٹھا دونی قیمت پر فروخت ہوا۔

دوسرے روز لکڑہارا اپنی عادت کے مطابق لکڑیاں کاٹنے جنگل گیا اور ایک خشک درخت دیکھا "بسم اللہ" کہہ کر کلہاڑی کا ایک ہاتھ مارا تو وہ شکستہ ہوگیا۔ دوسری ضرب "یاعلی" کہہ کر ماری تو وہ درخت جڑ سمیت گر پڑا تو اس کی جڑ میں سے خزانہ ظاہر ہو۔ لکڑہارا اُسے دیکھ کر بہت خوش ہوا اور سجدہ شکر بجا لایا پھر اس میں سے چند اشرفیاں لے کر بازار گیا اور کھانے پینے کی چیزیں لے کر گھر گیا۔ دوسرے روز گھر والوں کو لے کر اُس درخت کے پاس آیا اور اسی جنگل کو خرید کر وہاں ایک خوبصورت اور عالی شان محل بنوایا اور جا بجا مسافر خانے اور آبدار خانے تعمیر کرائے اور لنگر خانے جاری کیئے اور بہت سے ملازموں کو ان کی دیکھ بھال پر مقرر کیا۔

ایک دن اُس شہر کا حاکم بغرض شکار اِس جنگل کی طرف آنکلا، پیاس سے بے قرار ہو کر خدمت گاروں کو پانی لانے کا حکم دیا۔ خدمت گار پانی کی تلاش میں ہر طرف پھیل گئے۔ اتفاقاً ایک ملازم کا گزر اُس لکڑہارے کے محل کی طرف ہوا۔ حاکم کے ملازم نے وہاں کے آدمیوں سے پانی طلب کیا، اُنھوں نے ایک صراحی اور ایک پیالہ اس کے حوالے کیا۔ وہ لے کر حاکم کے پاس آیا۔ اس نے پانی پیا مگر انتہائی تعجب سے صراحی اور پیالے کو دیکھا پھر اپنے ملازم سے دریافت کیا کہ اس جنگل میں یہ نفیس صراحی اور یہ خوشگوار پانی کہاں سے دستیاب ہوا۔ ملازم نے عرض کی۔ حضور! ایک سال کا عرصہ ہوا کہ ایک لکڑہارے نے اِس جنگل میں شہر بسایا ہے۔ اپنا محل بنوایا اور پھر جا بجا مسافر خانے اور آبدار خانے بنوا دیئے ہیں اور مسافروں، غریبوں، محتاجوں اور حاجتمندوں کو مالا مال کر دیا ہے۔ یہ پانی، صراحی اور پیالہ اُسی کے یہاں سے لایا ہوں۔ حاکم کو بہت حیرت ہوئی اور کہا کہ ہم نے تو اس جنگل میں کبھی کسی بستی کا کوئی نشان تک نہ دیکھا تھا۔ اس حاکم نے حکم دیا کہ لکڑہارے کو معہ اہل و عیال حاضر کرو۔ اُس کے ہمراہیوں نے حاکم کو سمجھایا کہ ایسے نیک اور صالح آدمی کو یوں طلب کرنا مناسب نہیں۔

غرض وہ حاکم اپنی دولتِ سرا کو واپس آیا اور تمام واردات اپنی بیگم سے بیان کی۔ بیگم نے بھی لکڑہارے اور اُس کی زوجہ کو بلوانے کی خواہش ظاہر کی۔ حاکم نے دونوں کو طلب کیا۔ لکڑہارے نے حاکم اور اس کی بیگم کو اشرفیاں نذر کیں۔ حاکم نے ان دونوں کو اپنے ساتھ رہنے کی خواہش کی اور وہ اسی کے پاس خوش خوش رہنے لگے۔

ایک روز بیگم نے حمّام جاتے وقت اپنا "نولکھا ہار" اپنے گلے سے اُتار کر کھونٹی پر لٹکا دیا اور لکڑہارے کی زوجہ کو حفاظت کی تاکید کی۔ خدا کی شان وہ کھونٹی ہار نگل گئی اور وہ حیرت سے دیکھتی رہی، حاکم کی بیگم نے حمام سے فارغ ہو کر ہار کو نہ پایا تو اُس سے دریافت کیا، اُس نے جو دیکھا تھا کہہ دیا۔ حاکم کی بیگم کو یقین نہ آیا۔ اپنے شوہر سے شکایت کی۔ اس نے لکڑہارے اور اس کی زوجہ دونوں کو قید کر دیا اور اسی حال میں دونوں ایک سال قید رہے۔

ایک رات وہی سوار خواب میں آیا اور پوچھا کہ "اے لکڑہارے کیا تو امیر المومنین حضرت علی علیہ السّلام کی نیاز کراتا تھا؟" دونوں نے عرض کی نہیں" سوار نے فرمایا۔ یہی سبب ہے کہ تم اس بلا میں مُبتلا ہوئے ہو۔ اب فاتحہ دِلوا دو" لکڑہارے نے عرض کی، ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں۔ فرمایا تیرے بستر کے نیچے ہیں، لکڑہارا خواب سے چونک پڑا اور پیسے اُٹھا لیے دونوں کے ہاتھوں اور پیروں کی زنجیریں بھی کھلی ہوئی تھیں صبح ہوئی تو دیکھا کہ ایک ضعیفہ جا رہی ہے، ان دونوں نے ان سے التجاء کی کہ امیر المومنین حضرت مشکلکشاء کی نذر کے لیے شیرینی لا دے۔ اُس بڑھیا نے کہا آج میرے بیٹے کی شادی ہے۔ مجھے بہت سے کام کرنے ہیں میں نہیں لا سکتی۔

اتفاقاً ایک دوسری ضعیفہ کا گذر ہوا جس کا جوان فرزند مر گیا تھا، وہ روتی ہوئی جا رہی تھی۔ ان دونوں دلکڑہارے اور اسکی زوجہ نے اس سے شیرینی خرید کر لا دینے کی خواہش ظاہر کی۔ بڑھیا نے امیر المومنینؑ کا نام سنتے ہی رضا مندی کا اظہار کیا اور بلا کسی حیلہ و عذر شیرینی لا کر بازار سے

دیدی، لکڑ ہارے نے حضرت مشکلکشاء کی نذر کی، خود بھی کھایا اور بڑھیا کو
بھی کھلایا۔ وہ ضعیفہ جب اپنے گھر واپس آئی تو اپنے بیٹے کو زندہ پایا اور وہ
ضعیفہ جب اپنے گھر واپس گئی جس کے بیٹے کی شادی تھی اور اس نے
برائے نذر امیرالمومنین شیرینی خرید کر بازار سے لانے کے لیے انکار کر دیا
تھا تو اس کا فرزند یک بیک مر گیا تھا۔ اس بڑھیا سے جس کا مرا ہوا بیٹا
زندہ ہو گیا تھا اس سے مرے ہوئے بیٹے کے زندہ ہونے کا سبب
پوچھا، اس نے کہا اور کوئی تو سبب مجھے معلوم نہیں، البتہ ایک قیدی کی خواہش
پر مولائے کونین حضرت مشکلکشاءؑ کی نذر کا سامان بازار سے لا کر دیا تھا اور
جب نذر کا سامان مجبور قیدی کو دے کر واپس گھر آئی تو میں نے اپنے لڑکے
کو زندہ پایا۔ یہ سنکر وہ بڑھیا اپنے دل میں نادم ہوئی اور توبہ کر کے صدقِ دل
سے نیّت کی کہ اگر میرا بیٹا بھی زندہ ہو جائے تو میں بھی فاتحہ دلاؤں گی۔ خدا
نے اپنی رحمت سے اسکو زندہ کیا۔ اور ادھر اس کھونٹ نے بھی ہار اگلنا شروع
کیا، یہ حال دیکھ کر حاکم کی بیوی نے اپنی آنکھوں سے دیکھا واقعہ حاکم کو
سنانا تب اسکو بھی یقین آگیا۔ اور کہا کہ لکڑہارا اور اس کی زوجہ کو میں نے بے قصور
قید کر دیا تھا لہٰذا اس نے فوراً اسی وقت لکڑہارے اور اس کی زوجہ کی رہائی
کا حکم دیا۔ رہائی پا کر دونوں حاکم کے سامنے حاضر ہوئے تو ان سے پوچھا کہ
تم نے ایسا کیا کام کیا کہ ایسی کرامتیں ظاہر ہوئیں۔ دونوں نے عرض کی کہ ہم
ہر پنجشنبہ (جمعرات) کو امیرالمومنینؑ کا فاتحہ (نذر) دلایا کرتے تھے غفلت کے
سبب کئی جمعرات کو نذر نہ دلا سکے تھے۔ جس کے نتیجہ میں اس بلا میں مبتلا
ہوئے۔ اب جبکہ اس نذر کو کیا ہے اس کی برکت سے خداوند کریم نے ہم
دونوں کو قید سے نجات دی۔

لہٰذا جو شخص ہر پنجشنبہ (جمعرات) کو نذرِ مشکلکشاؑ دلاتا رہے گا وہ تمام
آفاتِ ارضی و سماوی سے محفوظ رہے گا اور اس کی عمر و رزق میں اضافہ ہو گا
اس کے دشمن اور بد خواہ ہمیشہ مقہور رہیں گے۔" انشاء اللہ تعالیٰ"

معجزہ حضرت امام جعفر صادقؑ

کسی شہر میں ایک لکڑہارا نہایت مفلس اور نادار رہتا تھا۔ وہ مصیبت زدہ ہر روز جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لاتا اور فروخت کر کے بمشکل اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ پالتا تھا۔ افلاس سے تنگ آکر ایک روز اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ برائے روزگار باہر جاتا ہوں عجب نہیں کہ پروردگار رحم فرمائے اور ہماری مصیبت دور ہو۔ یہ کہہ کر لکڑہارا معاش کی تلاش میں دوسرے شہر میں گیا لیکن بدقسمتی سے وہاں بھی اس کی تقدیر نے اس کا ساتھ نہ دیا۔ ہر وقت دل میں سوچتا کہ کچھ پیسے ہو جائیں تو اپنے شہر جاؤں اور اپنے بال بچوں کی خبر لوں لیکن کچھ نہ ہو سکا۔ اسی فکر و پریشانی میں بارہ سال بیت گئے اور اس عرصے میں نہ تو اس نے بال بچوں کو کچھ بھیجا اور نہ ہی ان کی خبر لی۔

لکڑہارے کی بیوی اپنے خاوند کے چلے جانے کے بعد کچھ دنوں تک اسی فکر میں رہی کہ میرا خاوند خرچ بھیجے گا لیکن جب اس نے عرصے تک خبر نہ لی اور اس بیچاری پر فاقے گزرنے لگے تو لاچار ہو کر اس نے وزیر کے محل میں جاروب کشی کی نوکری کر لی اور اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالنے لگی۔ ایک روز لکڑہاری نے خواب میں دیکھا کہ میں وزیر کے محل میں جھاڑو دے رہی ہوں کہ یکایک مولا و آقائے دو جہاں جناب جعفر صادق علیہ السلام مع اصحاب صحن خانۂ وزیر میں تشریف لائے۔ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ آج کیا تاریخ ہے اور کونسا مہینہ ہے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یا مولا آج شب ۲۲۔ رجب المرجب ہے۔ تب حضرت نے اپنی زبان معجز بیان سے ارشاد فرمایا۔ کہ کوئی شخص کیسی ہی مشکل میں مبتلا ہو یا کسی ایسی ہی سخت حاجت نے پریشان کر رکھا ہو اسے چاہیے کہ سوا سیر

میدہ کی پوریاں پکا کر ہمارے نام کی نذر ۲۲ رجب المرجب کو بوقت نماز صبح دلوا کر حق سبحانہ تعالےٰ کی درگاہ میں ہمارے واسطے سے اپنی حاجت طلب کرے ۔ انشاء اللہ حاجت پوری ہو گی ۔

جس وقت لکڑہاری نے حضرت کا یہ کلام سُنا اسی وقت بصدقِ دل نذر کرنے کی نیت کی اور ۲۲ ۔ رجب المرجب کو بوقتِ صبح نمازسے فارغ ہو کر نذر کو موافقِ حکم جناب امام علیہ السّلام پورا کیا ۔

اب ذرا لکڑہاری کے شوہر کا حال سُنیے :۔

یہاں تو ۲۲ رجب المرجب بوقتِ صبح یہ لکڑہاری نذرِ امام علیہ السلام دلا رہی تھی اور وہاں لکڑہارا درخت پر چڑھا ہوا لکڑیاں کاٹ رہا تھا تو اس کے ہاتھ سے کلہاڑی چھوٹ کر زمین پر گری ۔ اس نے کلہاڑی کو جو نکالا تو دفینہ کا شبہ ہوا اور اس جگہ کو اس نے کھودا تو معلوم ہوا کہ ایک بڑا خزانہ دفن ہے ۔ اس نے اس وقت تو اس کو اسی طرح پوشیدہ کر دیا پھر تھوڑا تھوڑا لاتا رہا اور سامانِ سفر تیار کرنے لگا اور سارے دفینہ کو نکال کر بڑے کروفر سے عازمِ وطن ہوا ۔

اپنے رہنے کے لیے ایک عالیشان مکان بنوایا اور اپنے بیوی بچّوں کے ساتھ آرام سے زندگی بسر کرنے لگا ۔ ایک روز لکڑہاری نے اپنے خاوند سے ساری سرگزشت بیان کی ۔ جب اس نے نذر کی تاریخ اور وقت بتلایا تو وہی تاریخ اور وقت تھا جب لکڑہارے کو دفینہ ملا تھا ۔ لکڑہارا بھی صدقِ دل سے ایمان لے آیا ۔

ایک روز وزیرِ اعظم کی بیوی بالاخانے پر کھڑی ہوئی ہوا خوری کر رہی تھی اس کو ایک عالیشان مکان نظر آیا اس نے اپنی کنیزوں سے دریافت کیا کہ یہ مکان کس کا ہے ؟

کنیزوں نے بتایا کہ اس لکڑہارے کا ہے جس کی بیوی یہاں جاروب کشی پر ملازم تھی ۔ یہ سُن کر وزیر کی بیگم نے لکڑہاری کو بلوایا اور مفصّل حال دریافت

گیا۔ اس نے تمام حال بیان کیا لیکن وزیر کی بیوی کو یقین نہ آیا، بلکہ دل میں خیال آیا کہ اس کے خاوند نے راہ زنی کی ہے جس کی بدولت یہ مال دار ہوا ہے۔

وزیر کی بیگم کا تو یہ فاسد خیال دل میں لانا تھا کہ اسی وقت وزیرِ اعظم پر مصیبت آئی کہ وزراء میں ایک وزیر اس کا دشمن تھا۔ اس نے موقع پا کر بادشاہ سے وزیرِ اعظم کی چغلی کی کہ اس نے غبن کیا ہے حضورِ عالی جناب اسے طلب فرمائیں بادشاہ نے اسی وقت وزیرِ اعظم کو بلا کر حساب طلب کیا۔ وزیرِ اعظم صحیح حساب نہ دے سکا اور بادشاہ غضبناک ہو گیا۔ وزیرِ اعظم کا سارا مال واسباب ضبط کر کے اس کو اور اس کی بیوی کو نکال دیا۔ وہ دونوں بھوکے پیاسے چلے جا رہے تھے، خربوزوں کا کھیت نظر آیا۔ وزیرِ اعظم نے اپنی بیگم سے دو درہم لے کر جو اتفاق سے اس کے پاس رہ گئے تھے اس کا تربوز خرید کر رومال میں باندھ لیا کہ کسی جگہ اطمینان سے بیٹھ کر کھائیں گے۔ اتفاق سے جس دن وزیرِ اعظم پر عتاب آیا تھا اسی دن شہزادہ بھی شکار کو گیا اور رات تک واپس نہ آیا تو بادشاہ نے پریشان ہو کر اپنے وزیروں سے مشورہ کیا کہ ساری رات گزر گئی اور شہزادہ ابھی تک واپس نہیں آیا۔ اسی وزیر نے جس نے وزیرِ اعظم کی چغلی کھائی تھی بادشاہ سے عرض کیا کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وزیرِ اعظم نے بوجہ دشمنی موقع پا کر شہزادے کو قتل کر دیا۔

یہ سن کر بادشاہ نے وزیرِ اعظم کی گرفتاری کا حکم دے دیا۔ سپاہی گئے اور وزیرِ اعظم اور اس کی بیوی کو پکڑ لائے۔ اس وقت تک وزیرِ اعظم نے اس خربوزہ کو نہ کھایا تھا۔ بلکہ اسی طرح رومال میں بندھا ہوا تھا۔ اسی طرح رومال میں بندھا ہوا تھا۔ اسی حالت میں گرفتار ہو گیا۔ بادشاہ نے دیکھ کر رومال میں سے خون چھلک رہا ہے اور رومال کھول کر دکھلایا گیا تو اس میں شہزادہ کا سر نظر آیا۔ بادشاہ اپنے بیٹے کا سر دیکھ کر رونے لگا اور حکم دیا کہ رات بھر وزیر کو قید رکھو۔ صبح کو قتل کر دینا۔ وزیرِ اعظم اور اس کی بیوی جیل خانے بھیج دیئے گئے۔ وزیرِ اعظم نے اپنی بیوی سے دریافت

کیا کہ یہ بات اب تک معلوم ہو نہ سکی کہ ہم پر یہ ناگہانی مصیبت کیسے آگئی کون سا گناہ ہم سے ایسا سرزد ہوا جس کی سزا بھگت رہے ہیں۔ اس پر وزیر کی بیگم نے لکڑہارے کا قصہ من وعن بیان کیا۔

اور کہا کہ مجھے اس نذر کا اور حکم حضرت جعفر صادق علیہ السلام کا یقین نہ آیا۔ وزیر اعظم نے اپنی بیوی سے کہا اس سے بڑھ کر اور کیا خطا ہوگی تو نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے حکم کو جھٹلایا۔ توبہ کر۔ امام کا فرمانا درست ہے الغرض دونوں رات بھر گریہ زاری کے ساتھ اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہے۔ صدقِ دل سے اس نیاز کی بھی نیّت کی۔ خداوند عالم نے ان کی توبہ قبول کرلی اور علی الصبح شہزادے نے شکار سے واپس آکر بادشاہ کی قدم بوسی حاصل کی۔ بادشاہ نے شہزادے سے دریافت کیا کہ اے نورِ چشم تم اتنے عرصے تک کہاں رہے۔

عرض کیا حضور شکار نہ ملنے کی وجہ سے میں نے باغ میں قیام کیا تھا۔ بادشاہ نے شہزادے کو محل میں جانے کا حکم دیا اور وزیر اعظم اور اس کی بیوی کو طلب کیا اور رومال سر کو بھی طلب کیا جس میں بجائے تربوز کے سر نظر آیا تھا۔ اس رومال کو خود کھولا اور دیکھا کہ تربوز ہے۔ بادشاہ سخت متعجب ہوا اور وزیرِاعظم سے دریافت کیا کہ کیا معاملا ہے وزیرِاعظم نے جو واقعہ اپنی بیوی سے سُنا تھا من وعن بیان کردیا۔ بادشاہ نے یہ سُن کر لکڑہارے اور لکڑہاری کو طلب کیا اور اُن سے حالات دریافت کیے اُنھوں نے تمام واقعہ بیان کردیا۔ جس کو سُن کر بادشاہ بھی بصدقِ دل سے ایمان لے آیا اور وزیر اعظم کو اپنے عُہدے پر فائز کردیا اور چغلخور وزیر کو سزا دے کر نکال دیا۔

خداوند عالم!

جس طرح وزیرِ اعظم اور لکڑہارے کے دن پھرے مومنین کے مقاصدِ دلی برآئیں۔

آمین ثم آمین

(ادارہ)

باب الحوائج حضرت امام کاظم علیہ السّلام

جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام کے زمانے میں ایک ضعیف مومنہ ایک جھونپڑی میں رہتی تھی۔ اس کے ایک فرزند تھا۔ سعید حیدر اس کا نام تھا۔ وہ جنگل روزانہ جاتا اور لکڑیاں چن کر لاتا۔ ان کو فروخت کرتا اور دونوں ماں بیٹا ان ہی چند پیسوں میں گزارہ کرتے اور خدا کا شکر کرتے اسی طرح اس لڑکے کی عمر ۱۵ یا ۱۶ سال ہوگئی۔ اتفاق سے ایک دن سعید حیدر بادشاہِ وقت کے محل کی طرف سے گزر رہا تھا کہ بادشاہ کی لڑکی جو نہایت ہی خوبصورت تھی، اتفاق سے اس لڑکے کی نظر اس لڑکی پر جا پڑی۔ اس نے فوراً اپنی نگاہ کر لی مگر دل میں کہنے لگا کہ میں ایک غریب مزدور ہوں بھلا یہ لڑکی مجھے کس طرح مل سکتی ہے۔ بادشاہ ہرگز اس کی شادی میرے ساتھ کرنا پسند نہیں کرے گا۔ یہ ہی سوچتا ہو گھر آیا اور گھر آتے ہی چارپائی پر لیٹ گیا۔ نہ کھانا کھایا نہ بات کی۔ والدہ کو سعید حیدر کی یہ حالت دیکھ فکر ہوا اور کہنے لگی بیٹا کھانا کھاؤ کیا بات ہے۔ آج خلافِ عادت کیوں خاموش ہوگئے۔ کوئی رنج ہے یا کچھ طبیعت ناساز ہے۔ بہت اصرار کے بعد سعید حیدر نے کہا کہ کوئی بات نہیں اور اگر ہے تو یہ ہے۔ جس کے بیان سے کچھ فائدہ نہیں۔ ہم غریبوں کو کون پوچھتا ہے اور کون بات کرتا ہے۔ والدہ نے کہا بتاؤ تو سہی بات کیا ہے پھر لڑکے نے کہا کہ میں بادشاہ کے محل کے قریب سے گزر رہا تھا کہ بادشاہ کے محل کے بالاخانے پر بادشاہ کی لڑکی کھڑی تھی جو نہایت خوبصورت ہے۔ اگر میں اس سے شادی کرنا چاہوں تو بادشاہ ہرگز میرے ساتھ اس کی شادی نہ کرے گا۔ یہ بات سن کر اس کی والدہ نے تسلی دی اور کہا کہ گھبراؤ نہیں کھانا کھاؤ اور پھر چلو جناب حضرت موسیٰ کاظم ہمارے ساتویں امام ہیں۔ ان کو تمام ذکر سنائیں اگر قسمت

میں ہے تو ان کی مدد سے آسان ہو جائے گا۔ نا اُمید نہ ہونا چاہیئے۔ خدا مالک ہے وہ چاہے تو ادنیٰ کو اعلیٰ کر دے۔ ذرّہ نواز ہے۔ یہ سُن کر لڑکے نے کھانا کھایا اور دونوں والدہ اور بیٹا حضرت موسیٰ کاظم علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قدم بوسی کے بعد اپنا مقصد بیان کیا۔ انھوں نے سُن کر اُمید دلائی اور کہا کہ خدا سب کا کارساز ہے اس کے لیے غریب اور امیر یکساں ہیں تم جنگل سے چند اینٹیں لاؤ۔ کچھ بڑی یعنی پوری اینٹیں کچھ آدھے اور کچھ چوتھائی اور کچھ کنکریاں۔ جب ماں بیٹے نے اینٹیں وغیرہ لا دیں تو ان پر امام علیہ السلام نے ایک کپڑا ڈال دیا اور دو رکعت نماز پڑھی اور دُعا کی۔ ان کی دُعا کی برکت سے فوراً اینٹیں سونے چاندی کی بن گئیں اور کنکریاں جو تھیں وہ، یاقوت، زمرد، پکھراج، نیلم غرض بیش بہا زیورات بن گئے پھر لڑکے سے کہا کہ تم محل جاؤ اور بادشاہ کے سامنے پیش ہو کر اپنا مدعا بیان کرو۔ لڑکا بحکمِ امام بادشاہ کے پاس گیا۔ وہاں داہنے بائیں دو وزیر بیٹھے تھے۔ بادشاہ نے دیکھ کر کہا کہ یہ کون آرہا ہے۔ اس کو نکالو۔ دائیں جانب کے وزیر نے کہا آنے دو کوئی ہرج نہیں معلوم تو کیا جائے کہ کیا مقصد لے کر آرہا ہے۔ بائیں جانب والے وزیر نے بادشاہ کے کہنے کے مطابق روکا اور آنے سے منع کیا پھر دائیں جانب والے وزیر نے سمجھایا کہ آنے دوئیں تو سہی کہ کیا کہتا ہے غرض اس کو اجازت ملی۔ حاضر ہوا تو وزیر نے پوچھا کیا چاہتے ہو بیان کرو۔ تب اس لڑکے نے اپنا مقصد بیان کیا۔ یہ سُن کر بادشاہ بگڑ گیا اور کہا نکالو یہ اس پھٹے حال سے میری لڑکی لینے کی خواہش رکھتا ہے۔ نکالو جلدی۔

مگر دائیں جانب والے وزیر نے بادشاہ کو پھر سمجھایا اور کہا کہ بادشاہ جہاں لڑکی ہوتی ہے اچھے بُرے پیغام آتے ہی ہیں۔ دھکے نہ دو بلکہ شرط لگا دیتے ہیں نہ اس سے شرط پوری ہو گی نہ دوبارہ آئے گا۔ بادشاہ خاموش ہو گیا۔ وزیر نے کہا میاں لڑکے سونے چاندی کی جتنی بھی اینٹیں لا سکو لاؤ

اور جواہرات بھی لاؤ۔ اگر تم نے یہ چیزیں حاضر کر دیں تو تم کو اپنی فرزندی میں لینا قبول کر لیا جائے گا۔ یہ سُن کر سعید حیدر گھر آیا اور والدہ کو لے کر حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور تمام و کمال جو بادشاہ کے دربار میں اس کے ساتھ برتاؤ کیا گیا تھا اور شرط لگائی گئی تھی سب بیان کی۔ حضرت نے کہا کہ اچھا کل تم یہ تمام جواہرات اور سونے چاندی کی اینٹیں لے کر جاؤ جب دوسرا دن ہوا تو تمام اینٹیں اور جواہرات لے کر بادشاہ کے دربار میں گیا اور بادشاہ کے سامنے رکھ دیئے وزیروں نے خوان پوش اُٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتے ہیں کہ سونے چاندی اور جواہرات سے ان کا دربار جگمگا اُٹھا ہے۔ بادشاہ دنگ رہ گیا اور دل میں سوچنے لگا۔ یہ چیزیں تو میرے خزانہ میں بھی نہیں ہیں۔ اس قدر بوسیدہ لباس والا لڑکا اور ایسے بیش بہا جواہرات اور سونا چاندی کہاں سے لے آیا لیکن پھر بھی اپنی دانست میں بادشاہ نے نہایت غور و فکر کے بعد حکم دیا کہ خزانہ میں یہ سب کچھ پہنچا دو اور لڑکے کو دربار سے نکال دو۔ پھر وزیر نے سمجھایا اور کہا کہ بادشاہ سلامت ایسا نہ کرو۔ جب اتنا مال و زیورات لے کر آ گیا ہے تو کیا اس کے گھر کچھ نہ ہوگا۔ ایسا لڑکا آپ کو نہ ملے گا۔ خدا کے نام پر منظور کر لیں۔ وزیر کے سمجھانے سے بادشاہ کی سمجھ میں آ گیا اور شادی کا اقرار کر لیا۔ حیدر دربار سے خوش خوش رخصت ہوا۔ اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے حضور میں حاضر ہو کر تمام کمال و ماجرہ بیان کیا۔ آپ نے بتایا کہ جاؤ اب تمہارے ساتھ شادی ہو جائے گی۔ اب جا کر تاریخ دن دریافت کرو اور شادی کر لو۔ آخر نتیجہ یہ ہوا کہ بادشاہ نے اپنی خوبصورت لڑکی شادی سعید حیدر کیساتھ کر دی۔ جہیز میں بہت کچھ زور زیور اور ساز و سامان اپنی بیٹی کو دیا لیکن سعید حیدر دلہن کو لے کر آیا تو اسی جھونپڑی میں لا کر اُتار دیا۔ لڑکی جھونپڑی دیکھ کر بہت حیران و پریشان اور رنجیدہ ہوئی۔ اس نے دیکھا کہ سوائے میرے سامان کے اس کے گھر میں کچھ نہیں ہے۔ یہ کیا ماجرا ہے۔ کچھ دیر سوچتی رہی پھر لڑکے

سے کہنے لگی یہ کیا بات ہے سڑی جھونپڑی میں مجھے لا کر اُتارا ہے اور آپ کے گھر میں کچھ نہیں ہے۔ کل میرے عزیز مجھے لینے آئیں گے تو وہ کیا کہیں گے۔ لڑکے نے کہا پریشان نہ ہو۔ انشاء اللہ صبح کو سب کچھ ہو جائے گا مصلحتِ وقت کی وجہ سے یہاں اُتارا ہے۔ خیر وہ خاموش ہو گئی جب صبح ہوئی تو یہ لڑکا حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو کچھ لڑکی نے کہا تھا اور جو کچھ بادشاہ نے جہیز وغیرہ دیا تھا تمام بتایا حضرت نے کہا۔ اچھا گھبراؤ نہیں۔ ابھی تھوڑی دیر میں سب کچھ ہو جاتا ہے۔ آپ نے زعفر جن میں سے ایک جن کو بلایا اور کہا ساز و سامان سے سجا ہوا محل فوراً لاؤ اور وہاں پہنچا دو۔ بحکم امام فوراً وہاں محل موجود ہو گیا۔ ایسا محل اور ایسا سامان کہ اس نے کبھی دیکھا بھی نہ تھا۔ جب دلہن اس محل میں پہنچی تو دیکھ کر حیران رہ گئی اور بہت خوش ہوئی۔ جب اس کے عزیز لینے آئے تو وہ بھی دنگ رہ گئے کہ دیکھنے میں یہ لڑکا ایسا اور محل اور سامان ایسا کہ ہم بادشاہوں کو نصیب نہیں۔ خیر یہ عزیز اس دلہن کو لے گئے۔ جب یہ باپ کے گھر گئی اور تمام و کمال جو کچھ دیکھا تھا وہ بتایا۔ وہ بہت خوش ہوئے۔ اب یہ آنے جانے لگی۔ خوش و خرم رہتی۔ ایک دن لڑکے سے کہنے لگی۔ یہ بتاؤ کہ آپ پھٹے حال سے کیوں رہتے تھے اور پہلے جھونپڑی میں کیوں اُتارا تھا۔ تب اس لڑکے نے تمام گذشتہ ذکر سُنایا اور کہا کہ اس طرح میں تم کو دیکھ کر غمزدہ ہوا اور میری والدہ حضرت امام موسیٰ کاظم ع کی خدمت میں لے گئیں اور جو کچھ تمہارے گھر سونا چاندی اور جواہرات گئے اور اب تمہارے سامنے ہے۔ وہ سب امام ع کا عطیہ ہے۔ ورنہ میں تو بہت غریب آدمی ہوں پھر اس لڑکی نے کہا کہ ان امام ع کی خدمت میں مجھے بھی لے چلو۔ پھر یہ لڑکا اپنی بیوی کو لے گیا جب یہ گئی تو آپ کے قدموں پر گر گئی اور اس قدر معتقد ہو گئی کہ جاں نثار کرنے لگی۔ اور معجزہ سن کر اس کے عزیزوں کا بھی دل ایمان سے منور ہو گیا۔

جس مومن کو کوئی مشکل درپیش ہو وہ یہ کہانی گیارہ دن پڑھے انشاءاللہ

بہ طفیل امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام بہت جلد مراد پوری ہوتی ہے۔ اعتقاد شرط ہے۔ بعد میں جب مراد مل جائے تو آپ کی نیاز نہایت پاکیزہ طریقہ پر کھیر پکا کر ختم دلا دیں۔

معجزہ حضرت عباسؑ علمدار

مرحوم آقائے برجندی "اسرار الشہادة" میں تحریر فرماتے ہیں' مجھے اس زمانہ میں بعض معتبر لوگوں سے معلوم ہوا ہے کہ ایک مومن دیندار جو ابھی موجود ہے[1] وہ امام حسینؑ کی ہر روز زیارت کیا کرتے تھے مگر ابوالفضل عباسؑ کی زیارت کو ہفتہ میں صرف ایکبار جایا کرتے تھے اس مردِ مومن ایک مرتبہ حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کو خواب میں دیکھا۔ (دیکھتے ہی خاتونِ جنت کے سامنے حاضر ہو کر نہایت ادب سے سلام کیا) لیکن وہ بی بیؑ ان کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ مردِ مومن نے عرض کی، شہزادی میرے ماں باپ آپ پر سے فدا، آپ مجھ سے کس خطا پر ناراض ہیں۔ شہزادی نے ارشاد فرمایا کہ میں اس لیے آپ سے ناخوش ہوں کہ تو میرے فرزند کی زیارت نہیں کرتا' انھوں نے کہا مخدومہ عالم میں تو روزانہ زیارت سے مشرف ہوتا ہوں۔ شہزادی نے فرمایا تزدوبنی الحسینؑ ولا تزروبنی العباس الّا قلیلا تو میرے بیٹے حسینؑ کی زیارت روز کرتا ہے مگر میرے بیٹے عباسؑ کی زیارت کو بہت کم جاتا ہے تیری یہ بات ہم کو ناپسند ہے۔

---

[1] آقائے برجندی کے زمانے میں یہ شخص موجود تھا۔

معجزہ

ایک شہر کا دستور تھا کہ وہ محرم کے دنوں میں شبیہیں بنا کر عزاداری کیا کرتے تھے۔ ایک سال انھوں نے ایک نوجوان کو حضرت عباسؑ کی شبیہہ بنایا جو ناصبی کا بیٹا تھا۔ اس نے اپنے بیٹے کو غصّہ میں آکر کہ "میں تجھے حضرت عباسؑ کا فدائی تب جانوں کہ تو مجھے اپنے بازو کاٹ لینے دے" بیٹا راضی ہو گیا اور باپ نے غیظ و غضب سے مغلوب ہو کر اس کے دونوں بازو کاٹ دیئے۔ اس کی زوجہ کو خبر ہوئی تو اس نے خاوند کو لعن طعن شروع کی اس سنگ دل خاوند نے اپنی زوجہ کی زبان کاٹ دی اور پھر اپنے بیٹے کے کٹے ہوئے ہاتھوں کو اس کی گود میں ڈال کر ماں بیٹے دونوں کو گھر سے نکال دیا۔ ماں اور بیٹا دونوں ایک امامباڑہ میں گئے جہاں تعزیہ بھی رکھا ہوا تھا۔ دونوں منبر کے آگے سر جھکا کر روتے رہے اور دعائیں مانگتے رہے اس اثناء میں کیا دیکھا کہ چند بیبیاں امامباڑہ میں داخل ہوئیں جن کے لباس سے عظمت اور جلال ٹپکتا تھا۔ حضرت فاطمہؑ نے اس مومنہ کی زبان پر اپنا لعابِ دہن لگایا۔ اس کی زبان درست ہو گئی پھر حضرت عباسؑ کی دُعا سے اس کے کٹے ہوئے بازو درست ہو گئے پھر اس نوجوان نے حضرت عباسؑ کے ہاتھ پر بوسہ دینا چاہا تو حضرت نے فرمایا کہ میرے دونوں بازو قطع شُدہ ہیں اور تا قیامت اسی طرح رہیں گے۔ تاوقتیکہ میں داورِ محشر کے حضور پیش ہو کر اپنے مومنوں کو بہشت میں لے جاؤں۔

معجزہ

علامہ آغا شیخ محمد باقر برجندی قائنی کبریت احمر میں تحریر فرماتے ہیں۔ میں نے اپنے بعض اساتذہ سے سنا ہے کہ کربلا میں ایک جوان صالح لڑکا تھا وہ بیمار ہوا۔ اُس کا باپ اُسے حضرت ابوالفضلؑ کے روضۂ مقدس میں رات کو لے گیا۔ (اور ضریح مبارک سے باندھ دیا۔) اور خدا تعالیٰ سے حضرت عباسؑ کے توسط سے لڑکے کی صحت کے لیے دعا کی۔

صبح کو موصوف کا ایک دوست آیا اور کہا رات کو میں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے وہ میں تم کو سُنانا چاہتا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ آقائے نامدار حضرت عباس علمدار بارگاہِ خدا میں تمہارے فرزند کی صحت کے لیے التجا کر رہے ہیں۔ اسی اثناء میں ایک فرشتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی طرف سے حضرت ابوالفضلؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا۔ اے ابوالفضل العباسؑ آپ اس کے لیے سفارش نہ کریں، اس کے دن پورے ہو گئے ہیں اور اس کی عمر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ نوشتہ کی مدّت ختم ہو گئی ہے۔ حضرت عباسؑ نے فرشتہ سے کہا تم حضورؐ کی خدمت میں میرا سلام عرض کرنا اور کہنا کہ اس کے باوجود میں رحمۃ اللعالمین سرکارؐ کے وسیلہ سے خدا سے اس نوجوان کی شفا کی درخواست کرونگا دوبارہ رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو کچھ حضرت ابوالفضل العباس نے کہا تھا خدمت اقدس میں عرض کیا۔ رسول کریم صلعم نے فرشتہ سے فرمایا پھر عباس کے پاس جاؤ اور وہ ہی جو میں نے پہلے کہا تھا کہنا۔ فرشتہ حضرت عباس علمدارؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سرکارِ دو عالمؐ کا پیغام پہنچایا

سقائے سکینہؑ نے وہی پہلی بات کہی۔ جب فرشتہ چوتھی بار پھر حاضر ہوا اور آنحضرتؐ کا پیغام پھر سنایا تو ابوالفضل العباس کھڑے ہو گئے چہرے کا رنگ بدل گیا تھا۔ محبوبِ کبریا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہؐ وَلَیسَ اِنَّ اللہ قد سمانی بباب الحوائج والنّاس علموا ذالِکَ۔ کیا یہ بات نہیں ہے کہ اللہ تبارک وتعالےٰ نے میرا نام "باب الحوائجؑ" رکھا ہے۔ اور لوگوں کو بھی یہ بات معلوم ہے اس لیے میرے پاس آتے ہیں۔ اور مجھ کو وسیلہ بارگاہِ الٰہی میں قرار دیتے ہیں اگر اس وقت درخواست نامنظور فرمائے تو پہلے میرا خطاب مجھ سے واپس لے لے پھر درخواست نامنظور فرما دے مجھے کوئی عذر نہ ہوگا۔ یہ سُن کر رسول کریمؐ مسکرائے اور فرمایا عباسؑ جاؤ اللہ تمہاری آنکھوں کو ٹھنڈا رکھے تم بلاشبہ "باب الحوائجؑ" ہو۔ تم جس کے لیے چاہو سفارش کرو۔ اس نوجوان بیمار کو اللہ نے تمہاری برکت کی وجہ سے صحتِ کامل مرحمت فرمائی۔ پھر میری آنکھ کھل گئی اور میں تم کو یہ خواب سنانے آیا ہوں۔ اس کے بعد جو اس نے اپنے بیمار بیٹے کو دیکھا تو وہ شفایاب ہو چکا تھا۔

دُعائے حاجات

جو شخص ہر نماز کے بعد اس دُعا کو ہمیشہ پڑھے گا خصوصاً جمعہ کی نماز کے بعد تو اللہ تعالیٰ ہر خوف کی چیز سے اسکی حفاظت کریگا اُسکے دشمنوں پر اُسکی مدد کریگا اور اُسکو غنی کر دیگا اور اُسکو ایسی جگہ سے رزق پہنچائیگا جہاں اس کا خیال بھی نہ جائے اور اسکی زندگی اُس پر آسان کردیگا اور اُس کا قرضہ ادا کر دیگا اگرچہ وہ پہاڑ کے برابر ہو اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے اسکو ادا کر دے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا اَللّٰہُ یَا اَحَدُ یَا وَاحِدُ یَا مَوْجُوْدُ یَا جَوَّادُ یَا بَاسِطُ یَا کَرِیْمُ یَا وَھَّابُ

اے اللہ اے یکتا اے یگانہ اے موجود اے بہت سخی اے پھیلانے والے کرم کرنے والے اے بہت دینے والے

یَا ذَا الطَّوْلِ یَا غَنِیُّ یَا مُغْنِیُ یَا فَتَّاحُ یَا رَزَّاقُ یَا عَلِیْمُ یَا حَکِیْمُ یَا حَیُّ

اے بخشش کرنے والے اے بے پرواہ اے بے پرواہ کرنے والے اے بہت کھولنے والے اے بہت روزی دینے والے اے تمام چیزوں کو جاننے والے اے حقیقت کو جاننے والے اے زندہ

یَا قَیُّوْمُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ

اے قائم بالذات اے بہت رحم کرنے والے اے بے انتہا مہربان اے آسمانوں اور زمین کو بلا نمونہ پیدا کرنے والے اے بزرگی اور عظمت والے

وَالْاِکْرَامِ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ نَفِّحْنِیْ مِنْکَ بِنَفْحَۃِ خَیْرٍ تُغْنِیْنِیْ بِھَا

اے بہت زیادہ مہربان اے بہت زیادہ احسان کرنے والے مجھے اپنی طرف سے ایسی خوشبو عطا کر جو تیرے سوا تمام سے

عَمَّنْ سِوَاکَ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَکُمُ الْفَتْحُ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا

بے پرواہ کر دے اگر تم کامیابی چاہتے ہو تو یہ (جان لو) کہ کامیابی آچکی ہے بے شک ہم نے آپ کو کھلی ہوئی کامیابی عطا

مُّبِیْنًا ط نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ ط اَللّٰھُمَّ یَا غَنِیُّ یَا حَمِیْدُ یَا مُبْدِئُ

کی ہے۔ اللہ کی طرف سے مدد اور قریبی فتح (کی اُمید ہے) اے اللہ اے بے پرواہ اے قابل تعریف اے پیدا کرنے والے

یَا مُعِیْدُ یَا وَدُوْدُ یَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِیْدُ یَا فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ط اِکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ

اے دوبارہ زندہ کرنے والے اے بہت زیادہ محبت کرنے والے اے عظمت والے عرش کے مالک اے جو چاہے وہ کر گذرنے والے اپنی حلال کی ہوئی باتوں کے ذریعے

عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ وَاحْفَظْنِیْ بِمَا حَفِظْتَ

حرام باتوں سے مجھے بے پرواہ کر دے اور اپنے فضل کے ذریعے اپنی ذات کے سوا تمام سے بے پرواہ کر دے اور جس ذریعے تو نے اپنے کلام

بِہِ الذِّکْرَ وَانْصُرْنِیْ بِمَا نَصَرْتَ بِہِ الرُّسُلَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

کی حفاظت کی اسی سے میری بھی حفاظت فرما اور جن ذرائع سے تو نے اپنے رسولوں کی مدد فرمائی انہی ذرائع سے میری مدد فرما تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

With Best Compliments From

Proprietor
RUMANA ANSARI

Crystal Beauty Parlour

Sliming Centre & Institute

O. T. 7-45, Near Khoja Masjid, Bara Imam Bara, Kharadar, Karachi. Tel : 221282

BRANCH :
Muhammad Akber Khan Manzil,
Plot No. LY-13-7, K-2-79-13H,
Haji Ismail Road, Gali No. 5,
Nayabad, Karachi.

خوبصورتی کے رنگ کرسٹل کے سنگ

ہمارے یہاں تھریڈنگ، کٹنگ اور دوسری سہولتوں
کے ساتھ
دلہن کا میک اپ ماہر بیوٹیشن کی نگرانی میں کیا جاتا ہے
مہندی لگانے اور سکھانے کا بھی انتظام ہے
خدمت اور محنت کی شاہراہ پر ایک قدم اور آگے
نیا آباد۔ فون ۷۵۱۸۱۳۶